ایک مثالی اُستاد

مصنف محمد اسلم گھمن
ایم۔اے

نظرثانی ڈاکٹر مختار احمد چوہدری
(پی۔ایچ۔ڈی۔ایجوکیشن)

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک مثالی استاد

مؤلف: محمد اسلم گھمن

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان الٰہی

اقرأ

باسم ربک الذی

خلق

(سورۃ العلق)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے بڑے

اور

بے مثل

اُستاد ہیں

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں
84229

نام کتاب: ایک مثالی استاد (چوہدری محمد اسماعیل صاحب)

مولف وناشر: محمد اسلم گھمن ایم اے، ایم ایڈ

کمپوزنگ: عبدالسلام مغل دفتر منہاج القرآن لاہور

پروف ریڈنگ: قاضی ظہور احمد اختر صاحب سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (ریٹائرڈ)
مدیر پندرہ روزہ آواز نقشبند چوک پھلروان (شیخوپورہ)

نگران طباعت: سعید احمد صدیقی (صدیقی پبلیکیشنز اردو بازار لاہور)

سال طباعت: 2009ء

صفحات: 352

قیمت: =/250 روپے

تعداد کتب: 500

پریس: آر۔ زیڈ پیکجز 2 کورٹ سٹریٹ لاہور

ملنے کا پتہ: ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ماڈل ٹاؤن ڈسکہ
نقش لاثانی پائیلٹ سکول غلہ منڈی ڈسکہ
عبداللہ بک ڈپو ڈسکہ
البدر بک ڈپو مچھلی بازار ڈسکہ
کھوکھر بک ڈپو اردو بازار سیالکوٹ

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو مدینۃ العلم اور انسانیت کے معلم اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے نام سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

Marfat.com

Marfat.com

حُسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوانات	باب
13	تعارف مؤلف از ڈاکٹر ارشاد احمد صدیقی	
15	اظہار تشکر	
17	دیباچہ	
20	کہنے کی کچھ باتیں	
21	تقریظ	
23	تعلیم کا مفہوم واہمیت	اول
23	تعلیم کا مفہوم	
26	تعلیم کی اہمیت	
30	تعلیم کے اسلامی ادوار	
30	دور نبویؐ	(i)
31	دور خلفائے راشدین	(ii)
33	دور بنو امیہ (۴۱ھ تا ۱۳۲ھ)	(iii)
37	عباسی دور (۱۳۲ھ تا ۶۵۶ھ)	(iv)
44	اندلس میں تعلیم کی ترقی	(v)
46	دور عثمانیہ	(vi)

Marfat.com

باب	عنوانات	صفحہ نمبر
(vii)	مغلیہ دور کی علمی ادبی سرگرمیاں	48
	علم طب	48
	علم تاریخ	49
	اردو زبان	50
	برصغیر میں برطانوی دور حکومت	53
(i)	پہلا دور 1765ء سے 1813ء	53
(ii)	دوسرا دور 1813ء سے 1854ء	54
(iii)	تیسرا دور 1854ء سے 1905ء	55
(iv)	چوتھا دور 1905ء سے 1947ء	56
	حکومت پاکستان کے تعلیمی اقدامات	58
	دور حاضر کا سب سے بڑا تعلیمی تقاضا	58
دوم	استاد کا مقام و مرتبہ	59
	ایک مثالی استاد کی صفات	63
	استاد کا ادب واحترام	66
	اہل علم کی عظمت	68
سوم	چوہدری محمد اسماعیل کا سوانحی خاکہ	75
(i)	خاندان کا پس منظر	75

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	باب
76	شجرہ نسب	(ii)
76	پیدائش	(iii)
76	قدوقامت	(iv)
77	فقہی مسلک	(v)
77	عہد طفولیت	(vi)
77	چوہدری محمد اسماعیل کی شخصیت کے دیگر پہلو	(vii)
85	تعلیم و تربیت	چہارم
85	ابتدائی تعلیم	(i)
86	جماعت دوم، سوم	(ii)
87	جماعت چہارم	(iii)
87	جماعت پنجم، ششم (لوئر مڈل)	(iv)
87	جماعت ہفتم، ہشتم (ورنیکلر)	(v)
88	انگلش کورس	(vi)
89	ثانوی تعلیم (میٹرک)	(vii)
90	ایف۔اے	(viii)
91	بی۔اے	(ix)
92	بی۔ٹی	(x)
92	ایم۔ایڈ	(xi)

Marfat.com

باب	عنوانات	صفحہ نمبر
پنجم	ازدواجی زندگی	95
	اولاد	95
	ایک افسوس ناک سانحہ	99
ششم	تحریک پاکستان اور انتخابات 1945ء	101
ہفتم	ملازمت	107
(i)	پرائیویٹ سروس	107
(ii)	گورنمنٹ سروس	108
(a)	بطور انگلش ٹیچر	109
(b)	بطور A.D.I. (اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر تعلیم)	129
(c)	بطور سینئر انگلش ٹیچر	155
(d)	بطور سبجیکٹ سپیشلسٹ	157
(e)	بطور ہیڈ ماسٹر	157
ہشتم	ریٹائرمنٹ	169
نہم	دیگر تعلیمی خدمات	171
(i)	بوائز کالج ڈسکہ کا قیام	171
(ii)	جناح اسلامیہ مڈل سکول ڈسکہ کا قیام	177
iii)	ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ کا قیام	179

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	باب
187	ایک ناقابل فراموش سانحہ	
207	نقش لاثانی پائلٹ سکول ڈسکہ کا قیام	(iv)
213	**مذہبی خدمات**	دہم
213	مسجد اسماعیل سکول کا قیام	(i)
213	دینی مدرسہ	(ii)
213	حج بیت اللہ	(iii)
215	**فلاحی خدمات**	یازدہم
215	انجمن فلاح جٹاں لاہور	(i)
216	انجمن جٹ برادری ڈسکہ	(ii)
217	انجمن خدمت خلق ڈسکہ	(iii)
218	اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن ڈسکہ	(iv)
220	اینٹی ٹی بی ہسپتال ڈسکہ	(v)
220	کواپریٹو سوسائٹی۔ فارم سروس سوسائٹی	(vi)
221	**تاثرات**	دوازدہم
225	عزیز و اقارب	(i)
237	ماتحت ملازمین	(ii)
263	شاگردان	(iii)
299	ادیب، علماء کرام، اساتذہ کرام و دیگر معززین	(iv)
345	چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا قوم کے نام پیغام	

Marfat.com

Marfat.com

تعارف مؤلف

محمد اسلم گھمن پیشے کے لحاظ سے ایک استاد ہیں۔اور استاد ہونا اسلامی لحاظ سے بھی اور دنیاوی اعتبار سے بھی نہایت اعلیٰ و ارفع مقام رکھتا ہے کیونکہ اس کی نسبت رحمت دو عالم ﷺ سے ہے۔محمد اسلم گھمن کیلئے استاد کے ساتھ ساتھ ایک ایسے شعبے سے وابستہ ہونا بھی قابل فخر ہے کہ وہ اپنے ادارے میں، ضلع میں بلکہ صوبائی سطح پر ایک قابل سکاؤٹ لیڈر بھی ہیں۔اور یہی شعبہ انہیں دوسرے اساتذہ سے ممتاز کرتا ہے۔

موجودہ دور میں انسان روزی کمانے کے لئے انتھک کوشش و سعی کرتا ہے لیکن پھر بھی اس کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں وہ صبح اس کے حصول کے لئے بھاگتا ہے اور رات کو تھک ہار کر اور خواہشات کو خواب بنا کر سو جاتا ہے۔اگر یہی انسان صبح اُٹھ کر رضائے الٰہی کے لئے بھاگنا شروع کرے اور رات کو یادِ الٰہی کے لئے قیام کا اہتمام کرے تو روزی اس کے پیچھے بھاگے گی۔اور وافر ہوتے ہوئے خواہشات کی تکمیل کا باعث بھی ہو گی۔یہی عنصر محمد اسلم گھمن اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور ایک سادہ متوکل اور ریاکاری سے بالاتر ہوتے ہوئے اپنے استاد محترم چوہدری محمد اسماعیل کی سوانح حیات لکھ کر لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ استاد ہوتے ہوئے لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دو، محض روزی کے پیچھے بھاگ کر اپنا اعمال نامہ پُر نہ کرو بلکہ بزبان شاعر!

کیوں نہ جڑ سے کاٹ دیں اس کو موسم مین مناسب ہے
ورنہ پیڑ اپنے دکھوں کا اور گھنا ہو جائے گا

محمد اسلم گھمن نے جس خلوص، محبت اور پیار سے اپنے استاد مکرم کی سوانح حیات کو قلم بند کرنے کی سعی کی ہے وہ یقیناً دوسرے اساتذہ کرام کے لئے مثل چراغ ہے۔اور گوہر مرا حاصل کرنے میں مدد و معاون ہو گی

احقر العباد
ڈاکٹر رانا ارشاد علی صدیقی
صوبائی سیکرٹری
پنجاب بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن والٹن لاہور

Marfat.com

Marfat.com

اظہارِ تشکر

رب العزت کی بارگاہ پر وقار میں نذرانہ تشکر پیش کرتا ہوں جس نے مجھے مسلمانوں کے گھر میں پیدا کیا اور پھر مجھے بے شمار نعمتوں اور حکمتوں سے نوازا۔ اور مجھے قلم سے تعلیم دی اور مجھے وہ سب کچھ سکھایا جو میں نہ جانتا تھا۔

درود وسلام سید المرسلین ، خاتم الانبیاء کی ذات اقدس پر جس نے انسان کو گھپ اندھیروں سے نکال کر علم وحکمت سے منور منزل کی طرف راہنمائی فرمائی۔

میں اپنے تمام اساتذہ کرام اور بالخصوص اپنے محبوب استاد محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا بے حد ممنون ومشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی سوانح حیات قلمبند کرانے کے سلسلہ میں مجھے ہر طرح کی راہنمائی بخشی اور معلومات فراہم کیں۔

میں اپنے استاد محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنی ساری زندگی علم کی ترویج کے لئے وقف کر رکھی ہے اور قوم وملت سے کچھ لینے کی بجائے بہت کچھ دیا۔

اس کتاب کی تکمیل اور معاونت کرنے پر چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی دختران وفرزندانِ نسبتی کا بہت زیادہ ممنون ومشکور ہوں۔

میں ڈاکٹر مختار احمد چودھری صاحب سابق **E.D.O (Edu.)** ضلع سیالکوٹ ریجنل ڈائریکٹر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ریجن سیالکوٹ۔

مصنف ''(۱) انسٹرکشنل ٹیکنالوجی اینڈ کمپیوٹر ایپلیکیشن (۲) ٹیچنگ آف آرٹ اینڈ

Marfat.com

کرافٹس (۳) ایجوکیشنل ریسرچ (۴) اسلام کا عائلی نظام زندگی"

کا بھی بے حد ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور کمال شفقت اور پیشہ وارانہ مہارت سے میری راہنمائی اور معاونت فرمائی۔

میں قاضی ظہور احمد اختر صاحب سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (ریٹائرڈ)

مؤلف (۱) آئینہ دیوبند (۲) آفتاب سرہند (۳) نظام مصطفیٰ اور ہماری منزل (۴) احوالِ مقدسہ (۵) روس میں نقشبندی اکابرین کی تحریک جہاد (۶) مقالات اختر (۷) مدیر مجلہ آواز نقشبند چوک پھلروان ضلع شیخوپورہ کا بھی بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر کتاب ہذا کی پروف ریڈنگ کی۔ علاوہ ازیں ایسے اصحاب جنہوں نے میرے استاد محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے متعلق اپنے تاثرات قلم بند کروائے۔ ان کا بھی میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

میں آخر میں اس کتاب کی ابتدائی کمپوزنگ کرنے کے سلسلہ میں جناب محمد بوٹا بھٹی صاحب سینئر کلرک دفتر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری ضلع سیالکوٹ، پسرم محمد اشرف گھمن، شبیر حسین صاحب بسم اللہ مارکیٹ ڈسکہ اور کتاب ہذا کی فائنل کمپوزنگ کرنے کے سلسلہ میں عبدالسلام مغل صاحب ادارہ منہاج القرآن لاہور اور کتاب ہذا کی طباعت کے نگران سعید احمد صدیقی صاحب۔ صدیقی پبلی کیشنز اردو بازار لاہور کا بے حد شکر گزار ہوں کہ ان اصحاب نے کتاب کی تکمیل تک میرے ساتھ ہر طرح کا تعاون فرمایا۔

محمد اسلم گھمن

Marfat.com

دیباچہ

جب نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو غارِ حرا میں فرشتہ جبرائیل تشریف لائے اور انہوں نے آکر آپ ﷺ سے کہا ''اقراء'' تو آپ ﷺ نے جواب دیا (ما انا بقاری) اس طرح تین دفعہ کہا اور حضور ﷺ نے یہی جواب دیا تو اس کے بعد جبریلؑ نے نبی کریمؐ کو گلے لگایا اور کہا (اقراء باسم ربک الذی خلق، خلق الانسان من علق) ''پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا اور انسان کو قلم کے ذریعے تعلیم دی اور وہ سب کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

نبی کریم ﷺ کی ذات قدسی صفات اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیش قیمت خزانہ ہے۔ آپؐ معلم اعظم ہیں۔ اور خاتم النبین ہیں۔ آپؐ کے بعد رشد و ہدایت کی ذمہ داری علمائے کرام اور اساتذہ کرام پر آن پڑی ہے۔

نظام تعلیم میں استاد ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ وہی تعلیم کیلئے مناسب ماحول کا انتخاب کرتا ہے۔ موزوں درس و تدریس مہیا کرتا ہے۔ اور شاگرد پر سب سے زیادہ اہم اثر ڈالنے والی واحد شخصیت کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اور استاد اپنے شاگرد کیلئے بہترین نمونہ ہوتا ہے۔ اس طرح ایک استاد کی اہمیت مسلّم ہے۔ آج کے دور میں طلبہ کی صحیح تعلیم و تربیت اور بھی زیادہ اہم ہو جاتی ہے۔ جہاں مغرب کی اندھی تقلید کے نتیجے میں قوم کے نوجوان فحاشی، اخلاقی بے راہ روی اور لغو مشغلوں میں زندگی کے قیمتی لمحوں کو ضائع کرتے نظر آتے ہیں۔ وہاں بچے اس کی اثر پذیری سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

عام طور پر تعلیمی پستی اور انحطاط کا ذمہ دار استاد کو گردانا جاتا ہے، جیسا کہ بحیثیت معلم کسی کو سدھارنے اور بگاڑنے کی بہت بھاری ذمہ داری اس کے کندھوں پر ہے۔ استاد

Marfat.com

اپنی کاوشوں کی بدولت طلبہ کی تعمیر و کردار کے ذریعے پوری قوم کی بگڑی بناتا ہے۔ چنانچہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی شخصیت نے تعلیم سے فرار شدہ ہزاروں انسانوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا جو آج کل زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جس دور میں چوہدری محمد اسماعیل نے تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سنبھالی اس دور میں کم ہی لوگوں کو بچوں کی تعلیم و تربیت کا شعور تھا۔ لوگ اپنے بچوں کو تعلیم یافتہ بنانے کی بجائے کھیتی باڑی یا کاروبار کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ ایسے ماحول میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے بن باجوہ جیسی بنجر زمین میں ہریالی بکھیر دی اور جنگل میں منگل کر دیا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے پاس جو بھی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آیا وہ کامیاب ہو گیا۔

یہ بات ناقابل تردید ہے کہ ماضی کی طرح اس دور میں بھی اس قوم نے زندگی کے تمام شعبوں میں بے مثال فرزند پیدا کیے۔ اور شعبہ تعلیم میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے اپنا لوہا منوایا اور اس کے ثمرات سے خوب استفادہ کیا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے علم و فضل تعلیم سے لگاؤ، فرض شناسی، جذبہ حب الوطنی عزم و ہمت، جہد مسلسل جذبہ خدمت خلق اور انسان دوستی کی مثال کم ہی ملتی ہے۔

انہی خوبیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ بندہ نے جب اپنے گاؤں گورنمنٹ مڈل سکول کوریکی سے 1979ء میں مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں اپنی کلاس میں سے فرسٹ پوزیشن حاصل کی تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے زیر سایہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں جماعت نہم میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا اور 1981ء میں سائنس مضامین میں میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ جماعت نہم دہم کے دو سال میں موسم گرما کی تعطیلات کے دوران مؤلف چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے گاؤں کلہ کلاں جا کر بلا معاوضہ تعلیم سے استفادہ کرتا رہا چوہدری صاحب مجھے اپنے بچوں کی طرح

Marfat.com

پڑھاتے تھے۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اس وقت سے لیکر آج تک میں زندگی کے ہر شعبہ میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے راہنمائی حاصل کرتا رہا ہوں۔ وہ بھی ہر لحاظ سے مجھے شفقت اور راہنمائی سے نوازتے رہے ہیں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

یہ کتاب چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی سوانح حیات پر محیط ہے۔ یہ میری پہلی کتاب ہے۔ مجھے اپنے اسلوب نگارش اور قوت بیان کے عجز کا اعتراف ہے لیکن اس کے ساتھ اس بات کا فخر بھی ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے ہزاروں شاگردوں میں سے صرف بندہ ناچیز کو اپنے محسن، مکرم، مشفق استاد کو خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے استاد محترم کو عمر خضرؑ عطا فرمائے اور صحت وتندرستی سے نوازے۔

مؤلف

محمد اسلم گھمن

Marfat.com

کہنے کی کچھ باتیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اما بعد!

زیرنظر کتاب (ایک مثالی استاد) محمد اسلم گھمن کی پہلی تصنیف ہے اس کتاب میں تعلیم کا مفہوم اور اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں دوری نبوی سے لے کراب تک بڑی تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں استاد کا مقام، استاد کی صفات، استاد کا ادب واحترام اور مختلف بزرگوں کے واقعات بیان کر کے اہل علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد مصنف نے اپنے استاد مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو ایک مثالی استاد کی حیثیت سے پیش کیا ہے اور ان کی زندگی کے آغاز سے لے کراب تک کے تمام حالات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے حالات زندگی پڑھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صاحب موصوف فی الحقیقت ایک مثالی استاد ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت کا مقصد موجودہ دور کے اساتذہ میں ایک نیا جوش و جذبہ پیدا کرنا ہے۔ یہ کتاب بلاشبہ والدین، اساتذہ کرام، طلباء اور معاشرے کے ہر فرد کیلئے مفید ثابت ہو گی اللہ تعالیٰ استاد الاساتذہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب اور مصنف کتاب ہذا کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

صاحبزادہ سید ظفر اقبال عابد شاہ
مرکزی سجادہ نشین آستانہ عالیہ لاثانیہ حسینیہ
علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

Marfat.com

تقریظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمین

ام بعد!

زیر نظر کتاب (ایک مثالی استاد) مؤلف محترم جناب محمد اسلم گھمن صاحب بانی نقش لاثانی پائلٹ سکول غلہ منڈی ڈسکہ کی تصنیف کے مطالعہ کا موقع ملا۔

سبحان اللہ! اس کتاب میں ایک مثالی استاد کی زندگی کی خدمات کو بڑے اچھے طریقے سے اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب دامت البرکات العالیہ کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مصنف نے چوہدری صاحب کے دوستوں، ہم عصر لوگوں اور شاگردوں سے تاثرات لے کر اپنا تحقیقی فرض خوب نبھایا ہے جو کہ ایک مشقت طلب کام تھا جس کو ایک دلکش انداز اور ترتیب سے مزین کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اساتذہ کرام، اہل علم حضرات، طلباء اور عامۃ المسلین سب کے لئے بے حد مفید اور دلچسپ ہے۔

میں مؤلف کتاب ہذا کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ ان کی یہ تصنیف واقعی تحسین کے مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ استاد الاساتذہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب اور سولف کتاب ہذا کو عمر دراز اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر محمد محمود مغل ایم اے (اسلامیات، پنجابی)

Marfat.com

84229

Marfat.com

باب اوّل:

تعلیم کا مفہوم اور اہمیت

تعلیم کا مفہوم:

تعلیم عربی زبان کے لفظ علم سے ماخوذ ہے علم کے معنی جاننا، پہچاننا یا کسی حقیقت کا ادراک حاصل کرنا ہے اور تعلیم کے معنی بتانا، پڑھانا، بار بار اور کثرت سے خبر دینے کے ہیں۔ اس حد تک کہ بتائی جانے والی بات مخاطب کے ذہن میں بالکل واضح ہو جائے۔ اس کا مادہ ''ع ل م'' علم ہے اور باب تفصیل میں تعلیم آتا ہے۔ انگریزی زبان میں تعلیم کے لئے **Education** کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ لاطینی زبان کے لفظ **Edex** جس کے معنی نکالنا اور **Ducer-Duc** جس کے معنی راہنمائی حاصل کرنا کے ہیں۔ لفظی طور پر اس کے معانی ''معلومات جمع کرنا'' اور ''مخفی صلاحیتوں کو نکھارنا'' کے ہیں۔

خورشید احمد (اسلامی نظریہ حیات 1968ء ص 399)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ تعلیم کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''تعلیم ایسا ذریعہ ہے جس کی مدد سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے''۔

مبادیات تعلیم (پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور صفحہ 10)

افلاطون کے نزدیک ''جسم اور روح کے متعلق تمام مبہم نظریات کی توضیح و تفہیم کا نام تعلیم ہے۔

محمد اقرار خاں، محمد منظور الٰہی، محمد بشیر (فلسفہ تعلیم علامہ محمد اقبال ص 4)

''تعلیم نام ہے ادراک ہستی کا یعنی یہ کہ زندگی کیا ہے؟ اس کی تخلیق کیوں عمل میں آئی؟ اس میں کیا طاقتیں اور صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں؟ اس کی فطرت کیا ہے؟

قاضی ظہور احمد اختر، بشیر احمد انور، نذیر احمد انصاری

(اسلامی فلسفہ تعلیم، روایت پسندیت، ترقی پسندیت کا تقابلی جائزہ)

Marfat.com

تعلیم قوموں کے بننے میں ایک فعال کردار ادا کرتی ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بغیر تعلیم کے نہ تو دنیا میں امن ہوسکتا ہے اور نہ ہی خوشحالی آ سکتی ہے۔اس کائنات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق خلافت ارضی کے منصب اعلیٰ کی خاطر فرمائی۔

لہٰذا اس ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام کا اتباع ہی انسان کا مقصد حیات ٹھہرایا ہے۔ تمام ادیان عالم میں صرف اسلام ہی وہ دین ہے جو اللہ کی فرمانبرداری کے لئے صراط مستقیم عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں::

''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ''

''بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے''۔

لہٰذا دین اسلام ہی وہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس کا نظام تربیت دنیا کے تمام نظام ہائے تربیت کے مقابلے میں جامع اور ممتاز ہے اس نظام تربیت کے طفیل عرب کے صحراؤں میں اونٹ اور بکریاں چرانے والے بدو اور حبشی قوم تہذیب و تمدن کے اس عروج تک پہنچی۔ جس نے دنیا میں انقلاب برپا کردیا اور بھٹکی ہوئی انسانیت صراط مستقیم پر گامزن ہوئی۔

ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب لاہور کے غیر مطبوعہ مقالہ (2000) حافظہ سعدیہ لکھتی ہیں۔

''اسلام کے نزدیک تعلیم انسان کی بہترین تربیت کا نام ہے جس سے انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے لگے، اسلام کی تعلیم کا مقصد اللہ تعالیٰ کا صالح بندہ بنانا ہے۔یعنی تعلیم ایسا عمل ہے جس سے انسانوں کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے اور ان کے طبعی رجحانات کو صحیح رخ پر ڈالا جائے جس سے وہ اس درجہ تک پہنچ جائیں کہ اپنے اعمال کو

Marfat.com

اللہ کے لئے خالص کر دیں اور وہ اللہ کے شکر گزار بندے بن جائیں اور وہ کائنات میں اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزار سکیں"۔

تعلیم و تربیت کا براہ راست تعلق بچوں سے ہے ان کی تعلیم و تربیت جس نہج پر کی جائے گی اس نہج پر یہ مستقبل میں چلیں گے کیونکہ بچہ فطرتاً معصوم ہوتا ہے اس کے پاک دل کا صفحہ ہر قسم کے نقش اور تصویر سے سادہ اور بے رنگ ہوتا ہے۔ بچے کی تعلیم و تربیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں گھر کے بعد مدرسہ اور مدرسے میں استاد کی حیثیت سب سے نمایاں ہے اور یہ معمار قوم ہے درسگاہ ایک علمی اور دینی تربیت کا گہوارہ ہوتی ہے جس میں استاد کی حیثیت اساسی اور مرکزی ہے۔

بچہ اپنی شخصیت کے مختلف پہلوؤں میں ابتدائی تربیت گھر سے لے کر نکلتا ہے۔ گھر کے ماحول میں تربیت کے جو نکات بکھرے ہوتے ہیں وہ مدرسے کے ماحول میں منظم و متحد ہو جاتے ہیں لیکن اگر مکتب محض دولت کمانے کا ذریعہ بن جائے اور اساتذہ میں فرائض کی انجام دہی کی بجائے مادہ پرستی پیدا ہو جائے تو پھر بچے مدرسے میں اپنی گھریلو تربیت کھو دیتے ہیں"۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ معلم وہ محور ہے جس کے گرد تعلیم و تدریس گردش کرتی ہے۔ جسے قدرت نے تعلیم و تدریس کا اہم کام سونپا ہے اور بچے کی فطرت چونکہ صاف اور سادہ ہے اس لئے معلم جو دے گا وہ اسے لے لے گا۔ اس لئے تعلیم و تربیت کی حیثیت آساسی ہے مگر والدین بچوں کی ذہنی اور جسمانی تعلیم و تربیت کا زیادہ ذمہ دار اساتذہ کو قرار دیتے ہیں۔ بلاشبہ اساتذہ پر طلبہ کی تعلیم و تربیت کی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور وہ رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی غیر رسمی تربیت بھی کر سکتا ہے۔ کیونکہ متعلم ان دونوں طریقوں سے کچھ نہ کچھ سیکھتا ہے اس وجہ سے اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی تعلیم

Marfat.com

وتربیت اس طریقے سے کریں جو مستقبل میں انہیں اسلام کی معاشرتی زندگی میں ایک فعال اور مفید روپ میں اجاگر کر سکے۔

تعلیم کی اہمیت:

قاضی محمد نور اللہ نقشبندی ماہنامہ نور الاسلام گولڈن جوبلی جلد اول 2006ء میں رقمطراز ہیں کہ!

اسلام میں تعلیم کی اہمیت مسلم ہے۔ تاریخ انسانیت میں یہ منفرد مقام انسان کو ہی حاصل ہے کہ وہ سراپا علم بن کر آیا اور تعلیمی دنیا میں ایک ہمہ گیر انقلاب کا پیامبر ثابت ہوا۔ اسلامی نقطہ نظر سے انسانیت نے اپنا سفر تاریکی اور جہالت سے نہیں بلکہ علم اور روشنی سے شروع کیا۔ تخلیق وخلافت آدم علیہ السلام کا واقعہ اس پر شاہد عادل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ''عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا،'' کا تاج آدم علیہ السلام کو عطا فرما کر فرشتوں سے ممتاز فرمایا اور فرشتوں کو یہ بات باور کرادی کہ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ (بالکل نہیں)

اسلام نے تعلیم کو انسان کی بنیادی ضرورت قرار دیا ہے۔ تہذیب وثقافت اور نظریہ حیات کا اہم ترین جزو تعلیم ہے۔ تعلیم کا عمل پیدائش سے لیکر موت تک جاری رہتا ہے جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''اُطْلِبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ'' (الحدیث) ماں کی گود بچے کے لئے پہلی درسگاہ (School) ہے اس کے بعد جب بچہ چلنے پھرنے اور بولنے کے قابل ہوتا ہے تو افراد خانہ اس کے لئے معلم (Teacher) کا کام دیتے ہیں۔ اس کے بعد جب یہی بچہ جوانی کے عالم میں پہنچتا ہے تو معاشرہ اسی کے لئے بہترین استاد ثابت ہوتا ہے جیسا معاشرہ اس کو میسر آئے گا ویسی عادات واطوار اپنا لے گا۔ حقیقت میں تعلیم ایسا معاشرتی عمل ہے جس سے افراد معاشرہ کو ایسی رہنمائی حاصل ہوتی

Marfat.com

ہے جس سے ان کی ہمہ پہلو تربیت اور نشو نما مکمل ہو جاتی ہے۔

اسلام نے ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے حصول علم کو لازم قرار دیا ہے۔ رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس کا آغاز بھی اِقْرَاء یعنی پڑھیے سے ہوتا ہے اور پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ:

''قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا''

فرمادیجئے کہ اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

حضرت طالوت علیہ السلام کو جب بنی اسرائیل پر بادشاہ مقرر کیا گیا تو ان کی قوم نے کہا:

اَنّٰی یَکُوْنُ لَهُ الْمُلْکُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْکِ مِنْهُ وَلَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ط (البقرۃ: ۲۴۷)

'' بھلا اس کی ہم پر حکومت کیسے ہو سکتی ہے اس سے تو بہت زیادہ حق دار ہم ہیں اس کو تو مالی کشادگی بھی نہیں دی گئی''

اس پر اللہ کے نبی حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَیْکُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط (البقرہ:۲۴۷)

'' بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو تم پر برگزیدہ کیا ہے اور اسے علمی اور جسمانی برتری بھی عطا فرمائی ہے''۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک علم والے کا مقام مال والے سے کہیں بڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت علیہ السلام کی علمی برتری واضح فرمادی۔

حدیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ و مُسْلِمَة (متفق علیہ)

یعنی علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

Marfat.com

انبیاء کی وراثت مال و متاع نہیں بلکہ علم ہے اور اس کے وارث صرف اور صرف علماء ہیں۔ کچھ تخصیص نہیں کہ فلاں قبیلہ علم حاصل کرے بلکہ تمام امت پر اپنے نبی کی وراثت حاصل کرنا فرض قرار دے دیا اور یہ بھی فرمایا ''علم مومن کی گم شدہ میراث ہے جہاں سے بھی ملے اُسے حاصل کرو''۔

اسلام علم کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے یہ علم کی قوت ہے جس کے ذریعے انسان نے اس کائنات کو مسخر کرلیا ہے یہ علم ہی کا کرشمہ ہے کہ زمین پر بلکہ ہواؤں، فضاؤں پر بھی انسان کی حکمرانی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جو قومیں علم کے میدان میں پیچھے رہ گئیں وہ ترقی کے میدان میں بھی پیچھے رہ گئیں۔ جب تک علم مسلمان کا ہتھیار رہا اور وہ اپنے اس ہتھیار سے مسلح رہے وہ دنیا پر حکومت کرتے رہے لیکن علم سے محروم ہوکر وہ زوال و پستی کا شکار ہو گئے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

(اقبال)

علم انسان کے اخلاق و سیرت کی تعمیر کرتا ہے۔ افراد کی اخلاقی کمزوریوں کو دور کر کے ان میں اعلیٰ اوصاف پیدا کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا (متفق علیہ) یعنی ''بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے''

اس حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود کو معلم فرمایا ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ آپ کا یہ منصب معلّمی کس لئے ہے؟ تو اس کا جواب اللہ کریم نے قرآن پاک میں دے دیا فرمایا:

'' وہی ذات ہے جس نے امیوں میں سے ہی ایک رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرمایا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ نفس

Marfat.com

کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے"۔(سورۃ جمعہ:2)۔

یہاں بھی پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا منصب یعنی "علم دینا" سامنے آتا ہے جو کہ ایک نبی کے فرائض میں شامل ہے۔ اہل علم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ گواہی میں شامل فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ (آل عمران:۱۸)

یعنی اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور صاحبان علم بھی (اس حقیقت کے) شاہد ہیں۔

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں میں سے درجہ نبوت کے قریب تر اہل علم اور اہل جہاد ہیں۔ اہل علم اس وجہ سے کہ انہوں نے لوگوں کو وہ باتیں بتائیں جو رسول لائے تھے اور اہل جہاد اس وجہ سے کہ انہوں نے پیغمبروں کی لائی ہوئی شریعت پر اپنی تلواروں سے جہاد کیا"۔

(احیاء العلوم جلد اول باب العلم)

تعلیم جہاں انسان کے کردار کو اعلیٰ مقام عطا کرتی ہے وہاں انسانی حیات کی تکمیل میں بھی بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔

خورشید احمد (اسلامی نظریہ حیات1968 ص409) کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

"تعلیم کا مقصد یہی نہیں ہونا چاہئے کہ نوجوان ذہن کے علم کی پیاس بجھائے بلکہ اس کے ساتھ ہی اسے اخلاقی کردار اور اجتماعی زندگی کے اوصاف نکھارنے کا احساس بھی پیدا کرنا چاہئے"۔(اسلامی نظریہ حیات از خورشید احمد صفحہ 409 اشاعت جولائی 1968ء)

Marfat.com

تعلیم کے اسلامی ادوار:

تعلیم کے اسلامی ادوار مندرجہ ذیل ہیں:

(i) دور نبوی ﷺ

(ii) دور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

(iii) دور بنوامیہ (41ھ تا 132ھ)

(iv) عباسی دور

(i) دور نبوی ﷺ:

نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے اپنے پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعلیم و تربیت کے لئے سب سے پہلا ادارہ جو قائم کیا وہ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوتے اور حضور ﷺ انہیں دین اور کتاب الٰہی کی نازل شدہ آیات کی تعلیم دیتے۔ یہاں پر چھپ کر تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا تھا اس لئے ماہرین تعلیم نے اسے درسگاہ کے طور پر بیان نہیں کیا بلکہ صفّہ کو متفقہ طور پر اسلام کی پہلی منظّم درسگاہ تسلیم کیا گیا ہے۔

صفّہ مسجد نبوی شریف میں ایک چبوترہ تھا جہاں حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دیتے تھے۔ اس درسگاہ میں ستر سے اسی تک طالب علم صحابہ ہمیشہ موجود رہتے تھے لیکن یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کبھی کبھار دار ارقم کے تیار شدہ صحابہ مبلغین بھی معلمین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے۔ یہ نبی اکرم شفیع معظم ﷺ کی اس عظیم درسگاہ نے عظیم علمی ستارے پیدا کئے جنہیں تاریخ اصحاب صفّہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

ان میں حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن

Marfat.com

جبل رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن ہزم رضی اللہ عنہ' حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ' حضرت عام بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت سالم رضی اللہ عنہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسی بلند پایہ علمی ہستیاں شامل تھیں۔

عہد نبوی ﷺ میں قرآن و سنت کے علاوہ نشانہ بازی، پیراکی، تقسیم ترکہ، حساب، طب، علم ہیت، علم انساب، تجوید قرآن اور عربی کے علاوہ دوسری زبانوں کی تعلیم کا انتظام بھی تھا۔ مدینہ منورہ میں صفہ کے علاوہ تقریباً نو مزید درسگاہیں موجود تھیں جن کی نگرانی خود سرکار دو عالم ﷺ فرماتے تھے۔

عورتوں کی تعلیم کے لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا مامور تھیں۔

تعلیمی فروغ کے سلسلے میں رسول کریم ﷺ کی خصوصی اختراعات بھی قابل ذکر ہیں، مثلاً عرب میں خطوط پر مہر لگانے کا رواج سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی دیا۔ تحریر کی صفائی اور وضاحت کی تاکید فرمائی، قرآن اور اس کی سمجھ بوجھ کا علم عام کیا۔

الغرض حضور سرور کائنات معلم اعظم ﷺ نے جس قدر تعلیم کو عام فرمایا اس کی مثال پوری کائنات میں نہیں ملتی۔

(ii) دور خلفائے راشدین:

خلفائے راشدین کے دور میں اسلامی سلطنت بہت زیادہ وسیع ہو چکی تھی۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے دور میں اس کی وسعت بائیس لاکھ مربع میل تھی۔ چنانچہ اس وسیع و عریض ریاست میں علوم عقلیہ و نقلیہ کو عام کرنے میں خلفائے راشدین نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ بے شمار درسگاہیں قائم ہوئیں' صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ علوم کو آگے منتقل فرمایا اور وہ بَلِّغُوْا عَنِّی وَلَوْ آيَة (الحدیث) کے فرض سے سبکدوش ہوئے۔

ڈاکٹر دین محمد ملک اور ڈاکٹر رحمت علی فاروق چوہدری لکھتے ہیں:

"خلافت راشدہ کے دور میں اسلامی تعلیم کے پھیلاؤ کے لئے صحابہ کرام سلطنت کے دور دراز علاقوں میں پہنچ گئے اور وہاں حلقہ ہائے درس قائم کئے۔ بصرہ میں عمران بن حصین، فلسطین مین معاذ بن جبل، مدائن میں عبداللہ بن مسعود، حمص میں عبادہ بن صامت، دمشق میں ابو درداء، شام میں عبدالرحمان بن قاسم، مصر میں جبان بن ابن جبلہ اور مسجد نبوی شریف میں جابر بن عبداللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تعلیم و تبلیغ کے فرائض انجام دیئے"

ان صحابہ کرام کے طریقہ تعلیم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "طریقہ تعلیم قولی اور سماعی تھا، مسجدیں درسگاہوں کا کام دیتی تھیں۔ تعلیم کے لئے الگ مکان یعنی مدرسے تعمیر کرنے کا رواج نہیں تھا۔ تعلیم دینے کے لئے کسی قسم کا کوئی معاوضہ لیا' دیا نہیں جاتا تھا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں معلم کی تنخواہ 50 درہم مقرر کی گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلبہ کے لئے وظائف مقرر کئے۔ خلافت راشدہ کے دور کی ایک اور تعلیمی اصطلاح علم حدیث کی تحصیل کے لئے دور دراز علاقوں اور شہروں کے سفر کرتے کا آغاز ہوا۔ اس زمانے میں حدیث کا علم رکھنے والے سلطنت کے طول و عرض میں پھیل چکے تھے۔ چنانچہ احادیث جمع کرنے والوں کو ان مقامات کے سفر کرنے پڑتے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے تعلیم میں ایک اختراع یہ کی کہ دس دس طلبہ کی علیحدہ جماعت بنا کر تعلیم کی درجہ بندی کی بنیاد رکھی۔"

تعلیم نسواں کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

"خلفائے راشدین کے عہد میں عورتوں کی تعلیم کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ مدینہ

Marfat.com

منورہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا گھر اس کا مرکز تھا۔ ان کے حلقہ تدریس میں مرد بھی شامل ہوتے تھے۔ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا فنِ عروض وخطابت اور عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا علم نجوم اور ذوق سخن میں اعلیٰ مقام رکھتی تھیں''۔

(تعلیم کی تاریخ اسلامی دور میں از ڈاکٹر دین محمد ملک ڈاکٹر رحمت علی فاروق چوہدری 'علم تعلیم' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، اشاعت 2004 صفحہ 100,99)

(iii) دور بنواُمیہ (41ھ تا 132ھ)

خلافت راشدہ کا دور گزرنے کے بعد علمی میدان میں بنوامیہ کا دور نظر آتا ہے۔ اس دور میں اسلامی سلطنت بہت وسعت اختیار کر چکی تھی۔ خلفائے راشدین نے فتوحات کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اب وہ مغربی افریقہ، اندلس، وسط ایشیا اور سندھ کے علاقوں تک پھیل چکا تھا لہٰذا ان علاقوں کے باشندوں کو دینی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے یہاں بہت سے علمی اقدامات ہوئے۔ اموی حکمران علم دوست اور علم پرور تھے۔ اس دور میں قرآن حکیم کی آیات کی تشریحات کا آغاز ہوا قرآن کریم کی تفسیر پہلی مرتبہ خلیفہ عبدالمالک بن مروان کے حکم سے ابن جبیر نے لکھی، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدوین کی گئی۔

ابن آثار نے اس دور میں طب یونانی کی کتب کے تراجم کئے۔ ابو اسود نے اصول لغت اور علم نحو کے فوائد مرتب کئے۔ علم عروض وقوانی کا بانی خلیل بھی اسی دور میں گزرا۔ شہزادہ خالد (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا پوتا) نے فلسفہ، طب اور کیمیا جیسے علوم خود بھی حاصل کئے اور انہیں رواج بھی دیا نیز حکومت سے بالکل الگ ہو کر اس نے بہت سی علمی خدمات سرانجام دیں اور فلسفہ، طب اور کیمیا کی پرانی کتب کے تراجم کئے نیز کچھ کتب ان

Marfat.com

موضوعات پر تالیف بھی کیں اموی حکمرانوں نے ارسطو کے خطوط جو کہ علمی خزانہ تھے' کا ترجمہ بھی کرایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اساتذہ کی باقاعدہ اور درجہ بدرجہ تنخواہیں مقرر فرمائیں، اس دور میں بصرہ اور کوفہ دو مشہور علمی مقام تھے۔

فقہ حنفی کے بانی امام اعظم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمتہ اللہ علیہ کا علمی زمانہ بھی دور بنوامیہ سے تعلق رکھتا ہے، آپ کی ولادت باسعادت 80ھ میں ہوئی۔ ابتدا میں علم الکلام بصرہ میں حاصل کیا، پھر فقہی علوم کی طرف توجہ دی اور امام حماد بن سلیمان کی درسگاہ میں تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ 18 سال تک علوم عقلیہ نقلیہ امام حماد سے حاصل کئے اور 120ھ میں امام حماد کے وصال کے بعد امام اعظم ان کے مسند نشین ہوئے اور ہزاروں کی تعداد میں علما و فقہا تیار کئے۔

ان میں سے بعض نامور فقہاء و مجتہدین کے نام یہ ہے:

امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام زفر، امام وکیع، امام حسن بن زیاد، امام عبداللہ بن مبارک (استاد امام بخاری)، امام زکریا ابن زائدہ، امام حفص بن غیاث نخعی، داؤ طائی، یوسف بن خالد سمتی، اسد بن عمر، نوح بن مریم (رحمتہ اللہ علیہم)

(تذکرہ آئمہ اربعہ از اختر حسین فیضی مصباحی رضا اکیڈمی لاہور)

حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے علمی خدمات کو آگے بڑھاتے ہوئے بہت سی کتب تحریر فرمائیں جن میں الفقہ اکبر، رسالہ البسئی، العالم والمتعلم اور الرد علی القدریہ بہت معروف ہوئیں۔ فقہ مالکیہ کے بانی امام مالک بن انس رحمتہ اللہ علیہ مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے اور یہیں آپ نے علوم و فنون حاصل کئے اور ان کی اشاعت و ترویج کے لئے اپنی زندگی وقف کردی۔ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن جو کہ مدینہ کے جلیل القدر تابعی تھے، کے درس میں شامل ہوئے اور ان سے علم فقہ میں دسترس حاصل کی۔ آپ نے مفلسی کے عالم میں تعلیم

Marfat.com

حاصل کی علم حاصل کرنے کی حرص اس قدر تھی کہ ایک دفعہ علمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مکان کی چھت کی کڑیوں کو بیچ ڈالا لیکن علم کے حصول میں کبھی پیچھے نہ ہٹے۔

اپنے اساتذہ اور شیوخ کی اجازت سے درس وتدریس اور رفقاء کا سلسلہ شروع کیا اور جلد ہی آپ کا حلقہ درس بہت وسیع ہوگیا۔ آپ کے قابل اور معروف شاگردوں میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم، ابن دینار، ابو ہاشم، عبدالعزیز بن ابو حازم، ابن معین بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن مسلمہ، تعینی اور عبداللہ بن وہب شامل ہیں۔

(تذکرہ آئمہ اربعہ از اختر حسین فیضی مصباحی رضا اکیڈمی لاہور)

آپ علم فلکیات کے بھی ماہر تھے آپ نے سورج اور چاند اور دیگر اجرام فلکی کے بارے میں ایک کتاب تحریر کی جس کا نام ''کتاب النجوم وحساب مدار الزماں ومنازل القمر'' ہے

اس کے علاوہ آپ نے بہت سی کتب تصنیف کیں لیکن جو شہرت ''موطا'' کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہ ہوئی۔

دور بنو اُمیہ کے وہ اساتذہ جنہوں نے اپنے اپنے مدارس مختلف مقامات پر قائم کئے اور علم کی لازوال دولت کو عام کیا ان کے نام یہ ہیں:۔

نافع مولیٰ ابن عمر، موسیٰ بن ابی عائشہ، حماد بن ابی سلیمان، محمد بن شہاب زہری، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، عبدالرحمٰن بن ہرمز، ابراہیم بن محمد، جبلہ سحیم، قاسم المسعودی، عون بن عبداللہ، علقمہ بن مرشد، علی بن اقمر، عطا بن رباح، قابوس بن حتیساں، خالد بن علقمہ، سعید بن مسدوق الثوری، سلمیٰ بن کحیل، سماق بن حرب، شداد بن عبدالرحمٰن، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، ابو جعفر محمد الباقر، اسماعیل بن عبدالمالک، حارث بن عبدالرحمٰن، حسن بن عبداللہ، حکم بن عتیبہ، طریف بن سفیان الوری، عامر بن سبیعی، عبدالکریم بن ابی امیہ، عطا بن سائب، محارب بن وثار، محمد بن سائب، معن بن عبدالرحمٰن، منصور بن معتمر، ہشام بن

Marfat.com

عروہ، یحییٰ بن سعید، ابوزبیر مکی (رضی اللہ عنہم)

(عمدۃ الرعایہ شرح وقایہ مقدمہ از مولانا عبدالحی فرنگی محلی)

صاحب تہذیب التہذیب نے مزید جن اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے ان کے نام یہ ہیں:

عامر بن عبداللہ بن زبیر، نعیم بن عبداللہ المحمد، زید بن اسلم، حمید الطویل، سعید مقبری، سلمٰی بن دینار، شریک بن عبداللہ بن ابو عمیر، صالح بن کسان، صفوان بن سلیم، ابوالزناد، محمد بن منکدر، عبد بن دنیا (تہذیب التہذیب جلد اول صفحہ 5 از علامہ ابن حجر عسقلانی)

علم کلام کی بنیاد حضرت علیؓ کے پوتے امام جعفر صادقؒ نے مدینہ میں رکھی۔ وہ ایک عالی دماغ اور گہری سوچ کے بزرگ تھے اور اسلام میں فلسفی خیالات داخل کرنے کے بانی مبانی دراصل وہی ہیں۔ ان کے لیکچر صرف وہی لوگ نہ سنتے تھے جو بعد میں بڑے بڑے فقیہہ ہوئے بلکہ دور دراز ممالک سے کئی فلاسفر اور طالب علم بھی آکر ان سے استفادہ کرتے تھے، امام حسن بصری جنہوں نے بصرہ میں فلسفہ تصوف کا سکول قائم کیا تھا ان ہی کے شاگرد تھے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک بھی ان کے شاگرد رہے۔

(تاریخ اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم صفحہ 370)۔

Marfat.com

(iv) عباسی دور (132ھ تا 656ھ)

دوسری صدی ہجری کے نصف میں ہی حکومت کی باگ ڈور بنو عباس نے سنبھال لی عباسی دور اسلامی تہذیب وتمدن کا سنہری دور کہلاتا ہے عباسیوں کا دارالخلافہ بغداد تھا جو کہ بہت جلد عروس البلاد کے نام سے مشہور ہوگیا نامور خلفاء منصور ہارون الرشید اور مامون الرشید نے علم وحکمت کے موتیوں کو یہاں اکٹھا کیا۔ منصور بذات خود علم ہیئت کا ماہر تھا اس نے اپنی سلطنت میں طب اور قانون کی تعلیم کو بہت فروغ دیا ہارون الرشید کے تہذیبی کارناموں کی شہرت یورپ میں بھی تھی اس کے زمانہ حکومت میں بغداد میں سب سے پہلا میڈیکل کالج قائم ہوا جس کے ساتھ ایک بڑا اشفاخانہ بھی تھا۔ مامون الرشید نے بغداد کو سائنسی تحقیقات کا مرکز بنا دیا عظیم الشان کتب خانے قائم کیے اپنے دربار میں علماء و فضلاء کو جگہ دی زمانہ حال کے علماء کی نگاہ میں عباسیوں کا ناقابل فراموش علمی کارنامہ بغداد میں "دارالحکمہ" کا قیام ہے۔ دارالحکمہ وہ ادارہ تھا جس کے ذریعے دوسری قوموں کے علوم وفنون اور ادبیات کو عربی میں ترجمہ کر کے علمی ورثے کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کیا گیا عربوں کی معرفت یہ سرمایہ یورپ کو منتقل ہوا جو علوم کی نشاۃ ثانیہ کا باعث بنا۔

اسی دور میں احادیث نبوی ﷺ جمع ہوئی اور ان کے مشہور مجموعے مرتب ہوئے. قرآن کریم کی تفسیریں لکھی گئی. فقہ کے اصول اور فروغ پر بہت سی کتب لکھی گئیں۔ چنانچہ فقہ کا علمی طریق پر مطالعہ ہوا جس سے متعدد علوم معرض وجود میں آئے مثلاً علم مصطلحات، حدیث، علم اُصول اور علم فروغ وغیرہ۔

اسی زمانے میں سلطنت علمی لحاظ سے پھلی پھولی چنانچہ علم فقہ کی ترقی کے ساتھ بہت سے فقہی مذاہب پیدا ہوئے. ان میں سے بعض اپنے اتباع کرنے والوں کے زوال

Marfat.com

کے ساتھ ہی انحطاط پذیر ہو گئے لیکن بعض باقی رہے جو بتدریج پھیلتے گئے ۔ان مذاہب نے اپنے مدارس قائم کئے اور علوم اسلامیہ کی ترویج میں اپنا اہم کردار ادا کیا ان میں چاروں مکاتب فکر اہل سنت، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی نے علمی میدان میں خوب ترقی کی۔ اموی حکمرانوں نے تعلیم کو اس قدر ترقی دی کہ عباسی دور میں قرطبہ، اشبلیہ، مارشیہ اور غرناطہ اہم ثقافتی اور تعلیمی مراکز بن گئے۔ المکی نے اندلس کے مسلمان حکمرانوں کی تاریخ لکھتے ہوئے ساٹھ صفحات پر مشتمل اندلسی علماء کی فہرست دی ہے۔ اندلس میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے پرائمری سکول کثرت سے تھے۔ جن میں طلبہ سے فیس لی جاتی تھی لائبریریاں کثرت سے تھیں جنہیں مختلف مضامین مثلاً آرٹ، موسیقی، ادب، دینیات، زباں دانی، بلاغت، گرائمر، سائنس منطق اور فلسفہ کی کتب سے مالا مال کیا گیا تھا۔

(علم التعلیم۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ص 111)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمتہ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کا علمی زمانہ بھی اسی دور سے تعلق رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے علوم وفنون حاصل کئے اور پھر علوم دینیہ کے فروغ کے لئے درس دینا شروع کیا۔ آپ کی علمی کاوشوں سے بہت سے لوگ درجہ اجتہاد کو پہنچے جن میں حسن بن محمد زعفرانی بغدادی، امام احمد بن حنبل، ابوثور، ابراہیم بن خالد، حسین بن علی کرابیسی، اسماعیل بن یحییٰ مزنی، ربیع بن سلیمان جیرن، ربیع بن سلیمان مرادی، حرملہ بن یحییٰ، یونس بن عبدالاعلیٰ، یوسف بن یحییٰ وغیرہ شامل ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے علی بن ہاشم بن یزید سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا اس کے علاوہ آپ نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی کسب علم کیا اور دینی علوم کو درس و تدریس کے ذریعے عام کیا۔ علم حاصل کرنے کی طلب تادم زیست آپ کو رہی یہاں تک

Marfat.com

کہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ''دوات اور قلم کے ساتھ میرا تعلق قبرستان تک رہے گا''۔ آپ نے قرآن، حدیث، فقہ، مسئلہ ناسخ و منسوخ، تاریخ وغیرہ کے متعلق کتب تصنیف کیں لیکن سب سے زیادہ شہرت ''مسند امام احمد'' کو ہوئی۔

نظام الملک نے 1067 میں جو نظامیہ کالج اور مستنصر باللہ نے 1226ء میں جو مستنصریہ کالج بنایا وہ دونوں تاریخ اسلام میں نہایت مشہور ہیں مگر ان کے علاوہ پرانے کالج بھی تھے جو کسی طرح کم نہ تھے۔ تمام دنیا کے طالب علم ان علمی چشموں سے آ کر فیض یاب ہوتے تھے سلطنت کے دوسرے شہروں کے کالج جو شہزادوں یا پرائیویٹ اشخاص نے قائم کیے تھے دارالخلافہ کے کالجوں کو مات کرتے تھے۔ ہرات اور نیشا پور میں نظامیہ کالج تھے جو نظام الملک نے قائم کیے تھے صلاح الدین نے یروشلم میں ایک کالج بنایا جس کو ناصریہ کالج کہتے ہیں۔ دمشق میں بھی چند کالج تھے جن میں صرف دو مشہور تھے: ایک رواحیہ اور دوسرا مدرسہ الست الشام۔ اس کو صلاح الدین کی بہن نے قائم کیا تھا موصل میں نوریہ، عزیہ، زبنیہ، وافیہ اور عانیہ کالج تھے۔

(تاریخ اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم صفحہ 502)

ابتداء میں مدرسہ نظامیہ میں شافعی علماء درس دیتے تھے اور صرف فقہ کی تعلیم دی جاتی تھی کچھ عرصہ کے بعد یہاں حدیث اور گرائمر کے اساتذہ بھی مقرر کیے گئے اس کے بعد یہاں مالکی، حنبلی اور حنفی اساتذہ کا تقرر کر کے یہاں چاروں فقہ کے الگ الگ شعبے مقرر کیئے گئے

نظام الملک نے نظامیہ بغداد کی تعمیر طلباء کے وظائف، انتظامی اخراجات، اساتذہ کی تنخواہوں اور دیگر لوازمات پر بے دریغ روپیہ خرچ کیا۔

امام غزالی جیسے اکابر علماء دین یہاں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

اس کے علاوہ نظام الملک نے نیشا پور، بلخ، موصل، ہرات، مرو، اربیلا، بعلبک اور جدہ وغیرہ

Marfat.com

میں بھی تعلیمی ادارے قائم کئے اور تعلیم کی اشاعت و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

جامع ازہر کی تعمیر 359ھ میں شروع ہوئی جو بعد میں علوم وفنون کا مرکز بن گئی جس کا وقار اور تعلیمی معیار آج بھی مسلمہ ہے۔

منسطاط میں اسی زمانے میں مسجد عمرو بن العاص تعمیر ہوئی جس میں ایک درسگاہ بھی قائم کی گئی تا کہ وہاں پر رہنے والے مسلمان باشندے علوم وفنون سیکھ سکیں۔

جامع ازہر اور جامع عمرو بن العاص کا معیار تعلیم تقریباً ایک جیسا تھا۔

مشہور صوفی شاعر ابو حفص (632ھ) نے بھی ازہر جیسی درسگاہ کا انتخاب کیا ابن الہثیم ایسے عظیم مسلمان سائنسدان کو بھی ازہر کا طالب علم ہونے پر فخر ہے۔

اس عہد میں عورتوں نے بھی تعلیمی میدان میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم لکھتے ہیں!

"چھٹی صدی ہجری میں شیخہ، شہدہ بغداد میں تاریخ اور علم فصاحت پر لیکچر دیا کرتی تھی اور خوشخطی میں شہرہء آفاق تھی"۔

بارہویں صدی مسیح کے آغاز اور چھٹی صدی ہجری کے وسط میں ایک عورت زینب ام المنوید گزری ہے۔ وہ علم فقہ میں طاق تھی۔ (524ھ کو پیدا ہوئی اور 615ھ میں انتقال کیا) اس زمانہ کے چیدہ فقیہوں اور عالموں نے اس کو لیاقت کی سند عطا کی۔ صلاح الدین کے زمانہ میں ابوالفرج کی دختر بہت بڑی شاعرہ تھی اور علمِ حدیث پر لیکچر دیا کرتی تھی

(تاریخ اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم صفحہ 505,504)

ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم لکھتے ہیں:

"ان عالموں اور بزرگوں نے جو عہد عباسیہ میں ہوئے ہیں علم کی ہر شاخ کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ انہوں نے صرف ونحو، علم فصاحت، علم زبان، جغرافیہ، احادیث

Marfat.com

اور سیر و سیاحت پر بے شمار کتابیں تصنیف کیں۔ سوانح عمریاں اور تاریخیں حوالہ قلم کیں اور دنیا کو اپنے کلام اور نظم سے مالا مال کر دیا۔ سائنس کے شعبہ میں بہت سی نئی چیزیں ایجاد کیں اور علم فلسفہ کو چمکایا۔ اگر ہم اس وسیع زمانہ کا خیال کریں جس میں عربوں نے جولانی طبع دکھائی ہے یعنی آٹھویں صدی مسیح سے لے کر تیرہویں صدی مسیح تک تو ہم کو سیڈیلوٹ جیسے عالی دماغ مورخ کا بیان عربوں کی ترقیات کے متعلق ہرگز مبالغہ آمیز معلوم نہیں ہوگا۔ وہ لکھتا ہے "اس زمانہ میں علم لٹریچر کی ترقی، قوائے عقلیہ کا نمو، قیمتی ایجادوں کا وجود، ذہانت کی تیزی، طبع کی جودت ہمیں اس رائے کے قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ عرب ہر فن میں ہمارے استاد ہیں ایک طرف تو انہوں نے ہمیں وسط زمانہ کی تاریخ، سیر و سیاحت اور لوگوں کے حالات سے مطلع کیا، دوسری طرف صنعت و حرفت، فن عمارت اور آرٹس کی اعلیٰ معلومات سے مستفید کیا ہے۔ زمانہ زیر بحث میں علوم طبعیات کو کمال تک پہنچایا گیا۔ زمانہ کے قابل ترین افراد نے اپنے دل، دماغ، تن، من، دھن، علم کیمیا، علم نباتات، علم جمادات اور علم اشیاء کو ترقی و فروغ دینے میں صرف کیا۔ ابوموسیٰ جعفر کو موجودہ کمیسٹری (کیمیا) کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے مسلمان عالموں نے بھی وہ علمی معلومات حاصل کیں جن کے متعلق موجودہ زمانہ کے عالم تعجب آمیز مسرت میں پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹری اور جراحی کے علم کو تو انہوں نے کمال کے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا تھا۔ عربوں نے علم الادویات، (دواسازی کا علم) کو ایجاد کیا اور ان اداروں کی بنیاد رکھی جن کو آج کل ڈسپنسری کہتے ہیں۔ انہوں نے ہر ایک شہر میں دارالشفا قائم کیے۔ گورنمنٹ ان کے انتظام و انصرام کی ذمہ دار ہوتی تھی علم نباتات کی علمی تعلیم اور بوٹیوں کی تاثیرات کی چھان بین کے لئے بغداد اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں باغ لگائے گئے اور جید اور تجربہ کار عالم اس فن کی تعلیم پر مقرر کیے گئے۔ وہ علمی تحریک جس نے نویں صدی کے آغاز میں سائنس اور آرٹ

Marfat.com

کو درجہ کمال تک پہنچایا تھا جغرافیہ اور سیر و سیاحت کا شوق دلانے کا موجب ہوئی۔ مسلم بن حمیار (912ء) جعفر بن احمد، مروزی ابن فضلاں، ابن حزوانہ التوفی (912ء) جیہانی مسعودی۔ الاستخری (951ء) ابن حوقل التوفی (976ء) البیرونی (جو غزنی میں 1028ء میں فوت ہوا) یاقوت (مؤلف معجم البلدان 1175ء میں پیدا ہوا اور 1229ء میں فوت ہوا) البقری (ابوعبید اللہ اندلسوی تھا، 1094ء میں فوت ہوا) المقدسی اور ادریسی التوفی 1164ء، بڑے بڑے صاحب جغرافیہ ہوئے ہیں۔ ابوریحان محمد البیرونی نے ہندوستان کا سفر کیا۔ ہندوؤں کے درمیان رہا ان کی زبان سیکھی۔ ان کے علوم وفنون، فلسفہ اور لٹریچر، ان کے اوضاع و اطوار، رسم و رواج، ان کے قوانین اور مذہب اور ان کی ضعیف الاعتقادی کا بغور مطالعہ کیا۔ ملک کی جغرافی وطبعی حالت کو عالمانہ نظروں سے دیکھا اور اپنے مشاہدات کو ہومر، افلاطون اور دیگر یونانی مورخوں اور فلاسفروں کے اقوال سے مزین کر کے کتاب کی صورت میں قلم بند کیا۔ ہندوستان کے حالات پر ایک مبسوط کتاب لکھنے کے علاوہ اس نے علم ہیئت، علم ہندسہ، علم جغرافیہ، علم تاریخ، علم طبیعات اور علم کیمیا پر نہایت زبردست کتابیں حوالہ قلم کیں۔ البیرونی سلطان محمود و مسعود غزنوی کا ہم عصر تھا۔ اس سے کچھ عرصہ بعد شہرہ آفاق، عالم اور سیاح ناصر خسرو اٹھا وہ دریائے آمو کے کنارے پر ایک چھوٹے سے گاؤں قبادیان میں پیدا ہوا اور مرو میں سکونت اختیار کی۔ وہ 1046ء میں مرو سے روانہ ہوا اور نیشا پور، قم، تبریز، غلات، میافارقین، حلب سے ہوتا ہوا شام پہنچا اور طائر (صور) سیدان، بیروت اور یروشلم کی سیر کر کے مصر کو اور مصر سے حرمین الشریفین کی طرف روانہ ہوا اور وہاں سے الاحساء میں سے گزرتا ہوا بصرہ آیا اور بصرہ سے بلخ واپس چلا گیا۔ اس کا سفر نامہ نہایت ہی دلچسپ ہے کسی زبان میں ایسی دلآویز کتاب موجود نہیں۔ دنیا کا مشہور جغرافیہ دان ابن ہوکل فاطمی خلفیہ المعز الدین اللہ کا منظور نظر تھا۔ اپنے سرپرست کے حکم سے وہ ہسپانیہ گیا

Marfat.com

اور وہاں علم قدامت عالم اور علم الانسان کو تاریخ کا ایک حصہ سمجھا گیا۔ اور ان کی تحقیق و تفتیش میں بڑا زور لگایا تھا۔ بلاذری جو 279 ہجری میں فوت ہوا، بغداد میں پیدا ہوا تھا اور وہیں سکونت پذیر رہ کر اپنی تصنیفات میں ہمہ تن مشغول رہا۔ اس نے فتوح البلدان نامی ایک تاریخ قابل تعریف پیرایہ میں رقم کی۔ اس تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب اس علم میں درجہ کمال کو پہنچ گئے تھے۔ ہمدانی نے جو تیسری صدی ہجری کے انجام اور چوتھی صدی ہجری کے آغاز پر ہوا ہے، جنوبی عرب کی تاریخ لکھی جس میں اس نے ملک کے مختلف قبائل کے حالات ملک کی تباہی و بربادی کے دلچسپ واقعات، یمن کی جغرافیائی حالت اور وہاں کے لوگوں کے تمدن و معاشرت کا ذکر کیا ہے بلاذری اور ہمدانی نے بڑا کام کیا لیکن مسعودی، طبری اور ابن الاثیر کی ذخار تاریخوں سے اس زمانہ کے عربوں کی ذہنی مستعدی کا پورا جلوہ نظر آتا ہے۔ اپنے جانشینوں مقریزی ابن خلدون، ابوالفا وغیرہ کی مانند یہ بزرگ مجسم قاموس وانسائیکلوپیڈیا، فلاسفر، علم ہندسہ کے ماہر، علم جغرافیہ کے بانی اور علم تاریخ کے موجد تھے۔ مسعودی بغداد کا باشندہ تھا مگر دراصل عرب نسل سے تھا۔ اس نے اپنے عالم شباب میں اسلامی دنیا کے ایک بڑے حصے کا سفر کیا وہ پہلے ہندوستان کی طرف آیا۔ ملتان اور منصورہ کی سیر کی پھر ایران اور کرمان کی طرف جا کر اور وہاں کی سیر و سیاحت کر کے دوبارہ ہندوستان آیا۔ کچھ عرصہ بعد دکن میں قیام کر کے سیلون کی طرف چلا گیا۔ سیلون سے مدغاسکر پہنچا اور وہاں سے عمان گیا اور خیال ہے کہ جزیرہ نمائے ہندوچین اور ملک چین کی طرف بھی گیا۔

اس نے وسط ایشیاء میں بڑا لمبا چوڑا چکر لگایا اور جھیل کیپسٹین پر پہنچا۔ اپنے سفر کے خاتمہ پر وہ کچھ عرصہ طبریہ اور انطاکیہ اور بعد ازاں بصرہ میں ٹھہرا۔ جہاں اس نے اپنی غیر فانی کتاب مروج الذہب کو حوالۂ قلم کیا۔ پھر وہ قاہرہ کی طرف چلا گیا جہاں کتاب

Marfat.com

القبینہ شائع کی اور بعد میں مراۃ الزمان کتاب تحریر کی۔ اس ضخیم کتاب کا کچھ حصہ ہی محفوظ رہا ہے۔ (تاریخ اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم صفحہ 508,507)

اسی دور میں مستنصر باللہ نے 631ھ میں بغداد میں مستنصریہ کالج قائم ہوا اس میں مالکی، حنفی، حنبلی، شافعی، مذاہب کی تعلیم دی جاتی تھی۔

اندلس میں تعلیم کی ترقی:

اندلس میں تعلیمی ترقی کے بارے میں

ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم لکھتے ہیں:

اندلس میں علوم کے سلسلہ میں اتنا کہہ دینا چاہئے کہ ان میں ترقی کا ایک بہت بڑا ذریعہ یہ تھا کہ کاغذ بہ کثرت بننے لگا تھا۔ اندلس والوں نے کاغذ کی صنعت کو بھی بڑی ترقی دے دی تھی وہاں بھی ہر علم کے بے شمار عالم پیدا ہوئے اور دوسرے اسلامی ملکوں کی کتابیں بھی بہ کثرت اندلس پہنچیں۔ اندلس ہی کے ذریعہ سے مشرقی علوم کے یہ ذخیرے یورپ پہنچے۔ یہاں تک کہ آج یورپی عالم بھی مانتے ہیں کہ اندلس کے جغرافیہ دان ہی زمین کے گول ہونے پر زور دیتے رہے۔ انہیں کی کتابوں سے نئی دنیا کی دریافت کا راستہ کھلا۔

(تاریخ اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم صفحہ 609,608)

اندلس کے تعلیمی اداروں اور ان میں پڑھائے جانے والے علوم کے متعلق مزید لکھتے ہیں:

اشاعت تعلیم کے بارے میں قرطبہ یونیورسٹی کی خدمات بہت زیادہ تھیں۔ اس یونیورسٹی کی بنیاد عبدالرحمٰن الداخل نے رکھی تھی۔ اور اس یونیورسٹی کی تکمیل ہشام کے ہاتھوں ہوئی عبدالرحمان ثانی اور عبدالرحمان ثالث نے اس یونیورسٹی کی عمارت کی توسیع کی۔

الحکم نے اس یونیورسٹی کو علمی اعتبار سے بہت اونچا کیا۔ اس یونیورسٹی میں جن مضامین کی تعلیم دی جاتی تھی ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

Marfat.com

1-قرآن پاک، 2-حدیث شریف، 3- جراحت اور طب، 4-ادویہ سازی، 5- نجوم و ہیئت، 6-فلسفہ، 7-حساب (ریاضی)، 8-جغرافیہ وتاریخ، 9-ادب، 10-زراعت کے علاوہ صنعت وحرفت۔

ہر علم کا الگ شعبہ تھا، ان یونیورسٹیوں میں قابل ترین اساتذہ تعلیم دیتے تھے۔فارغ ہونے والے طلبہ کو باقاعدہ سندات ملتی تھیں یورپ نے اسی یونیورسٹی سے فیض حاصل کیا۔

تعلیم عام تھی، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ نویں اور دسویں صدی عیسوی میں اندلس کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے آدمیوں کی تعداد گیارہ ہزار تھی، ان یونیورسٹیوں میں علم طب وجراحت اور دوسری سائنسی علوم کی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی تھی۔آخری ایام میں طلیطلہ یونیورسٹی کی اہمیت بڑھ گئی تھی۔

اندلس کی یونیورسٹیوں میں تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی تھی۔ اس لئے مفسرین قرآن پاک، محدثین اور فقہاء کو علوم عقلی ونقلی پر تبحر حاصل ہوتا تھا، علم کی اس خدمت سے متاثر ہوکر سپین کے باشندوں نے اسلام قبول کرلیا اور اسلامی تمدن کا یہ اثر ہوا کہ غیر مسلم بھی مسلمانوں جیسے نام رکھتے تھے، قرآن پاک کی تفسیر پر بہت زور دیا گیا لیکن ابو عبدالرحمان نے اس فن میں اپنا نام پیدا کیا۔ابوعبدالرحمان کے علاوہ محمد بن عطیہ الغرناطی کی تفسیر بہت زیادہ مقبول ہوئی۔

ابومحمد عبدالحق اشبیلی نے کتاب الاحکام لکھ کر شہرت باقی حاصل کی، قاضی عبدالحکم منذر بن سعید نے کتاب الاحکام القرآن اور کتاب الایانہ تحریر کی۔

حدیث پاک کے ضمن میں بہت سی مشہور ومعروف کتابیں لکھی گئیں۔علماء حدیث میں ابومحمد قاسم بن اضغ اور محمد بن عبدالملک کے نام سرفہرست ہیں اور ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔

ابن الاضع نے ایک کتاب احکام القرآن لکھی اور بخاری شریف کے ابواب کو

Marfat.com

مدون کیا اوران کی ترتیب پر خاص توجہ دی انہوں نے ایک اور قابل الذکر کتاب المجتبیٰ تالیف کی۔ غدین ابن عماء صحاح ستہ سے احادیث منتخب کر کے ہر ایک کو بعنوان ترتیب دیا۔

ابوایوب سلمان البطلیوسی نے حدیث بخاری کی شرح لکھی۔ یہ شرح اس قدر اہم ہے کہ اسی کی مدد سے بعدازاں بخاری شریف کی مشہور شرح فتح الباری لکھی گئی۔ فتح الباری مقبول ترین شرح ہے۔ ان کے علاوہ کئی اور اساتذہ نے بھی حدیث شریف کے بارے میں کام کیا ہے۔ گردش ایام کی وجہ سے وہ ذخیرہ محفوظ نہیں رہا۔ مسلمانوں کی کوشش اور کاوش دیکھ کو بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ اس راہ سے کوئی گیا ہے۔

اندلس میں مذاہب اربعہ میں سے صرف مسلک امام مالکؒ پر ہی بہت زیادہ کام ہوا کیونکہ آغاز میں ہی اندلس میں فقہ مالکی اختیار کی گئی لہٰذا زیادہ کام فقہ مالکی پر ہوا۔ مالکی فقہ کی مشہور و معروف کتاب التہذیب ؒ ہے جو برازعی سرقطی کی تصنیف ہے۔

ابوولید ابن رشد نے مالکی فقہ کی ایک مشہور کتاب النسائیہ تحریر کی، امام ابوبکر ابن العزلی نے العواصم والقواصم فقہ مالکی کی کتاب لکھ کر شہرت حاصل کی۔

ابوعمر ابویوسف ابن عبدالبر نے ایک مکمل اور جامع کتاب کافی تحریر کی اس کتاب کے متعلق مشہور ہے کہ یہ کتاب پندرہ کتابوں کا نچوڑ ہے انہوں نے ایک کتاب التجید لکھی جس کا خلاصہ کتاب الاشکار ہے۔ مالک بن علی نے فقہ مالکی پر بہترین کتابیں لکھیں، انہوں نے براہ راست امام مالک سے فیض حاصل کیا۔

(تاریخ اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم صفحہ 611,610)

دورِ عثمانیہ:

تعلیم کے سلسلے میں ترک سلاطین کا زمانہ زیادہ شاندار ہے ترکی مدارس کئی

Marfat.com

خصوصیات کے حامل ہیں تمام مدارس ایک جامعہ یعنی یونیورسٹی سے منسلک ہوتے مدرسین کے لئے پنشن کا طریقہ رائج ہوا۔ طلبہ کے لئے اسباق کے درجے مقرر ہوئے سلطان بایزید نے 886ھ میں مدرسین کے علاوہ دیگر علماء کی تنخواہیں اور وظائف مقرر کئے۔

سلطان مراد نے مکہ مکرمہ میں ایک مدرسہ قائم کر دیا جس میں عالم اسلام سے بیس نامور اساتذہ کا تقرر کیا۔

ترکوں کے دور حکومت میں استنبول کو وہی اہمیت حاصل تھی جو سلطنت عباسیہ میں بغداد کو تھی یہاں بھی بہت سے مدارس قائم ہوئے تعلیم کو عروج ملا ترکوں نے مکہ مکرمہ میں بھی تعلیمی ترقی کی طرف توجہ دی۔ اشرف بائی نے چاروں مذاہب (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے لئے مدارس اور اساتذہ کا انتظام کیا تاکہ لوگ اپنی اپنی فقہ کے مطابق علوم حاصل کر سکیں۔ ابن عناصر نے مصر میں ایک فقید المثال مدرسہ قائم کیا اس کی تعمیر اور تعلیمی لوازمات بے حد وحساب روپیہ خرچ کیا گیا جس سے مصری عوام میں علوم کے حصول میں بہت آسانی پیدا ہوئی۔

سلاطین عثمانیہ کی علمی وثقافتی سرگرمیوں کے حوالے سے ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم لکھتے ہیں

''سلاطین عثمانیہ کی ادبی اور علمی سرگرمیاں بلاشرکت غیرے اپنی مثال آپ تھیں۔ ترکی بادشاہ علماء اور فضلاء کے بڑے قدردان تھے اور ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ سلاطین عثمانیہ نے بہت بڑے کام کئے جس کی بناء پر لوگوں کے دلوں میں علماء کا وقار بحال ہوتا تھا اور انہیں باعزت روزگار مہیا کیا جاتا تھا۔ عثمانی دور میں استنبول کا وہی مقام تھا جو سلطنت عباسیہ کے زمانے میں بغداد کا اور مصر میں قاہرہ اور اندلس یعنی سپین میں غرناطہ اور قرطبہ کا تھا''۔

(تاریخ اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم صفحہ 635)

Marfat.com

مغلیہ دور کی علمی وادبی سرگرمیاں:

مغل بادشاہ علم اور تعلیم کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔اس ضمن میں بابر اور جہانگیر کی توزک (ذاتی سوانح عمریاں) بہترین مثالیں ہیں۔ بابر کو کتابوں اور علمی معلومات سے اس قدر دلچسپی تھی کہ مصیبت کے زمانے میں بھی کتب خانہ اس کے ساتھ ہوتا تھا۔

اکبر کے زمانے میں امراء کے دربار بھی علوم کے مرکز بن گئے تھے جہانگیر کو علم و ادب کا شہزادہ کہا جاتا ہے شاہ جہاں اور عالمگیر بھی تعلیم کی سرپرستی کرنے میں پیش پیش تھے۔مغل بادشاہوں نے تعلیم کی اشاعت کے لئے وسیع انتظامات کئے ہوئے تھے۔اکبر کے زمانے میں فتح پور سیکری، تعلیم و تعلم کی عظیم درس گاہ شمار ہوتی تھی۔آثار الصنادید کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شاہ جہاں کے زمانے میں ایسی متعدد عمارتیں تھیں جو تعلیم کے لئے وقف ہوتی تھیں۔

عالمگیر کے دور میں دارالشکوہ نے ہندو علوم کی حوصلہ افزائی کی۔مغل بادشاہوں کی تعلیمی سرپرستی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ محمد شاہ رنگیلا کا بھی ذاتی کتب خانہ تھا جسے نادر شاہ نے جاتی دفعہ تباہ کر دیا۔محمد شاہ رنگیلے نے وہ مکان عظیم شاہ ولی اللہؒ کے حوالے کر دیا تھا جس میں ان کا مدرسہ قائم تھا۔

اکبر کے زمانے میں ابوالفیض فیضی اور ابوالفضل کی مثالیں ندرت کی حامل ہیں۔فیضی نے قرآن پاک کی بے نقطہ حروف میں مکمل تفسیر لکھی ہے جس کا نام بے نقط حروف میں سواطع الالہام ہے۔

علم طب:

مغل بادشاہوں نے علم طب کی بڑی خدمت کی اور طب کی حوصلہ افزائی بھی کی

Marfat.com

جس کی وجہ سے اکبر کے دربار میں بہت زیادہ اطباء اکٹھے ہو گئے۔

اکبری دربار کے اطباء میں مندرجہ ذیل افراد شامل تھے۔

حکیم ابو الفتح گیلانی، حکیم لطف اللہ گیلانی، حکیم عین الملک شیرازی، حکیم مسیح الملک، شیرازی، حکیم علی گیلانی، حکیم شیخ حسن علی پانی پتی اور حکیم روح اللہ جو طب کے فن میں اپنی مثال آپ تھے۔ حکیم علی گیلانی نے طب کی مشہور کتاب قانون کی شرح لکھی، جہانگیر کے زمانے میں ہر بڑے شہر میں ہسپتال قائم کئے گئے۔ ان سرکاری ہسپتالوں میں بہت سے ملازم رکھے گئے۔

علم تاریخ:

مغل بادشاہ واقعات نویسی میں بذات خود دلچسپی لیتے تھے توزک بابری اور توزک جہانگیری دونوں ضخیم کتابیں بابر اور جہاں گیر کے حالات پر مشتمل ہیں یہ دونوں کتابیں بابر اور جہاں گیر نے ذاتی دلچسپی کی بناء پر لکھی تھیں۔

نصیرالدین ہمایوں کی بہن گلبدن بیگم نے ہمایوں نامہ لکھا۔

عالم گیر نامہ کاظم شیرازی نے لکھا تھا، اس کا مسودہ عالمگیر خود دیکھتا تھا جو اس کے ذوق کی بہترین دلیل ہے۔ بے شمار تاریخی کتب اس دور کے حالات پر لکھی ہوئی موجود ہے۔ ان میں سے چند ایک کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

مثلاً 1- تاریخ ہمایوں، 2- آئین اکبری ایک بہت بڑی ضخیم کتاب ہے، بہت زیادہ معلومات افزا ہے۔ 3- اکبر نامہ منصف ابوالفضل جہاں گیری، 4- سوانح اکبری، 5- اقبال نامہ جہانگیری، 6- واقعات عالمگیری، 7- بادشاہ نامہ شاہ جہاں، 8- واقعات عالم گیری، 9- ماثر عالمگیری

Marfat.com

اُردو (زبان):

اردو کا لفظی ترجمہ لشکر ہے لیکن موجودہ دور میں اردو کا اطلاق ایک ایسی زبان پر ہوتا ہے جس کا جنم تو بہت پرانا ہے مگر مغلوں کے اقتدار میں اس زبان نے کافی ترقی کی۔ ادبی تاریخوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مغل دور کا آخری علمی اور ادبی تحفہ اردو بان ہے اردو زبان میں بہت سی زبانوں کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ 1707ء کے بعد اردو زبان ترقی کر گئی اور اس میں وسعت پیدا ہوتی گئی اور ایک مقبول عوام زبان بن گئی۔ (ماخوذ از تاریخ اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم صفحہ:710 تا 712)

ظہیر الدین بابر (1526ء تا 1530ء) جو ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا بانی تھا اسے نہ صرف عربی، ترکی، فارسی اور ہندی زبانوں پر پورا عبور حاصل تھا بلکہ وہ ان زبانوں کے ادبی سرمائے پر بھی بڑی ناقدانہ نظر رکھتا تھا۔

ہمایوں (1530ء تا 1556ء) معقولات (Rational Learning) اور منقولات (Traditional Learning) میں ماہر اور شاعری کا دلدادہ تھا۔ اسے جغرافیہ، علم ہیت و نجوم اور ریاضی سے خصوصی لگاؤ تھا۔ اس نے عناصر کی نوعیت (Nature of Elements) پر ایک مقالہ لکھا اور برصغیر ہندو پاک میں گلوب کو متعارف کرایا۔ ہمایوں کتابوں کا عاشق تھا یہاں تک کہ جب شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر بھاگا تو اس وقت بھی چند منتخب کتابوں کو ساتھ لئے پھرتا تھا، اپنے عہد حکومت میں تعلیم کی ترقی کے لئے ہمایوں نے مختلف شہروں میں مدرسے اور دار العلوم قائم کئے جن میں سب سے زیادہ مشہور دہلی کا مدرسہ تھا جس کے معلم اعلیٰ شیخ حسین تھے اس زمانے میں شیخ ضیاء الدین نے دہلی میں ایک مدرسہ قائم کیا۔ شیخ ضیاء الدین کے انتقال پر انہیں اسی مدرسے کے

Marfat.com

صحن میں دفن کیا گیا اور ان کی یاد میں آگرہ میں ایک مدرسہ تعمیر کیا گیا وفات کے بعد ہمایوں کا مقبرہ بھی صدیوں تک مدرسے کا کام دیتا رہا جس میں بڑے بڑے اساتذہ وقت تعلیم دیتے تھے یہ ایک اقامتی ادارہ تھا اور طلباء چھوٹے حجروں (Side rooms) میں رہتے تھے۔

شہزادہ سلیم (1605ء تا 1627ء) جہانگیر کے لقب سے تخت نشین ہوا جہانگیر کو فارسی زبان کے علاوہ ترکی پر بھی مکمل عبور حاصل تھا اس نے اپنی سوانح عمری (تزک جہانگیری) ترکی زبان میں لکھی۔ جہانگیر نے فارسی میں بھی کئی کتابیں لکھیں۔ پند نامہ ان میں سے ایک ہے۔علم وادب کے ساتھ ساتھ اسے مصوری، سنگ تراشی سے بھی گہرا لگاؤ تھا جہانگیر نے فارسی میں بھی کئی کتابیں لکھی پند نامہ ان میں سے ایک ہے علم وادب کے ساتھ ساتھ اسے مصوری، سنگ تراشی سے بھی گہرا لگاؤ تھا۔ جہانگیر نے ایک قانون نافذ کیا کہ جب کوئی دولت مند شخص یا کوئی امیر سیاح مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی دولت اور جائیداد بحق سرکار ضبط کر لی جائے اور اسے مدرسوں اور خانقاہوں کی تعمیر اور مرمت پر صرف کیا جائے۔ظاہر ہے اس فرمان کے بعد ہندوستان میں کثرت سے مدرسے قائم ہو گئے ہوں گے اس کے علاوہ جہانگیر نے ان مدرسوں کی بھی مرمت کرائی جو تیس سال سے پرندوں اور چوپاؤں کی پناہ گاہ بنے ہوئے تھے اور انہیں طلباء اور اساتذہ سے آباد کیا۔

اورنگ زیب عالمگیر (1658ء تا 1707) برصغیر ہندو پاک کا پہلا بادشاہ تھا جس نے تعلیم کو لازمی قرار دیا۔ وہ اس نظام کو پورے ملک میں نافذ نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے تجرباتی طور پر گجرات کے بوہروں کے لئے تعلیم لازمی کر دی گئی۔ اورنگ زیب نے ان کے لئے اساتذہ مقرر کئے اور انہیں حکم دیا کہ ماہانہ امتحانات لے کر ان کے نتائج سے اسے ذاتی طور پر آگاہ کیا کریں تا کہ اسے طلباء کی تعلیمی ترقی کا اندازہ ہوتا رہے۔اس نے گجرات

Marfat.com

کے حاکم مکرمت خان کو فرمان جاری کیا کہ اپنے صوبے میں ہر جگہ مدرسے قائم کرے۔ اس نے بہت سارے پرانے مدرسوں کو جو کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے تھے، مرمت کرایا اور ان گنت نئے مدرسے قائم کئے۔ اورنگ زیب کے عہد میں سیالکوٹ اسلامی علوم کا بڑا مرکز تھا جہاں ملک کے مختلف حصوں میں علماء مولانا عبدالحکیم کے مدرسے میں حصول علم کے لئے آتے تھے۔ اسی طرح لکھنؤ میں ایک بڑا مدرسہ فرنگی محل کے نام سے قائم ہوا جسے علامہ شبلی نعمانی ہندوستان کا آکسفورڈ یا کیمرج قرار دیتے تھے۔ اس کے عہد کا ایک اور مشہور مدرسہ دہلی کا مدرسہ رحیمیہ تھا جسے حضرت شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبدالرحیم نے قائم کیا تھا۔

اورنگ زیب کے بعد مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ مغل بادشاہ تعلیم کی طرف سے غفلت برتنے لگے تھے لیکن ان کی اس کوتاہی کی تلافی ان کے امراء نے کر دی۔ بہادر شاہ اول (1707ء تا 1712ء) کے عہد حکومت میں دہلی میں صرف دو مدرسے قائم ہوئے، ایک مدرسہ غازی الدین نے اور دوسرا خان فروز جنگ نے قائم کیا۔

(ماخوذ از علم التعلیم برائے بی اے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد)

Marfat.com

برصغیر میں برطانوی دور حکومت:

انگریزوں کے دور حکومت کو تعلیمی اعتبار سے چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(i) پہلا دور 1765ء سے 1813ء

(ii) دوسرا دور 1813ء سے 1854ء

(iii) تیسرا دور 1854ء سے 1905ء

(iv) چوتھا دور 1905ء سے 1947ء

(i) پہلا دور 1765ء سے 1813ء:

اس دور میں انگریزوں نے ایک ایکٹ تعلیمی ترقی کے لئے بنایا جسے 1813ء کا چارٹر ایکٹ کہتے ہیں اس میں تعلیمی ترقی کے لئے جو دفعات ہیں وہ یہ ہیں:

(i) تعلیم کمپنی کی ذمہ داری ہوگی اور اسے اپنے وسائل میں سے ایک لاکھ روپے ہندوستانیوں کی تعلیم کے لئے مخصوص کرنے ہوں گے۔

(ii) تعلیم کے لئے مختص شدہ رقم باقاعدہ سالانہ بجٹ کے ذریعے مغربی علوم وسائنس کی اشاعت اور مشرقی علوم (سنسکرت، عربی) کے احیاء نیز مقامی اہل علم کی حوصلہ افزائی کے لئے خرچ کی جائے گی۔

(iii) تعلیم کا ایک اولین مقصد اہل ہند تک عیسائیت کا پیغام پہنچانا ہوگا اس کے لئے مشنری اداروں کو نہ صرف کھلی اجازت ہوگی بلکہ ان کی ہر طرح سرپرستی کی جائے گی

(iv) مغربی علوم وسائنس کی تعلیم انگریزی زبان کے ذریعے دی جائے گی۔

1813ء کا چارٹر ایکٹ ہندوستان میں انگریزی نظام تعلیم کے لئے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد جو بھی ارتقاء ہوا اس کے دیئے ہوئے خطوط پر ہوا اس ایکٹ

Marfat.com

کی رو سے مشنری تعلیم کو قانونی تحفظ فراہم کر دیا گیا اور یہ بات ہمیشہ کے لئے طے پا گئی کہ ہندوستان میں تعلیم کا مقصد مغربی علوم اور انگریزی زبان کے ذریعے اہل ہند کو عیسائیت کی طرف لے جانا ہے۔ اس مقصد کو آہستہ آہستہ اور پوری خاموشی کے ساتھ مقامی نظام تعلیم کو نیست نابود کر کے حاصل کیا جائے گا۔ یہ تھی وہ فکری بنیاد جس پر نئی برطانوی پالیسی استوار کی گئی اور جسے میکالے Macaulay نے ترقی دے کر ایک فلسفہ اور ایک نظام بنا دیا۔

(ii) دوسرا دور 1813ء سے 1854ء:

1813ء کے چارٹر کی رو سے کمپنی کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ ہر سال ایک لاکھ روپیہ ہندوستان میں مغربی علوم و سائنس کی اشاعت اور مشرقی علم کے احیاء کے لئے خرچ کرے لیکن دس سال تک کمپنی تعلیم پر کچھ خرچ نہ کر سکی کیونکہ کمپنی کے عہدے داروں میں مستشرقین کا گروہ اس بات پر بضد تھا کہ اس رقم کو مشرقی علوم (عربی، فارسی، سنسکرت) کی ترویج و اشاعت پر صرف کیا جائے، اس کے مقابلے میں مستغربین Occidentalists کا گروہ اس بات پر مصر تھا کہ یہ رقم مغربی علوم و سائنس کی تعلیم پر خرچ کی جائے۔ 1823ء میں جنرل کمیٹی آف پبلک انسٹرکشن نے فیصلہ کیا کہ یہ رقم مشرقی علوم کی تعلیم پر صرف کی جائے۔ جس کے نتیجہ میں 1823ء اور 1833ء کے درمیانی عرصہ میں آگرہ اور دہلی میں کالج کھولے گئے، ان کالجوں میں ذریعہ تعلیم اردو تھا اور عربی فارسی کی تعلیم لازمی تھی۔ عربی، فارسی اور سنسکرت کی کتابیں وسیع پیمانہ پر چھاپی گئیں اور انگریزی کتب کا عربی، فارسی اور سنسکرت میں ترجمہ کیا گیا۔ 1833ء میں جب پارلیمنٹ نے کمپنی کے چارٹر کی تجدید کی تو اس رقم کو بڑھا کر 10 لاکھ روپے سالانہ کر دیا گیا اور اس کے ساتھ یہ بحث ایک دفعہ پھر شدت اختیار کر گئی کہ اس رقم کو مشرقی علوم کی ترقی پر خرچ کیا جائے یا مغربی علوم کی ترویج

Marfat.com

پر۔ لارڈ میکالے نے جو 1833ء میں سپریم کونسل کا ممبر اور پبلک انسٹرکشن کمیٹی کا سیکرٹری مقرر ہو کر ہندوستان آیا تھا، مستشرقین کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ 1813ء کے ایکٹ کی رو سے مشرقی علوم اور علماء کی سرپرستی کے لئے جو مالی امداد دی جارہی تھی اسے بند کر دینے کی سفارش کی اور بالکل صاف الفاظ میں اس مقصد تعلیم کا اظہار کیا کہ ہمیں ایسی نسل تیار کرنا ہے جو ہمارے افکار و نظریات کی ترجمان ہو اور جو رنگ و نسل کے اعتبار سے بلاشبہ ہندی ہو لیکن فکر و نظر اور سیرت و اخلاق کے اعتبار سے خالص انگریزی ہو میکالے کی اس سفارشات کی روشنی میں تعلیمی پالیسی کا جو اعلانیہ تیار ہوا اسے بنٹک ریزولیشن Bentick Resolution کہتے ہیں جو 7 مارچ 1835ء کو منظور کیا گیا اس ریزولیشن کے اہم خدو خال یہ ہیں۔

(الف) سرکاری تعلیم کا مقصد ہندوستان میں مغربی علم و سائنس کا فروغ ہے۔

(ب) آئندہ ملک کی سرکاری زبان فارسی کی بجائے انگریزی ہوگی۔

(ج) ذریعہ تعلیم انگریزی ہوگا۔

(د) مشرقی علوم کی اشاعت پر آئندہ سے کوئی رقم خرچ نہیں کی جائے گی۔

(iii) تیسرا دور 1854ء سے 1905ء:

یہ وہ زمانہ تھا جب برطانوی اقتدار پوری طرح اپنے قدم جما چکا تھا ایسٹ انڈیا کمپنی ختم کر دی گئی تھی اور ہندوستان پر حکومت کرنے کی ذمہ داری تاج برطانیہ نے قبول کر لی تھی۔ ہندوؤں نے برطانوی سامراج کے ساتھ اپنے آپ کو کلی طور پر ہم آہنگ کر لیا تھا اور وہ اپنے لئے فوقیت کا مقام حاصل کرنے کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ مسلمان اس دور میں سب سے زیادہ ظلم وستم کا نشانہ بنے۔ برطانوی حکومت کی پوری کوشش تھی کہ مسلمانوں کو ناشاد باد کیا جائے کہ

Marfat.com

پھر وہ کبھی اٹھ نہ سکیں۔ تعلیمی نقطہ نظر کا یہ زمانہ ووڈ ڈسپیچ کو عملی جامہ پہنانے کا زمانہ ہے۔ اس کے اہم خدوخال ہیں:

(الف) ہر صوبے میں تعلیم کا محکمہ قائم کیا جائے گا جس کا سربراہ ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن ہوگا، اس کی مدد کے لئے مناسب تعداد میں محکمہ تعلیم صوبے کی تعلیمی ترقی کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے گا، سالانہ رپورٹیں تیار کرے گا اور تعلیمی اعداد و شمار شائع کرے گا۔

(ب) لندن یونیورسٹی کی طرز پر ملک میں یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی، 1857ء میں بمبئی کلکتہ اور مدارس میں یونیورسٹیاں قائم ہوئیں، پنجاب یونیورسٹی 1887ء میں لاہور میں قائم ہوئی۔ شروع میں یونیورسٹیاں صرف امتحان لینے والے ادارے تھے۔

(علم التعلیم علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد)

(iv) چوتھا دور 1905ء سے 1947ء:

اس دور کا آغاز تعلیمی نقطہ نظر سے لارڈ کرزن کی سخت گیر تعلیمی پالیسی سے ہوتا ہے۔ لارڈ کرزن نے اپنی تقریروں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ استعمال کئے جو قومی غیرت کے لئے آغاز زمانہ تک ثابت ہوئے اور قومی تعلیم کا رجحان پیدا کرنے کا سبب بنے۔ 1917ء میں کلکتہ یونیورسٹی کے مسائل کی چھان بین کیلئے SADDLAR سیڈرل کی سربراہی میں ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ اس کمیشن نے پورے برصغیر کے تعلیمی مسائل کا جائزہ لے کر یہ سفارشات پیش کیں۔

1- سیکنڈری اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم پر یونیورسٹی کنٹرول ختم کر کے اسے بورڈ آف

Marfat.com

سیکنڈری ایجوکیشن کی تحویل میں دے دیا جائے۔

2- یونیورسٹی میں داخلے انٹرمیڈیٹ کی بنیاد پر ہوں۔

3- ڈگری کورس کی مدت 3 سال کردی جائے۔

4- یونیورسٹیاں پیشہ وارانہ اور فنی تعلیم کا بھی انتظام کریں۔

5- سیکنڈری سطح پر علاقائی زبانوں میں تعلیم دی جائے۔

6- انگریزی صرف یونیورسٹی کی سطح پر ذریعہ تعلیم کے طور پر استعمال کی جائے۔

7- یونیورسٹی کا کام صرف امتحان لیناہی نہ ہو بلکہ وہ تدریسی کام بھی کرے۔

8- 1919ء کے دستور کی روح سے صوبوں میں دوعملی (DIARCHY) کا آغاز ہوا۔

اس نظام کے تحت محکمہ تعلیم ہندوستانی وزرا کے کنٹرول میں دے دیا گیا جس کا نتیجہ تعلیمی امور میں ہندوستانیوں کا عمل دخل بڑھ گیا اور حکومت کی یک طرفہ پالیسی ختم ہو گئی۔ تعلیم میں ہمہ گیر ترقی ہوئی اور اس کا معیار بلند ہوا۔

Marfat.com

حکومت پاکستان کے تعلیمی اقدامات:

پہلے دستور کے تحت مرکزی حکومت کو صوبائی حکومتوں کی رہنمائی اور فروغ تعلیم کے لئے منصوبندی کے کاموں میں ربط پیدا کرنے میں مدد دینے کے لئے جمعتیں تشکیل دی گئیں جن میں تعلیمی مشاورتی بورڈ، بین الیونیورسٹی بورڈ اور مجلس برائے فنی تعلیم قابل ذکر ہیں ان دستوری جمعیتوں کے تصورات اور منصوبے 1952ء میں مرتب ہونے والے چھ سالہ قومی منصوبہ برائے فروغ تعلیم پاکستان کی بنیاد بنے، یہ منصوبہ مرکزی حکومت کے شعبہ تعلیم نے صوبائی حکومتوں کے مشورے سے مرتب کیا اور اس میں صورتحال کے جائزے کی بنیاد پر جامع تجاویز پیش کی گئیں۔ پھر کمیشن برائے قومی تعلیم 59-1958ء کا قیام، قومی تعلیمی پالیسی 1970، قومی تعلیمی پالیسی 80-1972، قومی تعلیمی پالیسی 1979 کے قیام کا مقصد صرف تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ اس سے تعلیم کی اہمیت روزروشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

دورِ حاضر کا سب سے بڑا تعلیمی تقاضہ

جدید دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس لئے مسلمانوں کو اس طرح توجہ دینی چاہئے تا کہ وہ جدید سائنسی، تکنیکی اور طبی علوم حاصل کریں تا کہ مسلمانوں کو ان علمی میدانوں میں کسی ''غیر'' کی طرف رجوع نہ کرنا پڑے۔

ہمیں اس دور کی طرف دیکھنا چاہئے جب وسائل ناکافی تھے مگر پھر بھی مسلمانوں کی تعلیمی حالت اس قدر بہتر تھی کہ نامور مسلمان ماہرین تعلیم، سائنسدان، جغرافیہ دان پیدا ہوئے آج یورپ نے علم اسلامیہ کی بنیاد پر بہت زیادہ ترقی کرلی لیکن علوم اسلامیہ کے وارث مسلمان اس قدر تنزلی کا شکار ہوئے کہ انہیں یورپ کے محکوم بننا پڑا۔ موجودہ دور میں وقت کا سب سے بڑا تقاضہ یہی ہے کہ مسلمان اپنے اپنے خطوں میں جدید سائنسی اور ٹیکنالوجی کے علوم حاصل کریں، تا کہ اس میدان میں انہیں خاطر خواہ ترقی ہو۔

Marfat.com

باب دوم:

استاد کا مقام و مرتبہ

شیخ مکتب ہے ایک عمارت گر　　　جس کی صنعت ہے روح انسانی

استاد قوم کا معمار ہوتا ہے یہ قوم کا محسن ہے جو قوم کے نونہالوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنی میں لاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے!

الرحمن ٥ علم القرآن ٥

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔

گویا خود اللہ تعالیٰ استاد ہے

احادیث نبوی میں بھی استاد کی فضیلت و بڑائی بیان کی گئی ہے۔ خود حضور ﷺ نے اپنے معلم ہونے پر فخر کا اظہار کیا ہے۔ ارشاد ہوا۔

"وانما بعثت معلماo"

(مشکوۃ شریف کتاب العم فضل ثالث بحوالہ درامی شریف)

"بے شک مجھے معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

یعنی استاد کا مقام اتنا بلند ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے استاد بن کر اس منصب کو عزت بخشی۔

معلم بچوں کی تعلیم و تربیت کے ذریعے ایک گراں قدر قومی فریضہ ادا کرتا ہے۔ یہی بچے بڑے ہو کر قوم و ملک کی ذمہ داری کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائیں گئے۔ استاد ان کے ذہنوں میں قومی نظریات کو راسخ کرتا ہے انہیں خود شناسی کی دولت سے مالا مال کرتا ہے اور فرائض کی ادائیگی کا اہل بناتا ہے یوں استاد افراد کی تربیت کر کے قوم کی تعمیر کرتا ہے۔

Marfat.com

ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب لاہور کے غیر مطبوعہ مقالہ (1997، ص 103)

میں انعام الحق کوثر لکھتے ہیں کہ!

''ہر نظام تعلیم میں استاد کو وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو۔ اس کے بغیر مدرسہ ایک بے جان لاشہ ہے، تعلیمی نظریات بدلے، نصاب اور طریقہ ہوئے تدریس میں انقلابی تبدیلیاں آئیں، لیکن کوئی بھی چیز استاد کی جگہ نہ لے سکی۔ اس کا مقام ہمیشہ برقرار رہا لہٰذا اس کو کسی بھی زمانے میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس کی اہمیت سے انکار ممکن ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مدرسہ کی رونق اسی کے دم سے ہے اس وقت تک نصاب بے معنی اور تعلیمی سرگرمیاں وسعی بے حاصل ہیں جب تک استاد اپنی شخصیت کے سحر سے ان میں جان نہیں ڈالتا''۔

جدید نظریات تعلیم کے مطابق اگرچہ مرکزی حیثیت طالب علم کو دی گئی ہے لیکن طالب علم بھی اس حیثیت سے اس وقت تک فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک مشفق اور بالغ نظر استاد مستفیض کرنے کے لئے وہاں موجود نہ ہو۔ استاد کے بغیر وسیع وعریض عمارات، جامع نصاب، تعلیم، جدید طریقہ ہائے تدریس و تعلیم اور قیمتی سمعی و بصری اعانتیں محض بے کار ہیں۔ یہ تمام چیزیں بچوں کو فائدہ نہیں دے سکتیں۔ ان کی افادیت کا انحصار صرف اور صرف اساتذہ پر ہے کیونکہ استاد ہی ان چیزوں کو استعمال میں لاتا ہے اور اپنے علم تجربے اور مبلغانہ جوش سے بچے کی ہمہ گیر تربیت کرتا ہے۔

تعلیمی زاویے (1997، ص 439) میں ڈاکٹر خالد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ

''استاد تعلیم کو ایک بامعنی اور بامقصد بناتا ہے۔ وہ بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ اور ان کی نشوونما کرتا ہے اور وہ ان کے شعور کو بیدار کرتا ہے استاد بچوں کے اخلاق اور کردار کی تربیت کرتا ہے اور انہیں کامیاب اور پروقار زندگی کے قابل بناتا ہے''

Marfat.com

غرض یہ کہ تعلیمی سرگرمیوں کے نتائج کا انحصار استاد کی قابلیت پر ہے''۔

کوثر انعام الحق (1997،ص103) مزید لکھتے ہیں:

''اگر ہم تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دنیا کے بڑے بڑے سیاسی انقلاب اور اصلاحی تحریکیں اساتذہ کی وجہ سے پیدا ہوئیں۔ یونان کا عروج استاد ہی کی مرہون منت ہے۔ عہد جہالت میں عربوں میں جو حالت تھی اس سے کون آگاہ نہیں معلم اعظم حضرت محمد ﷺ کی تعلیم نے ان کو فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دیا جو پہلے جاہل اور شتربانوں سے زیادہ کچھ نہ تھے ساری دنیا کے استاد اور خود تاریکیوں میں بھٹکنے والے قوموں کے راہنما بن گئے اس سے بڑھ کر معلم کا اعجاز اور کیا ہوسکتا ہے''۔

اسلام نے معلم کی بہت قدر افزائی کی ہے معلمین کی ضرورت واہمیت پر زور دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

'' فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝''

(سورۃ التوبہ آیت نمبر 122)

''ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو مذہب کا گہرا علم حاصل کرے تاکہ جب دوسرے اس کی طرف رجوع کریں تو ان کو سکھا سکیں''۔

ایک اور مقام پر تاکید فرمائی:

'' فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝''

(سورۃ النحل: آیت نمبر 43)

''اگر تم نہیں جانتے تو عالموں سے پوچھو''۔

ایسے ہی پھر فرمایا۔

Marfat.com

"وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًاط"

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 269)

"جس کو حکمت عطا کی جاتی ہے وہ یقیناً خیر کثیر سے آگاہ ہوتا ہے"۔

"قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان الله وما ملائکته واهل السموت والارض حتی النملة فی جحرها وحتی لتعلون علی معلم الناس الخیر"

(مشکوۃ کتاب العلم فصل ثانی بحوالہ ترمذی)

"خدا اور اس کے فرشتے اور جو زمین و آسمان میں ہے۔ سب یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ اور مچھلی بھی لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر رحمت بھیجتے ہیں"۔

"امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ معلم کا منصب پیغمبرانہ منصب ہے۔ یوں ان کی ذمہ داری بڑی عظیم ہے۔ امام غزالی منصب معلّمی کی عظمت کا بڑا واضح تصور رکھتے ہیں اور معلمین کو اس کی شایان شان طرز عمل اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں اس ضمن میں ان کی ایک واضح سفارش یہ ہے کہ معلم اپنے فرائض کے سلسلے میں کسی معاوضے بلکہ شکریے تک کا طالب نہ ہو۔ اس سفارش کی تہہ میں یہ تصور کارفرما ہے کہ معلّمی پیغمبرانہ منصب ہے اور پیغمبر اپنے کام پر کبھی اجر کے طالب نہیں ہوئے"۔

دنیا کے ہر نظام تعلیم میں استاد کا کردار محوری ہوتا ہے۔ اچھی عمارت، کتب خانے، تجربہ گاہیں، کھیل کے میدان اور دوسری سرگرمیاں اس وقت تک صحیح نہیں ہوسکتیں جب تک پڑھانے والے کے اندر علمی وجاہت اور فروغ علم کے لئے "تب و تاب موجود نہ ہو۔ یہ بات اپنی اپنی سطح پر ہر درجے کے اساتذہ کے لئے خاصی اہمیت رکھتی ہے۔

Marfat.com

ایک مثالی اُستاد کی صفات

امام غزالیؒ کے نزدیک معلم کے لئے حسب ذیل آداب واوصاف سے مزین ہونا ضروری ہے۔

1- دنیاوی معاشی اغراض کے بجائے آخرت کے اجر پر نظر رکھے۔

2- شاگردوں کی خیر خواہی اور راہنمائی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔

3- شاگردوں کو اپنی اولاد کی طرح سمجھے اور ان سے شفقت کا برتاؤ کرے۔

4- شاگردوں کو برائیوں سے روکنے کے لئے پیار ومحبت اور اشارے کنائے کا طریقہ اختیار کرے۔

5- طلبہ کے سامنے اپنے مضمون کے مقابلے میں دوسرے مضمونوں کی برائی بیان نہ کرے۔ بلکہ حتیٰ الامکان دوسرے مضامین کی تحصیل میں ان کی مدد و راہنمائی کرتا رہے۔

6- طلبہ کے سامنے ایسی باتیں نہ کرے جو ان کی استعداد اور فہم سے زیادہ ہوں۔ کم فہم طالب علم کے سامنے اس کے فہم کے مطابق باتیں کرے لیکن اسے احساس نہ ہونے دے کہ اس سے کوئی بات چھپائی گئی ہے۔

7- اپنے علم کے مطابق عدل بھی کرے کیونکہ اس کے معلمانہ تقدس کا انحصار علمی مہارت سے بڑھ کر علمی کردار پر ہے۔

8- موثر تدریسی عمل کے لئے ضروری ہے کہ معلم سبق اچھی طرح تیار کر کے آئے اور طلبہ کی ذہنی استعداد کا خیال رکھتے ہوئے اسے اس طرح پیش کرے کہ وہ سہل اور دلچسپ ہو اور اسے طلبہ کے ذہن نشین کرانے کے لئے ان کی سابقہ معلومات

Marfat.com

سے مدد لی جائے۔

ماہرینِ تعلیم اور اہل علم کے نزدیک ایک اچھے اُستاد میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہونی چاہیں کیونکہ وہ اپنے شاگردوں کیلئے نمونہ ہوتا ہے۔

1- اُستاد کو وقت کا پابند ہونا چاہیے۔

2- اُستاد کو صوم وصلوٰۃ کا پابند ہونا چاہیے۔

3- اُستاد کو صفائی پسند ہونا چاہیے۔

4- اُستاد کو اخلاقی گفتگو سے پیش آنا چاہیے۔

5- اُستاد کا لباس جاذب نظر ہونا چاہیے۔

6- اُستاد کو تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔

7- تعلیم دینا ایک فن ہے اور اُستاد کو اپنے فن پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔

8- اُستاد کو طلباء کے فہم وفراست کے مطابق گفتگو کرنی چاہیے۔

9- اُستاد کو طلبہ کی ذہنی استعداد کے مطابق درس دینا چاہیے۔

10- اُستاد کو ایک ڈکٹیٹر کا کردار ادا نہیں کرنا چاہیے۔

11- اُستاد کو طلباء اور دیگر اساتذہ کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

12- اُستاد کا نظم ونسق اچھا ہونا چاہیے۔

13- اُستاد کو اپنے مضامین پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔

14- اُستاد کو بچوں کی نفسیات کا ماہر ہونا چاہیے۔

15- اُستاد کا بچوں کے ساتھ جابرانہ رویہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ بچوں کے ساتھ شفقت برتنی چاہیے۔

Marfat.com

-16 اُستاد کو ایک اچھے کردار کا مالک ہونا چاہیے۔ جس کی طرف معاشرہ کا کوئی فرد انگلی نہ اٹھا سکے۔

-17 ایک اُستاد کو با اُصول ہونا چاہیے۔

-18 اُستاد کو چاہیے کہ وہ طلباء کو دیا ہوا کام روزانہ چیک کرے۔

-19 اُستاد کو ہونہار طلبہ کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور پڑھائی میں کمزور طلبہ کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

مندرجہ بالا تمام صفات چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی شخصیت میں تقریباً موجود ہیں۔

Marfat.com

استاد کا ادب واحترام

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کتب معتبرہ کے حوالے سے استاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "عالم کا جاہل پر اور استاد کا شاگرد پر ایک سا حق ہے اور وہ یہ کہ!

(۱) اس سے پہلے گفتگو شروع نہ کرے۔

(۲) اس کی جگہ پر اس کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔

(۳) چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔

(۴) اپنے مال میں سے کسی چیز سے استاد کے حق میں بخل سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی حاضر کر دے اور اس کے قبول کر لینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔

(۵) اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مقدم سمجھے۔

(۶) اگرچہ اس سے ایک ہی حرف پڑھا ہو اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرے۔

(۷) اگر وہ گھر کے اندر ہو تو باہر سے دروازہ نہ کھٹکھٹائے بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔

(۸) استاد کو اپنی جانب سے کسی قسم کی اذیت نہ پہنچنے دے جس سے اس کے استاد کو کسی قسم کی اذیت پہنچی وہ علم کی برکات سے محروم رہے گا۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۱۔ صفحہ ۹۶، ۹۷)

Marfat.com

کسی عربی شاعر نے کہا ہے!

مَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ

وَمَا سَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْکِ الْحُرْمَةِ

یعنی جس نے جو کچھ پایا ادب واحترام کرنے کی وجہ سے پایا اور جس نے کچھ کھویا وہ ادب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔

حضرت سہیل بن عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کیا جاتا تو آپ پہلوتہی فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن اچانک دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے اور لوگوں سے فرمایا ''آج جو کچھ پوچھنا چاہو مجھ سے پوچھ لو''۔ لوگوں نے عرض کی۔ ''حضور آج کیا ماجرا ہے؟ آپ تو کسی سوال کا جواب ہی نہیں دیا کرتے تھے؟'' فرمایا ''جب تک میرے استاد حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حیات تھے ان کے ادب کی وجہ سے جواب دینے سے گریز کیا کرتا تھا؟''۔

لوگوں کو اس عجیب جواب سے مزید حیرت ہوئی کیونکہ ان کے علم کے مطابق حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی حیات تھے۔ بہر حال آپ کے اس جواب کی بنا پر فوراً وقت اور تاریخ نوٹ کر لی گئی۔ جب بعد میں معلومات کی گئیں تو واضح ہوا کہ آپ کے کلام سے تھوڑی دیر قبل ہی حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو گیا تھا۔

(تذکرۃ الاولیاء ج ۱، ص ۲۲۹)

استاد روحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے لہذا طالب علم کو چاہیئے کہ اسے اپنے حق میں حقیقی باپ سے بڑھ کر مخلص جانے۔ تفسیر کبیر میں ہے استاد اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دنیا کی آگ اور مصائب سے بچاتے ہیں جب کہ اساتذہ اسے نار دوزخ اور مصائب سے بچاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۱، صفحہ ۴۰۱)

Marfat.com

اگر کوئی استاد بیمار ہو جائے تو سنت کے مطابق اس کی عیادت کی جائے۔

اگر استاد کے ساتھ کوئی سانحہ پیش آ جائے مثلاً اس کے حقیقی والدین یا کسی عزیز کی وفات ہو جائے یا اس کا کوئی نقصان ہو گیا ہو تو اس کی غم خواری کرے۔

اہل علم کی عظمت

اپنے دل کی تختی پر لکھ لو کہ علم اور اہل علم کی تعظیم کئے بغیر نہ علم حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی علم سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ استاد کی تعظیم و توقیر بہت ضروری ہے کیونکہ دانشوروں کا فرمان ہے!

جو بھی کسی (اچھے) مقام پر پہنچا تعظیم کی وجہ سے پہنچا اور جو بھی پستی کا شکار ہوا ترک تعظیم کی وجہ سے پستی میں گر گیا۔

ایک فرمان یہ بھی ہے کہ **الحرمة خير من الطاعة** تعظیم اطاعت سے بہتر ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انسان گناہ کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا لیکن اگر کسی عمل کو حقیر سمجھے تو کافر ہو جاتا ہے۔

استاد کا احترام دراصل علم کا احترام ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے؟

ان عبد من علمني حرفاً واحداً ان شاء باع وان شاء اعتق و ان شاء استرق

''جس نے مجھے ایک حرف پڑھایا میں اس کا غلام ہوں چاہے مجھے بیچ دے چاہے آزاد کر دے چاہے غلام بنا کر اپنے پاس رکھ لے''۔

سب سے زیادہ حق استاد کا حق ہے۔ ہر مسلمان کو یہ یاد رکھنا واجب ہے کہ ایک

Marfat.com

حرف کے بدلے ہزار درہم استاد کو بطور تحفہ پیش کرنا بطور تکریم ضروری ہے کیونکہ جس نے آپ کو ضروریات دین میں سے ایک حرف بھی پڑھایا وہ تمہارا دینی باپ ہے۔ ہمارے استاد حضرت شیخ سدید الدین شیرازی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مشائخ کے حوالے سے فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا عالم بن جائے اسے چاہیئے کہ غریب علماء کا خیال رکھا کرے ان کی عزت کرے انہیں کھانا کھلائے ان کی تعظیم کرے انہیں تحائف پیش کیا کرے۔ اگر اس کا بیٹا عالم نہ بنا تو پوتا ضرور عالم بنے گا۔

استاد کا احترام یہ ہے کہ استاد کے سامنے گفتگو زیادہ طویل نہ کی جائے۔ اگر ضرورت ہو تو استاد سے اجازت حاصل کر لی جائے جو چیز استاد کو پریشان کرے اس کا سوال نہ کرے۔ استاد کے وقت کا خیال رکھے۔ دروازہ نہ کھٹکھٹائے بلکہ صبر کرے۔ اللہ تعالی کی نافرمانی کے سوا استاد کا ہر حکم بجا لائے کیونکہ اللہ تعالی کو ناراض کر کے مخلوق کی اطاعت ضرورت نہیں۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے!

سب سے برا شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنا دین ضائع کر دے۔

ہمارے استاد گرامی شیخ الاسلام برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ (مصنف ہدایہ) بیان فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ایک استاد محترم اپنے درس کے دوران بار بار اٹھتے بیٹھتے۔ حاضرین نے وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا باہر گلی میں بچے کھیل رہے ہیں ان میں میرے استاد محترم کا صاحبزادہ بھی ہے۔ جب وہ مسجد کے دروازے کے پاس آتا ہے تو میں کھڑا ہو جاتا ہوں کیونکہ وہ میرے استاد کا بیٹا ہے۔

امام فخر الدین ارسابندی جو مرو کے ائمہ کے رئیس تھے۔ سلطان وقت ان کا بہت زیادہ احترام کرتا تھا۔ وہ فرماتے ہیں مجھے یہ منصب اپنے استاد کی خدمت کی وجہ سے حاصل

Marfat.com

ہوا۔ میں اپنے استاد قاضی ابو یزید بوسی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت کرتا رہا۔ تیس سال تک اپنے استاد محترم کا کھانا پکاتا رہا لیکن خود اس میں سے کوئی چیز نہیں کھاتا تھا۔

امام اجل حضرت شیخ حلوانی رحمتہ اللہ علیہ کسی مجبوری کی وجہ سے بخارا چھوڑ کر کسی گاؤں میں رہنے لگے۔ آپ کے تمام شاگرد آپ کی زیارت کے لئے گئے۔ لیکن شمس الائمہ زرنجی رحمتہ اللہ علیہ نہ جا سکے۔ جب ملاقات ہوئی تو استاد نے اپنے شاگرد سے پوچھا تم میری ملاقات کے لئے کیوں نہیں آئے۔ آپ نے عرض کیا میں اپنی والدہ کی خدمت میں مشغول تھا۔ استاد محترم نے فرمایا تجھے عمر دراز تو ملے گی لیکن رونق درس سے محروم رہو گے۔ ایسا ہی ہوا وہ بعد کی زندگی میں مجلس درس منظم نہ کر سکے۔

فمن تاذی منه استاذه یحرم بر کة العلم و لم ینفح به الا قلیلاً

''جس شخص سے بھی اس کے استاد نے اذیت اٹھائی وہ علم کی برکت سے محروم رہے گا اور علم سے بہت کم نفع اٹھا سکے گا''۔

کسی دانشور کا قول ہے!

معلم اور طبیب کی جب تک عزت نہ کی جائے فیض نہیں ہوتا۔ اگر تو نے اپنے طبیب یا معلم سے جفا کی ہے تو پھر اپنی بیماری اور جہالت پر صبر کر۔

ہارون الرشید نے اپنے بیٹے کو امام اصمعی کے پاس بھیجا تا کہ وہ اسے علم و ادب سکھائیں۔ خلیفہ نے ایک دن دیکھا امام اصمعی وضو کر رہے ہیں اور خلیفہ کا بیٹا پانی والا برتن اٹھائے پانی ڈال رہا ہے۔ خلیفہ اصمعی سے ناراض ہوا اور کہا کہ آپ نے اسے کیوں نہیں حکم دیا کہ ایک ہاتھ سے آپ کے پاؤں دھوئے اور دوسرے ہاتھ سے پانی گرائے۔

سکندر اعظم کہا کرتا تھا کہ میں اپنے استاد کی عزت اپنے باپ سے بھی زیادہ کرتا

Marfat.com

ہوں کیونکہ میرا باپ مجھے آسمان سے زمین پر لایا اور میرے استاد نے مجھے علم کے ذریعے زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ اسی طرح ہارون الرشید کے بیٹے اپنے استاد کے جوتے اٹھا کر لانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

استاد روشنی کا مینار ہے اور اس کے احترام کے متعلق اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ اس لئے استاد کو قوم کا محسن کہا گیا ہے۔ استاد اگر معمار قوم ہے تو مسحار قوم بھی ہوسکتا ہے۔ اگر ایک استاد اپنے فرائض کو احسن طریقہ سے نہ نبھائے اور بچوں کی تعلیم و تربیت درست طریقے سے نہ کرے یعنی بچوں کو اس قابل بنائے کہ وہ تعمیری کاموں کی بجائے تخریبی کاموں میں حصہ لیں تو ایسے استاد کو مسحار قوم کہا جاتا ہے۔ اگر ایک استاد بچوں کی درست طریقے سے تعلیم و تربیت کرے تو ایک اچھا معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

المختصر!

وہ فیضان نظر بخشا گیا ہے اہل مکتب کو — خزف ریزوں سے کر لیتے ہیں لعل و گوہر پیدا

Marfat.com

Marfat.com

ایک مثالی اُستاد

چوہدری محمد اسماعیل

Marfat.com

Marfat.com

باب سوم:

چوہدری محمد اسماعیل کا سوانحی خاکہ

(i) خاندان کا پس منظر:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے پڑدادا کے والد نور ماہی تھے جو کہ جٹ ساہی برداری سے تعلق رکھتے تھے اور تحصیل ڈسکہ کے نزدیک ایک دیہہ کلہ کلاں میں شروع سے آباد تھے۔ آپ کے خاندان میں سے قادر بخش، گل محمد ساہی، حسین بخش اور محمد سردار بھلر روہی والا تحصیل پسرور میں زمین خرید کر وہاں کھیتی باڑی کی غرض سے شفٹ ہو گئے۔ اور وہی آباد ہو گئے۔ آپ کے پڑدادا کا نام بلندا اور آپ کے دادا کا نام حسن محمد تھا اور آپ کے والد کا نام نواب دین تھا آپ کے آباؤ اجداد شروع سے ہی کھیتی باڑی کے پیشے سے منسلک تھے انہیں تعلیم حاصل کرنے کا بالکل شوق نہ تھا۔ اس لئے وہ سب ان پڑھ تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کے مقدر میں علم حاصل کرنا اور علم کی شمع روشن کرنا لکھا ہوا تھا۔ اور آپ نے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے نانا جان کا نام حیات محمد تھا جو تحصیل پسرور میں بھاگووال کے نزدیک ایک گاؤں کھکھانوالی میں رہتے تھے اور کھیتی باڑی کرتے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام برکت بی بی تھا جو بالکل ان پڑھ تھی۔ ابھی آپ چھوٹی عمر کے ہی تھے کہ آپ کے نانا فوت ہو گئے۔ اور چوہدری صاحب کے ماموں کاموں کے نزدیک شفٹ ہو گئے اور اس کے بعد بھکر چلے گئے اور وہاں زمین خرید کر کھیتی باڑی کرنے لگے۔

Marfat.com

(ii) شجرہ نسب:

نور ماہی

جھنڈا بلندا مندا (محمد بخش) الہ دین

حسن محمد غلام محمد دیوان محمد

سردار محمد نواب دین سید محمد

محمد ابراہیم غلام حیدر غلام قادر محمد اسمٰعیل

(iii) پیدائش:

چوہدری صاحب 6 مارچ 1924ء کو تحصیل ڈسکہ کے ایک قریبی گاؤں کلہ کلاں میں پیدا ہوئے۔ اور آپ کا نام محمد اسماعیل رکھا گیا۔ آپ سے بڑے آپ کے تین بھائی تھے سب سے بڑے بھائی کا نام محمد ابراہیم، ان سے چھوٹے غلام حیدر، ان سے چھوٹے بھائی غلام قادر جو 1939 کی دوسری جنگ عظیم میں برطانوی فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ٹی۔ بی کے مرض میں مبتلا ہو گئے اور اسی بیماری کے سبب فوت ہو گئے اور سب سے چھوٹے چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہیں۔ چوہدری صاحب کی بہنیں بچپن میں ہی فوت ہو گئیں۔

(iv) قد وقامت:

آپ کا قد "5'8 ہے یعنی آپ دراز قد چاک و چوبند اور بارعب شخصیت ہیں۔

Marfat.com

(v) فقہی مسلک:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے والدین مسلک اہلسنت حنفی تھے اور آپ بھی اس عقیدے پر قائم رہے۔

(vi) عہدِ طفولیت:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب چھ سال کی عمر تک موضع سندا گوندل میں رہے۔ چوہدری صاحب بچپن میں ہی بہت ذہین اور محنتی تھے۔ پڑھائی کی مصروفیات سے جب کبھی فارغ ہوتے تو گلی ڈنڈا۔ بارہ کٹال۔ آنکھ مچولی جیسے کھیل کھیل کر اپنا دل بہلاتے۔

آپ کی تعلیمی سرگرمیوں کا تفصیلی ذکر باب چہارم میں ہے۔

(vii) چوہدری محمد اسماعیل کی شخصیت کے دیگر پہلو:

(ا) اللہ اور اُس کے رسول سے محبت:

چوہدری صاحب خوف خدا اور عشق رسول ﷺ رکھنے والے انسان ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ساری عمر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اپنے فرائض کو ذمہ داری کے ساتھ احسن طریقے سے نبھایا۔ اللہ کے علاوہ کسی کا ڈر دل میں نہ رکھا۔ اور نہ ہی اللہ کی ذات کے علاوہ کسی کے آگے جھکے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے ماڈل ٹاؤن ڈسکہ میں حتی المقدور اپنی جیب سے ایک جامع مسجد اسماعیل سکول تعمیر کرائی اور اس میں ایک مدرسے کا بھی اجراء کیا۔ جس میں قرآن پاک ناظرہ وحفظ کی سہولت موجود ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی وجہ سے سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد 198- ء میں اور پھر 2003ء میں اللہ کے گھر کی حاضری اور روضہ رسول ﷺ کی زیارت کیلئے حجاز مقدس گئے اور دو دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔

Marfat.com

(۲) قناعت پسندی:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک قناعت پسند انسان ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی قناعت پسندی میں گزاری ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت کچھ دیا ہوا ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اسی پر قناعت کی قوم سے کچھ لینے کی بجائے بہت کچھ دیا۔ تعلیم کے پیشہ کو ایک مقدس پیشہ سمجھ کر اختیار کیا اور بغیر کسی لالچ کے اس مقدس فرض کو سرانجام دیا۔ ٹیوشن کے طور پر کسی طالب علم سے ایک پیسے کا بھی کبھی مطالبہ نہ کیا۔

(۳). خوداعتمادی:

چوہدری محمد اسماعیل کی شخصیت میں خوداعتماد کا عنصر واضح نظر آتا ہے۔ مشکل سے مشکل کام کو بھی خوداعتمادی کے ساتھ اچھے طریقے سے نبھایا۔ ہر معاملہ کا بہترین حل نکالا۔ ریاضی کا مضمون پڑھاتے ہوئے مشکل سے مشکل سوال کو بھی خوداعتمادی کے ساتھ حل کرنا شروع کرتے اور نہایت آسان فہم میں طلبہ کو سمجھاتے اور ایسے سمجھاتے کہ انہیں کبھی نہ بھولتا۔

(۴) خودداری:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ساری عمر خودداری اور اعنا کو قائم رکھا۔ کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا بطور اے ڈی آئی جب کسی سکول میں معائنہ کرنے یا امتحان لینے کی غرض سے جاتے تھے تو اپنی روٹی ایک رومال میں باندھ کر لے جاتے اور جب دوپہر کے کھانے کا وقت ہوتا تو خود بھی کھاتے اور دیگر اساتذہ کو بھی کھانے کی دعوت دیتے۔ اور کسی سے چائے تک پینے سے بھی گریز کرتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمارے گاؤں میں گورنمنٹ مڈل سکول کوریکی میں ایک انکوائری کے سلسلے میں گئے جب آپ کے شاگردوں کو پتا چلا جس میں مؤلف اور چوہدری افتخار احمد تبسم صاحب (زراعت آفیسر پسرور) بھی شامل ہیں

Marfat.com

ہم اپنے گاؤں کے سکول پہنچے اور چوہدری صاحب سے ملے اور دوپہر کے کھانے کیلئے کہا تو چوہدری صاحب نے کہا کہ وہ دیکھو میں دوپہر کا کھانا ساتھ لے کر آیا ہوں۔ میں بھی کھاتا ہوں اور تم بھی میرے ساتھ کھاؤ۔

محمد افضل صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول سورنگیاں تحصیل پسرور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گورمنٹ مڈل سکول سورنگیاں کے طلبہ مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان دینے کیلئے گورنمنٹ نارمل سکول پسرور گئے ہوئے تھے۔ میں بچوں کا پتہ کرنے کیلئے پسرور گیا تو محمد شریف صاحب SVT جو کہ بچوں کے ساتھ گئے ہوئے تھے نے مجھ سے مشورہ کیا کہ چوہدری صاحب میرے استاد ہیں۔ میں ان سے گورنمنٹ ہائی سکول سکہ میں پڑھا ہوا ہوں۔ دیسی گھی جو ہم اپنے ساتھ لائے ہیں اس میں سے کچھ دیسی گھی چوہدری صاحب کی نذر کردیں؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بعدازاں محمد شریف صاحب چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے کمرے میں چلے گئے اور جا کر کہا کہ جناب ہم گاؤں سے کچھ دیسی گھی لے کر آئے ہیں۔ آپ کے لئے کچھ لے کر آؤں۔ تو چوہدری صاحب نے کہا وہ دیکھو میرا گھی اور آٹا پڑا ہوا ہے۔ آپ کو جتنی ضرورت ہے وہ لے جائیں۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ساری عمر اپنی عزت نفس کو مجروح نہیں ہونے دیا اور ساری عمر اس پر کاربند رہے۔ بقول علامہ محمد اقبالؒ!

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(۵) جذبہ حب الوطنی:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے دل میں جذبہ حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا

Marfat.com

ہے۔ چونکہ آپ نے اس ملک کو حاصل کرنے کیلئے بہت سی قربانیاں دی ہیں۔اس ملک کے حصول کی کوشش کی پاداش میں آپ کو بہت سی سزائیں ملی ہیں۔ لہٰذا اس کی تعمیر و ترقی میں آپ نے ساری عمر صرف کردی ہے۔ آپ ساری قوم کو پڑھا لکھا دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے ملک سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ملک ترقی کر سکے۔

(۶) قومی ہمدردی:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے مسلمان اور پاکستانی قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور ساری عمر اس کیلئے جدوجہد کرتے رہے۔ اگرچہ آپ کا کوئی حقیقی بیٹا نہ ہے مگر قوم کے سارے بیٹوں کو اپنے بیٹے سمجھا اور ان کی اصلاح کی خاطر کوئی کسر نہ چھوڑی۔

259
234

قاضی ذوالفقار احمد ماہنامہ اردو ڈائجسٹ اکتوبر 1998ء میں مضمون "دیوانے چند" میں صفحہ نمبر 209, 208 میں بیان کرتے ہیں کہ 1950ء کی دھائی میں سینما دیکھنا معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ ڈسکہ شہر میں ایک ٹورنگ سینما آیا اور اس نے کچہری کے سامنے وسیع و عریض میدان میں اپنا کام شروع کیا۔ سکول کے طلبہ جن میں ہاسٹل میں رہنے والے طلبہ بھی شامل تھے پہلے شو میں فلم سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ ہاسٹل کے ناظم چوہدری شفیق احمد سیال مرحوم نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب اور دیگر اساتذہ کے ہمراہ ٹورنگ سینما پر چھاپہ مارا۔ تمام طلبہ کو پکڑ لائے اور سخت انتباہ کر کے چھوڑا۔ وہ لوگ جنہوں نے ٹورنگ سیمینا کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔ انہوں نے چوہدری شفیق احمد سیال مرحوم، چوہدری محمد اسماعیل اور دیگر اساتذہ کے خلاف ایک مہم کا آغاز کر دیا۔ ان کو ڈرایا دھمکایا اور مقامی ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ نے اساتذہ کے خلاف ایک قرارداد منظور کی۔ مگر تمام اساتذہ نے اپنے موقف میں کوئی لچک نہ دکھائی کہ انہیں اپنے شاگردوں کی اصلاح سب سے زیادہ عزیز تھی۔

Marfat.com

(۷) راست گوئی:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ساری عمر سچ بولا اور جھوٹ سے ہرگز کنارہ کیا نقصان اٹھالیا مگر سچ بولنے سے گریز نہ کیا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب خود فرماتے ہیں کہ میں ظاہری طور پر کڑواضرور ہوں مگر کسی کو نقصان پہنچانے کے حق میں نہیں۔

(۸) مہمان نوازی:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی شخصیت نے مہمان نوازی کی صفت بہت نمایاں ہے کوئی بھی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ آپ کا کوئی دوست یا مہمان آپ کے سکول گیا ہو کھانے پینے کے بغیر واپس نہیں آسکتا۔ محمد اسلم گل صاحب (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر) گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں۔ ''اگر میں چوہدری صاحب کی مہمان نوازی کا ذکر نہ کروں تو یہ چوہدری صاحب سے زیادتی ہوگی''۔

(۹) تعلیم کے بے تاج بادشاہ:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے محکمہ تعلیم میں محنت، لگن دیانت داری سے اپنے فرض کو نبھانے کے بعد تعلیم کے بے تاج بادشاہ ٹھہرائے۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد جب 1985ء میں ڈسکہ شہر میں اپنا پرائیویٹ سکول قائم کیا تو ڈسکہ کی تاریخ میں گولڈ میڈلوں کی لائن لگادی۔ اس سکول سے ایسے ایسے طلبہ بھی میٹرک پاس کر گئے جن کے متعلق سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا۔

بقول محمد سلیم بھٹی صاحب سابق ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ڈسکہ

''چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو پنجاب کا سرسید کہا جائے تو
بے جانہ ہوگا۔ تعلیم سے محبت ان کی گھٹی میں پڑی ہے۔''

Marfat.com

(۱۰) اصول پسندی:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک بااصول انسان ہیں۔ انہوں نے کبھی اپنے اصولوں کو نہیں چھوڑا۔ بطور اے۔ ڈی۔ آئی جب سکولوں کا معائنہ کرنے یا امتحان لینے جاتے تھے تو کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہ برتتے حتیٰ کہ اپنے بڑے بھائی غلام حیدر صاحب کے ساتھ بھی دوسرے اساتذہ جیسا سلوک کیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب بطور اے۔ ڈی۔ آئی سکول کا معائنہ کرنے کے سلسلہ میں گورنمنٹ پرائمری سکول دھیدووالی چلے گئے۔ جہاں آپ کے بردار محترم چوہدری غلام حیدر صاحب بھی درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ تو جب چوہدری محمد اسماعیل صاحب سکول پہنچے تو آپ کے بھائی سکول سے غیر حاضر تھے تو چوہدری صاحب نے رجسٹر حاضری مدرسین پر اپنے بھائی کی بھی غیر حاضری لگادی۔ اور ثابت کیا کہ چوہدری اسماعیل ایک بااصول انسان ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مؤلف چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے ملنے کی غرض سے ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ حاضر ہوا ایک طالب علم محمد زبیر محلہ غنی پورہ ڈسکہ کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جس پر جرمانہ معافی کی درخواست لکھی ہوئی تھی۔ اور 60 روپے پکڑے ہوئے اس طالب علم نے مجھے کہا کہ سر: میرا ایک سوبیس روپے جرمانہ ہے آپ چوہدری صاحب سے سفارش کریں کہ مجھ سے 60 روپے لے لیں۔ آئندہ میں سکول سے چھٹی نہیں کروں گا۔ جب میں نے اپنے استاد محترم سے یہ عرض کی تو چوہدری صاحب نے فرمایا کہ آپ میرے شاگرد ہیں۔ میرا آپ کے ساتھ تعلق ہے اس بناء پر جس کی فیس معاف کروانا چاہتے ہو ساری معاف کروالو مگر جرمانہ میں رعایت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کا تعلق ڈسپلن سے اور میں اپنے سکول کا ڈسپلن خراب نہیں کرنا چاہتا۔

Marfat.com

(۱۱) خدمت خلق:

چوہدری صاحب کے دل میں جذبہ خدمت خلق رچا بسا ہوا ہے اس بناء پر ہی چوہدری صاحب نے ساری عمر خدمت خلق کے سلسلہ میں انجمن جٹ برادری، انجمن خدمت خلق ڈسکہ، انجمن اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن ڈسکہ میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔اسی جذبہ کے پیش نظر بوائز کالج ڈسکہ میں دو ماہ اور سکاؤٹس کے گرمائی تربیتی کیمپ گھوڑا گلی مری میں کئی سال تک آپ اپنی تعلیمی خدمات بلامعاوضہ سرانجام دیتے رہے۔

(۱۲) باہمت انسان:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک باہمت انسان ہیں انہوں نے تھکاوٹ اور اکتاہٹ کو دور سے بھی دیکھا نہیں۔ بڑھاپے کی عمر میں بھی بچوں کو تعلیم دینا چاہتے ہیں اور اپنے گھر کے صحن میں چلنا پھرنا ان کا معمول رہا ہے۔

چوہدری صاحب کا فرمان ہے:

''ہمت کبھی نہ ہارو اور وسائل کو مدنظر رکھ کر محنت کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو وہی بہتر نتائج دینے والا ہے''۔

(۱۳) صبروتحمل:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہر کام میں صبروتحمل سے کام لیتے اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتے۔ کسی کام میں بھی جلد بازی نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی اس صفت کو اپنے دامن میں سمیٹے رکھا۔

(۱۴) بردباری:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ساری زندگی بردباری سے کام لیا اگر کسی شخص نے کوئی غیر مناسب الفاظ بھی استعمال کیے تو اس کو تحمل مزاجی اور بردباری سے سنا اور برداشت کیا اور اس کے متعلق دل میں کچھ نہ کہا۔

Marfat.com

Marfat.com

باب چہارم:

تعلیم و تربیت

(i) ابتدائی تعلیم:

چونکہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے والدین محنت مزدوری کی خاطر اپنے تینوں بیٹوں کے ہمراہ منڈی بہاؤ الدین سرگودھا روڈ پر واقع ایک گاؤں سندا گوندل جو میانے گوندل کے قریب ہے وہاں چلے گئے وہاں جا کر غلام محی الدین، فتح دین اور محمد عظیم تین بھائی زمیندار تھے اور گوندل برداری سے تعلق رکھتے تھے ان کی زمین میں مزارع کے طور پر کھیتی باڑی شروع کر دی۔

وہاں کی مسجد کے ساتھ دینی مدرسہ تھا جس میں نماز فجر کے بعد سے لے کر دس گیارہ بجے تک قرآن پاک اور ابتدائی کلاسوں کا درس دیا جاتا تھا۔ چوہدری صاحب کے والدین نے آپ کو اس مدرسے میں علم حاصل کرنے کے لئے بھیجنا شروع کر دیا۔ ایک طالب علم کو مولوی صاحب نے مانیٹر بنایا ہوا تھا جس نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو تھپڑ مارا۔ اس غصے کی وجہ سے آپ نے مدرسے جانا بند کر دیا۔ سارا دن کھو (ڈیرے) پر رہتے تھے۔ گرمیوں کے دن تھے۔ آپ کے والد صاحب نے آپ سے کہا کہ جاؤ مویشیوں کو کلے کے ساتھ باندھ دو۔ جب آپ مویشی باندھنے کے لئے گئے تو مویشیوں کو باندھنے والی زنجیر بہت گرم تھی اور زمین بھی تپی ہوئی تھی اس طرح آپ سے یہ کام بمشکل ہو رہا تھا۔ آپ نے کہا کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہوتا۔ میں مدرسے ہی چلا جایا کروں گا۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے دوبارہ مدرسے جانا شروع کر دیا۔ آپ نے قرآن پاک اور پہلی جماعت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے بڑے بھائی غلام حیدر کے ہمراہ اپنے آبائی

Marfat.com

گاؤں کلہ کلاں میں اپنے تایا سردار محمد کے پاس آ گئے۔ جبکہ آپ کے والدین اور بڑے بھائی غلام قادر سندا گوندل میں ہی رہے۔ تین چار سال بعد آپ کے والدین بھی اپنے گاؤں کلہ کلاں واپس آ گئے۔

(ii) جماعت دوم ۔ سوم:۔

کلہ کلاں واپس آنے کے بعد آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ لوئر مڈل سکول (اوّل تا ششم) منڈیکے گورائیہ کی برانچ سکول ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول (اوّل تا سوم) وٹالیاں جو آپ کے گاؤں کلہ کلاں کے نزدیک ہی ہے۔ وہاں دوسری جماعت میں داخلہ لے لیا۔ اس سکول میں صرف ایک ہی استاد پڑھاتے تھے۔ جن کا نام ماسٹر بشیر احمد صاحب تھا (مڈل.J.V.T) جو گاؤں بوبک مرالی سے تعلق رکھتے تھے جب کہ آپ کے بڑے بھائی غلام حیدر صاحب ماسٹر مولوی نذیر احمد صاحب آف کلہ کلاں ڈسٹرکٹ بورڈ لوئر مڈل سکول بھٹی بھنگو ضلع گوجرانوالہ میں پڑھاتے تھے ان کے ہمراہ سائیکل پر تعلیم حاصل کرنے جاتے تھے آپ کے برادر محترم غلام حیدر صاحب نے ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد برطانوی فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہو گئے۔ دوسری جنگ عظیم میں حصہ لیا اور فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد J.V.T کا امتحان نارمل سکول پسرور سے پاس کرنے کے بعد J.V ٹیچر کے طور پر ملازمت اختیار کر لی۔

جب چوہدری محمد اسماعیل صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ سکول وٹالیاں میں پڑھتے تھے دوران تعلیم آپ کیکر کے درختوں سے گوند اتار کر وٹالیاں میں لاہوری سنگھ اور پشاوری سنگھ، جن کی کریانہ کی دکان تھی، ان کو گوند دیکر گاچی (ملتانی مٹی) پنسل، سلیٹی وغیرہ لیکر اپنی تعلیمی ضروریات پوری کرتے تھے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ برانچ سکول وٹالیاں میں دوئم اور سوئم دونوں کلاسز میں آپ مانیٹر رہے اور اپنی جماعت میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرتے رہے۔

Marfat.com

(iii) جماعت چہارم:

جماعت سوئم پاس کرنے کے بعد آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول (اوّل تا چہارم) دھید ووالی میں جماعت چہارم میں داخلہ لیا۔ جماعت چہارم میں آپ کے کلاس انچارج ماسٹر عبدالعزیز صاحب تھے جو مڈل JVT تھے اور بہت اچھے طریقے سے پڑھاتے تھے۔ اور جماعت چہارم میں بھی چوہدری صاحب اپنی کلاس کے مانیٹر رہے اور جماعت چہارم میں بھی آپ نے اپنی کلاس میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔

(iv) جماعت پنجم، ششم (لوئر مڈل):

جماعت چہارم پاس کرنے کے بعد آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ لوئر مڈل سکول (اوّل تا ششم) منڈیکے گورائیہ میں جماعت پنجم میں داخلہ لیا۔ اس جماعت میں ماسٹر دولت رام صاحب (مڈل S.V.T) آپ کے کلاس انچارج تھے ۔ جماعت پنجم اور ششم میں بھی چوہدری صاحب کلاس مانیٹر رہے۔ اور جماعت پنجم اور ششم کے سالانہ امتحانات میں آپ نے بہت اچھے نمبر حاصل کیے۔ اور اپنی کلاس میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرتے رہے۔

(v) جماعت ہفتم، ہشتم (ورنیکلر):

جب آپ نے جماعت ششم کا امتحان پاس کر لیا اور جماعت ہفتم میں داخلہ لینا تھا تو لوئر مڈل سکول منڈیکے گورائیہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب اپنی سائیکل پر بٹھا کر چوہدری صاحب کو ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول بڈھا گورائیہ میں داخل کروانے کے لئے گئے چنانچہ آپ کو جماعت ہفتم میں داخلہ مل گیا اس کلاس میں آپ کے کلاس انچارج ماسٹر منڈت سنت رام (میٹرک .SVT) تھے۔ جو بہت اچھا پڑھاتے تھے۔ اس سکول میں دو سیکشن ہوتے تھے ایک اردو پڑھنے والوں کا اور ایک انگلش پڑھنے والوں کا۔ انگلش صرف مڈل

Marfat.com

سکول میں پڑھائی جاتی اور پانچویں جماعت سے شروع ہوتی تھی۔ دیگر لوگوں کی طرح چوہدری صاحب کے بزرگ بھی انگلش پڑھنا غلط سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ عیسائیوں کی زبان ہے اور جو یہ پڑھتا ہے وہ عیسائی ہو جاتا ہے۔

اس خیال کے پیش نظر آپ کے بزرگوں نے آپ کو انگلش کی تعلیم حاصل نہ کرنے دی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول بڈھا گورائیہ میں ہیڈ ماسٹر محمود احمد قریشی صاحب B.A.B.T.(B. Ed.) تھے جو بعد میں ہائی سکول کوٹلی لوہاراں میں ہیڈ ماسٹر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ وہ انگلش پڑھاتے تھے۔ جماعت ہشتم میں کچھ عرصہ محمد شریف صاحب (میٹرک SVT) جن کا تعلق بدو کے چیمہ سے تھا جو سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ وہ بعد میں ہائی سکول جا مکے چیمہ میں بطور ہیڈ ماسٹر اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ انہوں نے کلاس انچارج کے طور پر پڑھایا۔ اس کے بعد اصغر علی شاہ صاحب (میٹرک SVT) پڑھاتے رہے 1936ء میں آپ نے ورنیکلر فائنل (مڈل سٹینڈرڈ) کا امتحان دیا۔ اور 750/509 نمبر حاصل کر کے سکول میں فرسٹ اور ضلع سیالکوٹ میں پانچویں پوزیشن حاصل کی۔ اور یہ ریکارڈ نمبر تھے۔ کافی عرصہ (بیس پچیس سال) تک مڈل سکول بڈھا گورائیہ کا کوئی طالب علم اس ریکارڈ کو نہ توڑ سکا۔ یعنی اتنے نمبر حاصل نہ کر سکا مگر حکومت وقت کی طرف سے کوئی سکالرشپ نہ ملا۔

(vi) انگلش کورس:

مڈل پاس کرنے کے بعد انگلش کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ گورنمنٹ نارمل سکول پسرور میں انگلش کی جونیئر اور سینئر کی کلاسز ہوتی تھیں۔ جن میں مڈل پاس طلباء کو داخلہ ملتا تھا۔ چنانچہ انگلش کی جونیئر اور سینئر کلاس میں داخلہ کے لئے مڈل سکول بڈھا گورائیہ کے ہیڈ ماسٹر جناب محمود احمد قریشی صاحب نے گورنمنٹ نارمل سکول پسرور کے ہیڈ

Marfat.com

ماسٹر صاحب کے نام سفارشی لیٹر بھی بنا کر دیا اور داخل کروانے کے سلسلے میں خود بھی گورنمنٹ نارمل سکول تشریف لے گئے اور اس طرح چوہدری صاحب کو انگلش کی جونیئر کلاس میں داخلہ مل گیا۔ جونیئر کلاس کو چونی لعل صاحب اور سینئر کلاس کو گورنمنٹ نارمل سکول کے ہیڈ ماسٹر منشی رام صاحب انگلش کا مضمون پڑھاتے تھے۔ یہ دونوں صاحبان انگریزی زبان کے بہت ماہر تھے۔ انگلش کی سینئر کلاس پاس کرنے کے بعد نارمل سکول پسرور کے سیکنڈ اور قائم مقام ہیڈ ماسٹر منشی رام صاحب نے کیریکٹر سرٹیفکیٹ پر بھی لکھ دیا کہ یہ طالب علم بہت اچھا ہے۔ چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن ہائی سکول ڈسکہ کے نوعیسائی ہیڈ ماسٹر ایس ایس البرٹ (شام سندر سنگھ البرٹ) صاحب کے نام سفارشی لیٹر بھی دیا تھا تا کہ آپ کو آسانی کے ساتھ جماعت نہم میں داخلہ مل جائے۔

(vii) ثانوی تعلیم (میٹرک):

انگلش کی جونیئر کلاس پاس کرنے بعد آپ نے چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن سکول ڈسکہ میں جماعت نہم میں داخلہ لے لیا۔ یہ ایک ڈبل سیکشن سکول تھا۔ یعنی جماعت نہم کے دو سیکشن اور جماعت دہم کا صرف ایک سیکشن ہوتا تھا۔ اس لئے اس سکول میں کافی مشکل سے داخلہ ملتا تھا۔ اتنے بڑے سکول میں صرف ایک مسلمان استاد مولوی عبدالکریم صاحب (OT) تھے وہ عربی اور اردو پڑھاتے تھے۔ جماعت نہم اور دہم کو تاریخ جغرافیہ ملکھ راج صاحب اور ریاضی لال خاں صاحب پڑھاتے تھے۔ جبکہ دہم جماعت میں انگلش کا مضمون سکول کے ہیڈ ماسٹر ایس ایس البرٹ صاحب پڑھاتے تھے۔ جو انگلش کے اچھے استاد تھے۔ 1942ء میں چوہدری صاحب نے میٹرک کا امتحان دیا اور 750/693 نمبر حاصل کر کے سکول اور ضلع سیالکوٹ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ آپ کے ہم جماعت فقیر حسین صاحب نے 750/706 نمبر حاصل کر کے فرسٹ پوزیشن

Marfat.com

حاصل کی، حالانکہ سکول میں ہونے والے ٹیسٹوں میں چوہدری صاحب کے فقیر حسین صاحب سے کم از کم 100 نمبر زیادہ ہوتے تھے۔ ہوا یوں کہ میٹرک کا امتحان دینے کے دوران جس دن تاریخ جغرافیہ کا پرچہ تھا اس پرچہ میں کل 6 سوالات کے جوابات تحریر کرنے تھے مگر چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ایک سوال کا جواب تحریر کرنے میں دو گھنٹے لگا دیئے اور آپ کو اس وقت پتہ چلا جب سنٹر سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اونچی آواز میں کہا کہ ایک گھنٹہ باقی رہ گیا ہے۔ یہ آواز سنتے ہی چوہدری صاحب نے پہلے سوال کا جواب لکھنا ختم کیا اور پھر ایک گھنٹے میں باقی تین سوالات کے جوابات تحریر کیے اس طرح ایک سوال کا جواب تحریر کرنے سے رہ گیا۔ اس وجہ سے آپ کو تاریخ جغرافیہ کے پرچہ میں کم نمبر دیئے گئے اور آپ اپنی کلاس اور سکول میں فرسٹ پوزیشن حاصل نہ کر سکے۔ ساری عمر چوہدری کو اس بات کا افسوس رہا۔ بقول چوہدری صاحب "میری تعلیمی کامیابی کا دارومدار میرے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے سر ہے، اگر میرے سکولز کے ہیڈ ماسٹر صاحبان مجھ سے ہمدردی نہ کرتے تو شاید میں تعلیم حاصل نہ کر سکتا"۔

(viii) ایف۔اے:

میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ نے زمیندارہ کالج گجرات میں ایف اے کی کلاس میں داخلہ لیا۔ کیونکہ مرے کالج، سیالکوٹ میں اس وقت تعلیم حاصل کرنا خاصا مہنگا تھا۔ اور زمیندارہ کالج گجرات نواب زادہ اصغر علی کے والد محترم نواب فضل علی نے قائم کیا تھا۔ شروع میں اس کالج کے پرنسپل ڈاکٹر جہانگیر صاحب تھے اور کچھ عرصہ بعد تاج محمد خیال صاحب اس کالج کے پرنسپل بن گئے۔ جو کہ بعد میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ نے ایف اے میں انگریزی، ریاضی، عربی، جغرافیہ اور اردو (آپشنل) مضامین کا انتخاب کیا۔ چوہدری صاحب کو ایف اے کے دونوں

Marfat.com

سالوں میں انگلش پروفیسر غلام جیلانی اصغر پڑھاتے تھے۔ جنہوں نے بعد میں انگلش کمپوزیشن بھی تالیف کی۔ اور ریاضی مظہر صاحب پڑھاتے تھے۔ عربی پروفیسر عبدالقیوم اور جغرافیہ چوہدری محمد خاں پڑھاتے تھے۔ آپ وہاں ہاسٹل میں رہتے تھے دوران تعطیلات گھر آتے تھے تو کھیتی باڑی میں مصروف ہو جاتے تھے اور پڑھنے کیلئے وقت نہیں ملتا تھا۔ اس کے باوجود بھی چوہدری صاحب نے ایف اے کا امتحان 414 نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

(ix) بی۔اے:

ایف۔اے پاس کرنے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج، لاہور میں B.A میں داخلہ لے لیا اس کالج کے پرنسپل جی ڈی سوندھی صاحب تھے جو مذہب کے لحاظ سے ہندو تھے۔ کچھ عرصے کے بعد احمد شاہ بخاری المعروف پطرس بخاری صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل کا چارج سنبھال لیا۔ بی۔اے میں آپ نے ریاضی، سٹیٹ اور انگلش کے مضامین کا انتخاب کیا۔ B.A میں ریاضی چاولہ صاحب سٹیٹ عبدالحمید صاحب اور انگلش من موہن صاحب پڑھاتے تھے جنہوں نے انگلش کمپوزیشن تالیف کی۔ داخلہ لینے سے چار ماہ تک چوہدری محمد اسماعیل صاحب گورنمنٹ کالج، لاہور کے نیو ہاسٹل میں رہائش پذیر رہے۔ ان دنوں معروف سائنس دان پروفیسر عبدالسلام صاحب بھی اسی ہاسٹل میں رہتے تھے۔ جو اس وقت ایم ایس سی کے طالب علم تھے۔ مگر چوہدری صاحب ہاسٹل کے اخراجات برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے کچھ ہم جماعت ساتھیوں سے مل کر پرانے لاہور میں ایک مکان کرایہ پر لے کر اس میں شفٹ ہو گئے اور پھر چند ماہ کے بعد چوہدری صاحب Woolner ہاسٹل میں شفٹ ہو گئے۔ جو لاء کالج کے ہاسٹل کے ساتھ تھا۔ 1946ء میں چوہدری صاحب نے پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے تحت سیکنڈ ڈویژن میں

Marfat.com

بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔

(x) بی ٹی:

1951ء میں۔چوہدری صاحب ضلع کونسل ہائی سکول، ڈسکہ کی سروس چھوڑ کر B.T (بیچلر آف ٹیچنگ) کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں داخلہ لے لیا۔ اس وقت اس کالج کے پرنسپل بی اے ہاشمی صاحب تھے۔ یہ تدریس کی تعلیم وتربیت کا ایک سالہ کورس تھا۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے 1952 میں B.T امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کرلیا۔

(xi) ایم ایڈ:

چوہدری صاحب کے دل میں مزید تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور ستمبر 1964ء میں چوہدری صاحب نے دوران ملازمت ہی سٹڈی لیو Leave لے کر M.Ed. کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ I.E.R میں M.Ed. کی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ اور بہت اچھے نمبروں کے ساتھ M.ED (ماسٹر آف ایجوکیشن) کا امتحان پاس کرلیا۔

Marfat.com

M. Ed. (PRIMARY)
SESSION 1964-65
INSTITUTE OF EDUCATION & RESEARC
NEW UNIVERSITY CAMPUS, LAHORE

Ground (L to R) Hussain, Latif, Rajput, Rizwi, Masood, Ah
Nur Elahi, Ranjha

Chairs: Sanaullah, Niazi, Soofi, Ghafoor, Zaidi,
Dr. S. A. Tanweer, Mrs. S. Khan, Major Muhammad Raf
Director I.E.R., Feroza Yasmin, Dr. Muhammad Hanif
Dr. Muhamamd Sharif, Naseem, Alvi, Hafeez, Zaidi,
, Ghazi, Kaim

Standing (1st Row): Saad Ullah, Mahmud, Shafi, M.A.,
Cheema, Safdar, Loshari, Ashfaq, Dost Muhammad, A
Idrees, Mukhtar, G. Muhammad, M. Ali, Attaullah, Akb
Zaman, Azhar, Burki, Ayub, Zain, Veera, Altaf

Standing (2nd Row): Ismail Ashfaq, Anwar, Alla Babhsh
Aslam, Saeed, Saeed, Liaquat, Shaukat Ahmad Khan
Khalil, Ghafoor, Razaq, Alam, Hafzze, Iftikhar

Akhtar Nayat Studio, 42 The Mall Lah
Re-photographer Muhammad Youna

Marfat.com

Marfat.com

باب پنجم:

ازدواجی زندگی

آپ کی شادی 25 برس کی عمر میں 1949ء میں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں گجر گورائیہ میں جٹ گورائیہ برادری میں ہوئی۔ آپ کے سسر کا نام محمد اسماعیل گورائیہ تھا۔ آپ کی ساس کا نام حسین بی بی تھا۔ ننہال کی طرف سے آپ کے سسرال سے پرانی رشتہ داری تھی۔ آپ کی زوجہ محترمہ کا نام رسول بی بی تھا جو کہ آپ سے 5 یا 6 سال چھوٹی تھی۔ چوہدری صاحب کی زوجہ محترمہ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھی اور آپ کی زوجہ محترمہ کے تین بھائی تھے۔ سب سے بڑے کا نام غلام رسول، اس سے چھوٹے کا نام عبدالغنی اور سب سے چھوٹے کا نام محمد شفیع تھا جو زمیندارہ کرتے تھے۔

اولاد

بیٹا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتا ہے اور بیٹی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ سب سے بڑی عابدہ شاہین جس نے بی ایس ایڈ اور ایم اے اردو کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول ڈسکہ میں سائنس ٹیچر کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دے چکی ہیں اور اس وقت ڈی پی آئی پنجاب کے دفتر میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر خدمات سرانجام دینے کے دوران ہی سٹڈی لیو لے کر پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ I.E.R. میں ایم۔ ایڈ کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

ان کی شادی پروفیسر محمد ارشد بٹر صاحب سے ہوئی ہے۔ جو کہ ایم اے عربی اور ایم فل اسلامیات ہیں۔ 2006ء میں سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ کے امتحان میں ان کے

Marfat.com

بیٹے حافظ راشد بلال نے 1050 میں سے 927 نمبر حاصل کر کے ایم اسماعیل پبلک سکول ڈسکہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور اسی سال ان کی بیٹی حافظہ مائدہ ارشد نے 892 نمبر حاصل کر کے ایم اسماعیل پبلک سکول حصہ گرلز میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس سے چھوٹی حامدہ ارشد جس نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کے تحت جماعت نہم کے امتحان 2008 میں 430/480 نمبر حاصل کیے۔اس سے چھوٹی مریم بتول جو جماعت نہم کی طالبہ ہے۔اس سے چھوٹا حسن مجتبیٰ جو جماعت ہشتم کا طالب علم ہے۔سب سے چھوٹا طیب مرتضیٰ جو جماعت ششم میں زیر تعلیم ہے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی دوسری بیٹی ساجدہ چوہدری ہیں جنہوں نے 1974ء میں نظامت تعلیمات لاہور ڈویژن لاہور کے تحت مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان دیا اور 758/800-نمبر حاصل کر کے لاہور ڈویژن میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ بعدازاں 1976ء میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے تحت میٹرک کا امتحان دیا اور 800/900 نمبر حاصل کر کے لاہور بورڈ میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔

محمد اکرام الحق تاریخ ڈسکہ (2007ء، صفحہ نمبر 155) میں لکھتے ہیں کہ ''اتفاق کی بات ہے کہ میں اپنے دفتر میونسپل کمیٹی ڈسکہ کے باہر ایسے ہی کھڑا تھا کہ دو تین گاڑیاں جن میں پی ٹی وی اور دوسرے اخباری رپورٹر سوار تھے مجھ ہی انہوں نے پسرور روڈ کا پتہ پوچھا میں نے ان کی راہنمائی بھی کی اور میرے استفسار پر مجھے بتایا گیا کہ میٹرک کے امتحان میں لاہور بورڈ سے اول پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکی ماسٹر چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی مس ساجدہ موضع کلہ کلاں کی ہے۔ جسے ہم نے ملنے کیلئے جانا ہے۔ چنانچہ میں نے ان کو کلہ کلاں جانے کے متعلق بتایا اس طرح ایک چھوٹی سی لڑکی نے اپنے شہر کا نام اعلیٰ سطح تک اجاگر کیا''۔اس کے بعد ساجدہ چوہدری نے ایف ایس سی کے امتحان میں بھی لاہور

Marfat.com

بورڈ میں تیسری پوزیشن لے کر سلور میڈل حاصل کیا۔ایم بی بی ایس کرنے کے بعد انہوں نے سر گنگارام ہسپتال لاہور میں اپنی سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔اس کے بعد ایف سی پی ایس کا امتحان پاس کیا اور اس امتحان میں بھی فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔اس کے بعد پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر بھی اپنی خدمات سرانجام دیں۔ان کی شادی ڈاکٹر طاہر محمود صاحب ایم بی بی ایس سے ہوئی ہے جو پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں بطور لیکچرر اپنے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔اس وقت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ان کی سب سے بڑی بیٹی عاتکہ طاہر جو اس وقت انگلش میڈیم سکول فیصل آباد میں اے لیول کی طالبہ ہے اور اس نے اولیول امتحان 2008 میں 97 فیصد نمبر حاصل کر کے فیصل آباد میں ٹاپ کیا ہے اور اس نے گورنمنٹ کالج لاہور میں کینگروٹیسٹ بھی دیا جس میں امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس سے چھوٹی سنبل طاہر ہے جس نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے تحت 2008 میں جماعت نہم کا امتحان دیا اور 464/480 نمبر حاصل کئے۔اس سے چھوٹی رافع طاہر جو اولیول کی طالبہ ہے۔اس سے چھوٹا بیٹا محسن طاہر جماعت ہفتم کا طالب علم ہے اور سب سے چھوٹا بیٹا احسن طاہر جماعت سوم میں زیر تعلیم ہے

چوہدری صاحب کی تیسری بیٹی خالدہ چوہدری ہے جنہوں نے بی ایس سی۔بی ایڈ کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے اور وہ ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ کے حصہ گرلز میں پرنسپل کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ان کی شادی ان کے کزن ڈاکٹر منصور الحسن صاحب سے ہوئی ہے جو پی ایچ ڈی اینٹمالوجی ہیں اور انہوں نے جاپان سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کی ہوئی ہے جو اس وقت زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کے طور پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ان کا بڑا بیٹا عمر منصور جماعت دہم

Marfat.com

کا طالب علم ہے اور اس نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کے تحت 2008 میں جماعت نہم کا امتحان دیا اور 448/480 نمبر حاصل کئے۔ اس سے چھوٹا علی منصور جماعت ہشتم کا طالب علم ہے۔ اور سب سے چھوٹا حمزہ منصور جماعت سوئم میں زیر تعلیم ہے۔

چوہدری صاحب کی چوتھی بیٹی ماجدہ چوہدری ہے جنہوں نے ایم ایس سی فزکس اور ایم فل کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے اور وہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار وومین سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں بطور لیکچرر اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

ان کی شادی چوہدری ارشاد احمد صاحب سے ہوئی ہے جو M.Sc (Hons) Plant Breeding & Genetics ہیں اور محکمہ زراعت (توسیع) پنجاب مین بطور ایگریکلچر آفیسر خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور آج کل زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں PHD کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا بیٹا اسامہ ارشاد جماعت پنجم کا طالب علم ہے۔ اس سے چھوٹی بیٹی مناحل ارشاد جماعت دوم کی طالبہ ہے اور سب سے چھوٹا بیٹا طلحہ ارشاد جماعت اول میں زیر تعلیم ہے۔

چوہدری صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی راشدہ چوہدری ہے۔ یہ دو ماہ کی تھیں جب ان کی والدہ مکان کی چھت سے گر گئیں۔ انہوں نے بی ایس سی۔ بی ایڈ کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے اور ایم ایس سی میتھ تک تعلیم حاصل کرتی رہی ہیں۔ ان کی شادی ٹاوریاں والا میں چوہدری اشتیاق احمد باجوہ صاحب سے ہوئی ہے جو مکینکل انجینئر ہیں اور اس وقت KCP-III جوہر آباد ضلع خوشاب میں بطور SE اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ان کی سب سے بڑی بیٹی انم اشتیاق جو جماعت دہم کی طالبہ ہے جس نے

Marfat.com

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کے تحت 2008 میں جماعت نہم کا امتحان دیا اور 411/480 نمبر حاصل کئے۔ اس سے چھوٹے حافظ عدیل اشتیاق جماعت نہم کے طالب علم ہیں اس سے چھوٹی آمنہ اشتیاق جماعت ہفتم کی طالبہ ہے۔ اس سے چھوٹا نبیل اشتیاق اورسب سے چھوٹا بیٹا نجیل اشتیاق ہے جس کی عمرابھی دوسال ہے

ایک افسوسناک سانحہ

جون 1968ء میں چوہدری صاحب کی تین بیٹیاں ساجدہ چوہدری، خالدہ چوہدری اور ماجدہ چوہدری اپنے گاؤں کلہ کلاں میں اپنے گھر کی چھت پر سوئی ہوئی تھیں کہ بہت تیز آندھی آ گئی۔ اور چوہدری صاحب کی بیوی مکان کی چھت سے چارپائی نیچے لانے کے لئے چھت پر گئی کہ ہوا کے دباؤ کی وجہ سے بمعہ چارپائی مکان کے مغرب کی طرف والی گلی میں گر پڑی۔ جس کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ ٹوٹ گیا اور علاج کے لئے سول ہسپتال ڈسکہ لایا گیا۔ تقریباً ایک ماہ علاج کروانے کے بعد کوئی فائدہ نہ ہونے کی صورت میں میوہسپتال لاہور میں داخل کروادیا گیا۔ اور ایک ہفتہ تک علاج کروانے کے بعد گھر واپس آ گئے۔ ان کی ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ دب چکا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے لاعلاج قرار دے دیا۔

ڈسکہ اور لاہور کے ہسپتالوں میں علاج کے دوران آپ کی بیٹیاں عابدہ شاہین اور ساجدہ چوہدری تیمارداری کی خاطر اپنی امی کے ساتھ رہتی تھیں۔ اس کے بعد مقامی ڈاکٹروں کے مشورہ سے علاج جاری رہا۔ پھر آپ کی بیٹی ساجدہ چوہدری جب ایم۔ بی۔ بی ایس کرنے کے بعد ڈاکٹر بن گئیں تو وہ خود اپنی امی کا علاج کرتی رہیں۔ تقریباً 37 سال چارپائی پر پڑے رہنے کے بعد بالآخر 23 ستمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک کو اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

Marfat.com

ان کی نماز جنازہ کلہ کلاں میں ادا کی گئی۔ جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور مرحومہ کو کلہ کلاں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے قل شریف کا ختم اسماعیل پاک پبلک ہوئی سکول ڈسکہ میں پڑھا گیا اور 2 اکتوبر 2005ء بروز اتوار کو مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے دسویں شریف کا ختم پاک جامع مسجد اسماعیل ماڈل ٹاؤن ڈسکہ میں پڑھا گیا۔ جس میں چوہدری صاحب کے شاگرد مولوی نعمت اللہ صاحب آف دھید ووالی نے خطاب کیا۔ قاری خالد محمود صاحب نے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔

Marfat.com

باب ششم:

تحریک پاکستان اور انتخابات 1945ء

زمیندارہ کالج گجرات میں ایف اے کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران 1942ء سے لے کر 1944ء تک چوہدری محمد اسماعیل صاحب مسلم لیگ کے رکن رہے۔ وہ حصول پاکستان کے لئے کوشش کرتے رہے۔ مسلم لیگ کے تحت ہونے والے تمام جلسوں میں شرکت کرتے۔ ایف اے پاس کرنے کے بعد جب چوہدری صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا تو یہاں بھی دوران تعلیم مسلم لیگ میں شامل رہے اور مسلم لیگ کے تحت ہونے والے اکثر جلسوں میں شرکت کرتے رہے جن کی صدارت قائداعظم محمد علی جناحؒ فرماتے تھے۔ 1945ء میں عام انتخابات کے وقت چوہدری صاحب کے حلقہ انتخاب میں چوہدری محمد سرفراز گورائیہ آف بڈھا گورائیہ مسلم لیگی امیدوار تھے اور ان کے مقابلے میں سید فیض الحسن شاہ صاحب جو احرار پارٹی کے اہم رکن تھے یونینسٹ پارٹی کی طرف سے الیکشن میں حصہ لے رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے اپنی تعلیمی مصروفیات سے وقت نکال کر پورے علاقے میں مسلم لیگ کے ورکر کے طور پر کام کیا۔ ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم بھی مسلم لیگ کے سرگرم رکن تھے اور مسلم لیگی کارکنوں کو ہدایات دیتے تھے۔

بقول محمد انور مغل صاحب سینئر ایڈووکیٹ ڈسکہ!

"میرے دادا حاجی وسن صاحب جن کی نسبت روڈ ڈسکہ پر ٹمبر مرچنٹ کی دوکان تھی ان کے پاس کچھ ہندو اور سکھ آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں ووٹ دو۔ میرے دادا جی نے انکار کر دیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر ہمیں ووٹ نہیں دیتے تو پھر سید فیض الحسن شاہ صاحب کو ووٹ دے دیں جو احرار پارٹی کی طرف سے امیدوار ہیں اس پر میرے دادا جی سمجھ گئے

Marfat.com

کہ سید فیض الحسن شاہ صاحب ایک ایسی پارٹی کی طرف سے الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں جو تحریک پاکستان کی مخالف ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ڈسکہ شہر اور ارد گرد کے دیہاتوں میں جا کر اپنے عزیزوں اور دوستوں سے کہا کہ آپ مسلم لیگ کو ووٹ دیں جو کہ قیام پاکستان کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے گاؤں کے لوگوں نے اپنے ووٹ کاسٹ کرنے کیلئے آلو مہار جانا تھا چونکہ پولنگ اسٹیشن وہاں بنایا گیا تھا۔ جب مسلم لیگی ووٹر مولوی محمد صدیق مرحوم ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ اپنا ووٹ کاسٹ کرنے کے لئے آلو مہار پہنچے تو وہاں گلی میں موجود عورتوں نے مولوی محمد صدیق مرحوم پر نہ صرف اُپلے برسائے بلکہ ان کو بہت مارا پیٹا گیا۔ بعد ازاں چوہدری محمد اسماعیل بھی سکھوں کے نرغے میں آ گئے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے برادر محترم چوہدری غلام حیدر مرحوم، سراجدین کشمیری مرحوم آف کلہ کلاں نے پولیس کی مدد حاصل کر کے ان کو چھڑایا۔ کیونکہ ہندو اور سکھ یونینسٹ پارٹی کی حمایت کرتے تھے۔ یہ اس بات کی سزا تھی کہ یہ دونوں اصحاب مسلم لیگ کے سرگرم رکن تھے اور پاکستان کے قیام کے لئے انتھک کوشش کر رہے تھے۔ بہر حال اللہ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ کے امیدوار چوہدری محمد سرفراز گورائیہ آف بڈھا گورائیہ اس الیکشن میں ووٹوں کی واضح برتری سے کامیاب قرار پائے۔

1942ء سے لے کر اب تک چوہدری محمد اسماعیل صاحب سیاسی وابستگی کے لحاظ سے مسلم لیگ کے ساتھ رہے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں بی اے کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران مسلم لیگ نے یونینسٹ پارٹی کے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب خضر حیات ٹوانہ کے خلاف تحریک چلائی، جلوس نکالے، ہڑتالیں کیں۔ اس تحریک میں بھی چوہدری صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جس کے نتیجہ میں آخر کار جناب خضر حیات ٹوانہ کی حکومت ختم ہو گئی۔

Marfat.com

ان سب کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، پیروں فقیروں اور علماء کرام کی انتھک کوششوں کے نتیجہ میں مسلم لیگ نے بلآخر پاکستان حاصل کرلیا۔ چوہدری صاحب قائداعظم کے بہت سے جلسوں میں شریک ہوئے، نعرے لگاتے رہے کہ!

"پاکستان کا مطلب کیا لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط"

"بن کے رہے گا پاکستان، لے کے رہیں گے پاکستان"

مگر افسوس کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ کوئی بالمشافہ ملاقات نہ ہوسکی۔ مسلمانوں کی قائداعظم اور پاکستان سے عقیدت کی ایک اور مثال درج ذیل ہے۔

فیملی میگزین لاہور (16 تا 22 نومبر 2008ء)

پروفیسر خالد پرویز مینارہ ءنور کے عنوان سے قسط نمبر 8 میں لکھتے ہیں کہ!

امیر ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانان ہند کی تحریک آزادی اور تحریک خلافت میں فعال کردار ادا کیا۔ جب 1940ء میں قرارداد لاہور منظور ہوئی تو حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی بھرپور حمایت کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے واضح طور پر اعلان کیا کہ "اگر کسی شخص نے اس قرارداد کی مخالفت کی تو میں اس کا جنازہ نہیں پڑھاؤں گا"۔

1943ء میں جب بابائے قوم حضرت قائداعظمؒ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور رب العزت کے فضل وکرم سے وہ اس حملہ میں بال بال بچ گئے تو حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے محمد علی جناحؒ کو ایک خط لکھا جس میں آپؒ نے تحریر کیا!

"آپ کی کوشش وکاوش دراصل میرا کام تھا جو آپ کر رہے ہیں اور یہ میرا بوجھ تھا جو آپ اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ میں ایک صدی سے بھی زیادہ عمر کا ہوچکا ہوں ورنہ میں اپنا

Marfat.com

بوجھ خود ہی اٹھاتا۔ تاہم اگر آپ نے اس میدان میں ثابت قدمی اور بلند ہمتی کا مظاہرہ کیا تو میری ہر قسم کی معاونت و اعانت آپ کے ہم رکاب ہوگی"۔

حضرت قائداعظمؒ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو جوابی خط میں تحریر فرمایا کہ!

"آپ رحمتہ اللہ علیہ کا خط پڑھ کر مجھے یوں محسوس ہوا ہے کہ جیسے میں اپنے مشن میں ابھی سے کامیاب و کامران ہو گیا ہوں۔ میرا آپ رحمتہ اللہ علیہ سے پکا اور سچا وعدہ ہے کہ میں انشاء اللہ اپنے مقصد سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا"۔

جب حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے پیر آف مانکی شریف کو حضرت محمد علی جناحؒ کی تحریک آزادی کی کوششوں میں بھرپور معاونت پر آمادہ کیا تو پیر آف مانکی شریف نے اپنی حمایت کا مظاہرہ اس طرح کیا کہ مانکی شریف میں ایک عظیم الشان جلسہ عام کا اہتمام کیا جس میں قائداعظم محمد علی جناحؒ کو بطور خاص دعوت دی گئی۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے بخوشی اس دعوت کو قبول کیا اور جلسہ عام میں پہنچے۔

اس جلسہ عام کی اطلاع حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ملی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ایک قاصدِ خاص کے ذریعے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی شبانہ روز کوششوں اور کاوشوں کے اعتراف کے طور پر سونے کا ایک تمغہ بھیجا۔ پیر آف مانکی شریف کو حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے اس قدر عقیدت و محبت تھی کہ انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے قاصد خاص کی اس قدر عزت افزائی کی اور اس طرح قدر و منزلت دی کہ جلسہ عام کی صدارت اُسی قاصد سے کرائی اور کہا کہ یہ میرے مرشد کا بھیجا ہوا ہے۔ اس کی تعظیم کرنا میرا فرض بنتا ہے۔

جب قائداعظمؒ اس جلسہ عام میں بیٹھے ہوئے تھے تو امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ کے خادم خاص نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کو بتایا کہ ان کیلئے پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

نے سونے کا تمغہ بھیجا ہے تو قائداعظم محمد علی جناحؒ اس قدر خوش ہوئے کہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یہ تمغہ فوراً ان کے سینے پر آویزاں کیا جائے کیونکہ آج وہ صحیح معنوں میں کامیاب وکامران ہو گئے ہیں۔ یہ تمغہ اس امر کی واضح گواہی اور پیش گوئی ہے کہ میں اپنے مشن میں بامراد ہو جاؤں گے۔ 1945ء میں جب مسلم لیگ کے انتخابات میں حصہ لینے کیلئے مہم زوروں پر تھی تو حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے دوٹوک الفاظ میں اعلان فرمایا کہ ''جو بھی مسلمان مسلم لیگ میں شامل نہیں ہوگا اور اسے ووٹ نہیں دے گا اس کے ساتھ سماجی ومعاشرتی قطع تعلق کیا جائے گا۔ اس کا نہ تو جنازہ پڑھایا جائے گا اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کی اجازت دی جائے گی۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے اس اعلان کا بہت اثر ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ارشاد کی تعمیل میں مسلمانوں کی کثیر تعداد نے یک جہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلم لیگ کو ووٹ دیئے تو اس کا واضح نتیجہ یہ نکلا کہ مسلم لیگ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئی۔ اس عظیم الشان اور یادگار کامیابی کے موقع پر قائداعظم محمد علی جناحؒ نے امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو تار بھیجا کہ ''حضرت جی آپ کی دعائیں پاکستان کی سرحدیں بن گئی ہیں''۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے جوابی تار میں قائداعظمؒ کو لکھا ''مسلمانوں کو ان کے نئے وطن پاکستان کی سرحدیں مبارک ہوں''۔

پھر رب قادر وقدیر کے فضل وکرم سے جب 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آ گیا تو 16 اگست 1947ء کو قائداعظم محمد علی جناحؒ نے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ایک خط کے ذریعے مبارکباد دیتے ہوئے لکھا کہ ''حضرت جی آپ کی دعاؤں اور پرخلوص تمناؤں کی بدولت مسلمانان ہند نے دوسو سال کی غلامی سے

Marfat.com

نجات حاصل کر کے اپنے آزاد اور خودمختار مملکت بنائی ہے۔ مجھے قوی توقع ہے کہ مسلمانان ہند اس نئی مملکت پر انتہائی خوش ہوں گے''۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ کے اس خط کے جواب میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک یادگار جملہ لکھا جو تا قیامت پاکستان میں سنہری حروف سے لکھا جاتا رہے گا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا کہ!

''ملک گیری آسان ہے مگر ملک داری مشکل ہے۔ میں دعاگو ہوں کہ رب تعالیٰ آپ کو ملک داری کی توفیق عطا فرمائے''۔

Marfat.com

باب ہفتم:

ملازمت

(i) پرائیویٹ سروس:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو تدریس کے شعبہ سے بہت دلچسپی تھی اسی وجہ سے بی۔اے پاس کرنے کے بعد آپ نے فارورڈ کالج، لاہور میں 90 روپے ماہوار پر ملازمت حاصل کرلی۔ یہ ایک پرائیویٹ کالج تھا۔اس کالج میں چوہدری صاحب تقریباً ایک سال تک تعلیمی خدمات سرانجام دیتے رہے اور پھر گورنمنٹ سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد مئی 1984ء میں صاحبزادہ محمد احمد سابق MNA اور دیگر احباب کے پرزور اصرار پر چوہدری صاحب نے الیعقوب پبلک ہائی سکول پسرور میں بطور ہیڈ ماسٹر ملازمت اختیار کی اور اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے سرانجام دیئے۔ چوہدری صاحب یہاں انتظامی امور سرانجام دینے کے علاوہ جماعت دہم کو انگلش اور ریاضی بھی پڑھاتے تھے۔ مگر مارچ 1985ء میں یہ ملازمت بھی چھوڑ دی۔

Marfat.com

(ii) گورنمنٹ سروس:

اکرام الحق (تاریخ ڈسکہ 2007ء ص 56) لکھتے ہیں

''گورنمنٹ ہائی حکول ڈسکہ 1909ء میں قائم ہوا۔ یہ سکول اقامتی مدرسہ/ نارمل سکول کا درجہ رکھتا تھا اور یہاں جے وی اور ایس وی ٹیچرز کو ٹریننگ دی جاتی تھی۔ توصیف مارکیٹ ڈسکہ کی جگہ پر بورڈنگ ہاؤس کا بہت بڑا بورڈ لگا ہوتا تھا اس جگہ قائم بلڈنگ میں گورنمنٹ ہائی سکول کے طلباء اور اساتذہ رہائش پذیر ہوتے تھے''۔

جبکہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے مطابق موجودہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ڈسکہ کی عمارت 1920ء کی دہائی میں نارمل سکول کے لئے تعمیر کی گئی 1929ء تک یہاں نارمل سکول کی کلاسز ہوتی رہیں اور موجودہ گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول ڈسکہ کی عمارت میں نارمل سکول کا ہاسٹل ہوتا تھا۔ بوائز ہائی سکول ڈسکہ کی عمارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ اردو مڈل سکول قائم کر دیا گیا جسے چند سال کے بعد پرائمری سکول میں تبدیل کر دیا گیا۔ چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ چوہدری عبدالغنی گھمن آف گھوئینکی نے پرائمری سکول کو ذیل گھر (موجودہ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ کوٹ) کی عمارت میں منتقل کر دیا اور نارمل سکول کی عمارت جناح اسلامیہ ماڈل ہائی سکول ڈسکہ کو دے دی گئی۔ یہ سکول انجمن اسلامیہ ڈسکہ کے زیر انتظام تھا۔ چوہدری صاحب نے فارووڈ کالج لاہور کو خیر آباد کہہ کر 1950-05-02 کو جناح اسلامیہ ماڈل ہائی سکول ڈسکہ میں 180 روپے ماہوار پر سروس جوائن کر لی۔ اس وقت اصغر علی کاظمی مرحوم اس سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کے بعد احمد سعید مرحوم نے سکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر چارج سنبھال لیا۔ 1950ء میں گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد انجمن نے سکول ڈسٹرکٹ بورڈ کے حوالے کر دیا اور میاں انعام علی کو ضلع کونسل ہائی سکول قلعہ سوبھا سنگھ (قلعہ احمد آباد) سے ٹرانسفر کر کے اس سکول کا ہیڈ ماسٹر تعینات کر دیا گیا۔

Marfat.com

(a) بطور انگلش ٹیچر:

12 اکتوبر 1952ء کو ضلع کونسل ہائی سکول ڈسکہ کے ہیڈ ماسٹر میاں انعام علی مرحوم نے چوہدری صاحب کو رخصتی آسامی (Leave Vacancy) پر رکھ لیا۔ اور ...مبر 1952ء میں اسی سکول میں جواب گورنمنٹ سکول بن چکا تھا محکمہ تعلیم نے انگلش ...یچر (S.S.T) کے طور پر چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے مستقل تقرری آرڈر کر دیئے

اس وقت شفیق احمد سیال مرحوم بانی الشفیق پبلک سکول موجودہ پاک چلڈرن سکول ...ڈسکہ، اللہ دتہ مرحوم آف سیالکوٹ، مولوی عبدالکریم مرحوم، عبدالجبار مرحوم، خواجہ غلام حیدر ...مرحوم آف قلعہ کالروالہ اور راجہ غلام حیدر مرحوم چوہدری صاحب کے ساتھ پڑھاتے تھے۔

چوہدری صاحب اس سکول میں انگلش، ریاضی، تاریخ جغرافیہ اور عربی کے ...ضامین پڑھاتے تھے۔ اس سکول میں سروس کے دوران 1957ء میں چوہدری صاحب ...نے جماعت ششم اے کو انگلش کا مضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 76 فیصد رہا۔ جماعت ہشتم ...اے کو جنرل نالج کا مضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 88 فیصد رہا۔ جماعت نہم اے کو جنرل ...لج کا مضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 90 فیصد رہا۔ جماعت دہم اے کو جنرل نالج کا ...ضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 85 فیصد رہا۔ جماعت دہم اے کو ریاضی کا مضمون پڑھایا ...ور اس کا رزلٹ 98 فیصد رہا۔

1958ء میں چوہدری صاحب نے نہم سی کو ریاضی کا مضمون پڑھایا اور اس ...اعت کا رزلٹ 89 فیصد رہا۔ جماعت نہم اور دہم کو عربی کا مضمون پڑھایا اور دونوں کلاسز کا ...زلٹ 100 فیصد رہا۔ جماعت دہم اے کو جنرل نالج کا مضمون پڑھایا اور اس جماعت کا ...زلٹ 86 فیصد رہا جبکہ دہم اے کو ہی ریاضی کا مضمون پڑھایا اور اس جماعت کا ...زلٹ 98 فیصد رہا۔

Marfat.com

1959ء میں چوہدری صاحب نے جماعت نہم اے کو انگلش کا مضمون پڑھایا اور اس مضمون کا رزلٹ 80 فیصد رہا۔ جماعت دہم اے کو ریاضی کو مضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 94 فیصد رہا۔ جماعت دہم اے کو جنرل نالج کا مضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 100 فیصد رہا۔

1960ء میں چوہدری صاحب نے جماعت نہم سی کو جنرل نالج کا مضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 95 فیصد رہا۔ جماعت دہم سی کو ریاضی کا مضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 92 فیصد رہا اور جماعت دہم اے کو انگلش کا مضمون پڑھایا اور اس کا رزلٹ 94 فیصد رہا۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب 1960-01-21 تک گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں بطور انگلش ٹیچر اپنے فرائض منصبی سر انجام دیتے رہے۔

Marfat.com

Result Statement in respect of Ch.Muhammad Ismail B.A.B.T.

1960* English XA, Math.XC, G.K.IXC.
94 % 92 % 95 %

1959= English IXA, Math.XA, G.K. XA
80 % 94 % 100 % -

1958=Math.XA G.K.XA Arabic X, IX Math IXC
98 % 86 % 100 % 100 % 89 %

1957=Math.XA G.K.XA G.K.IXA G.K.VIIIA English VIA
98 % 85 % 90 % 88 % 76 %

Headmaster,
Government High School, Daska
District Sialkot.
24/11/61

Marfat.com

Marfat.com

WE SHALL BE JUDGED BY THE EXAMPLES WE LEAVE BEHIND

GOVT. HIGH SCHOOL DASKA

X A SESSION 1957 -58

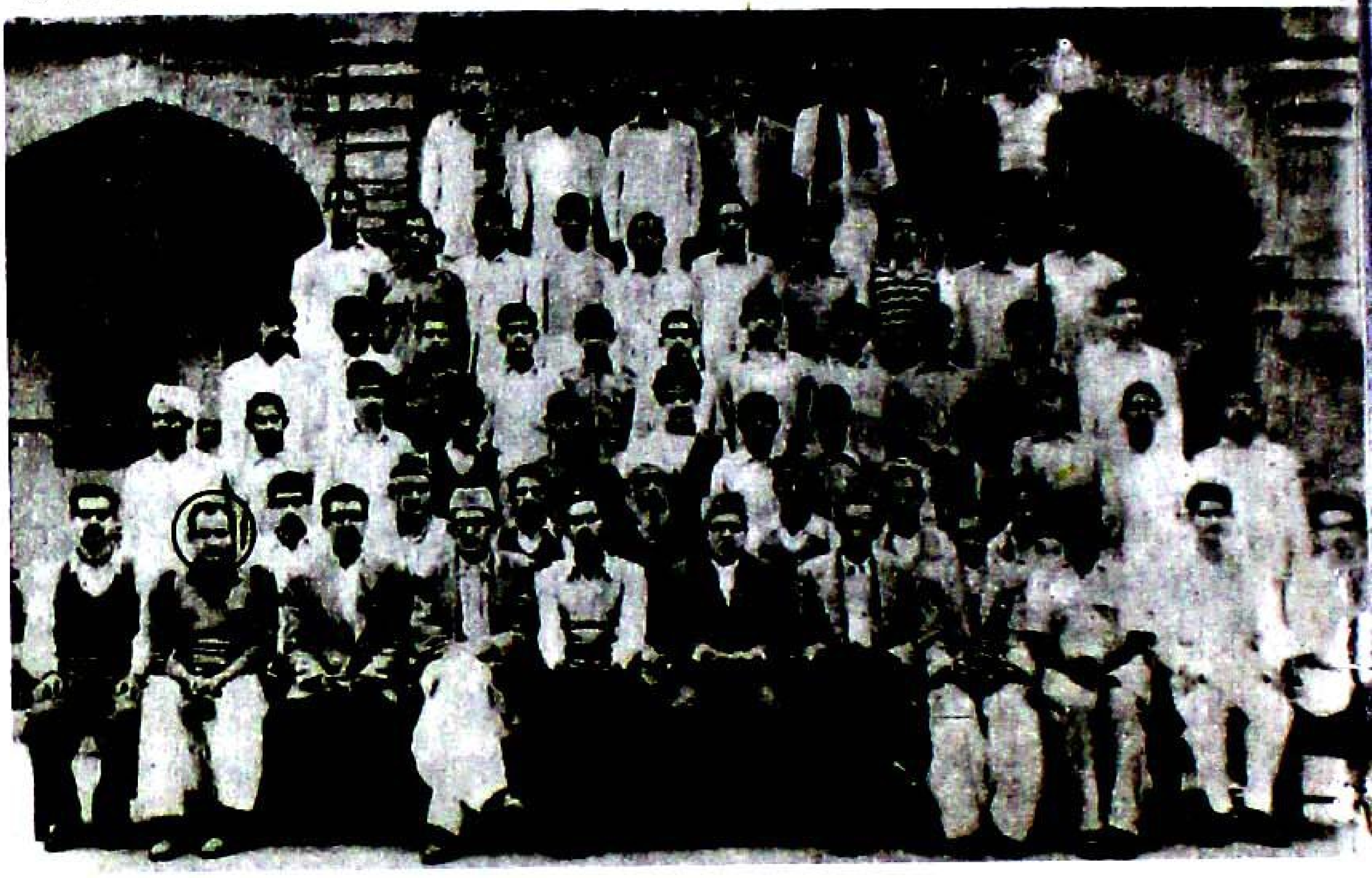

Standing 1st Row: Rustam Ali, Miftah ul Haq, Ali Ahmed, Naseer Ahmed, Shabbir Ahmed, M. Umar Farq, Sardr Ali, Allah Di M. Latif, Akhtar Hussain, M. Irshad, Bashir Ahmad, M. Bashir

Standing 2nd Row: Boota, G. Hussain, M. Rafiq, M. Rashid, M. Faz M. Rafiq, M. Mushtaq, Maqsud Ahmed, M. Rafiq, Hafiz Ullah Nazir Ahmed

Standing 3rd Row: M. Majid, M. Afzal, M. Rafiq, M. Bashir, Rehmat A Khan Muhammad, Ahmed Din, M. Latif, Khushi Mu hammad A.D. Dademar

Standing 4th Row: M. Latif, Bakhsh Ullah, Mushtaq Ahmad, Bagh A Ghulam Qadir, Mubahsar Ahmed (Churimar) , M. Sarwar

Chairs 1st Row: Mumtaz Ahmed B.A., B.T, Ch. Mohd Ismail B.A., B Ch. Nazir Ahmed B.A., B.T., S. Ghulam us Saqlain B.A., B.T. Naqvi Noor Ali Shah B.A.,B.T. Mir Muhammad Sultan Headmaster, Shafiq Ahmed B.A., B.T. M. Nawaz B.A., B.T., A. D. Khalil B.A., B.T. , M. A. Hamid B.A., B. Kh. Manfur Ali Khan B.A. , B.T.

Chairs 2nd Row: Shabbir Khan, Zafar A. Khan, Muhammad Siddiq Noor Ahmed Jan, Khurshid Masih , Niamat Ullah, M. Yaqub

Qazi Studio Sialkot City
Re-photographer Muhammad Youna

Marfat.com

Marfat.com

GOVT. HIGH SCHOOL DASKA (SIALKOT)
X CLASS 1956 -57

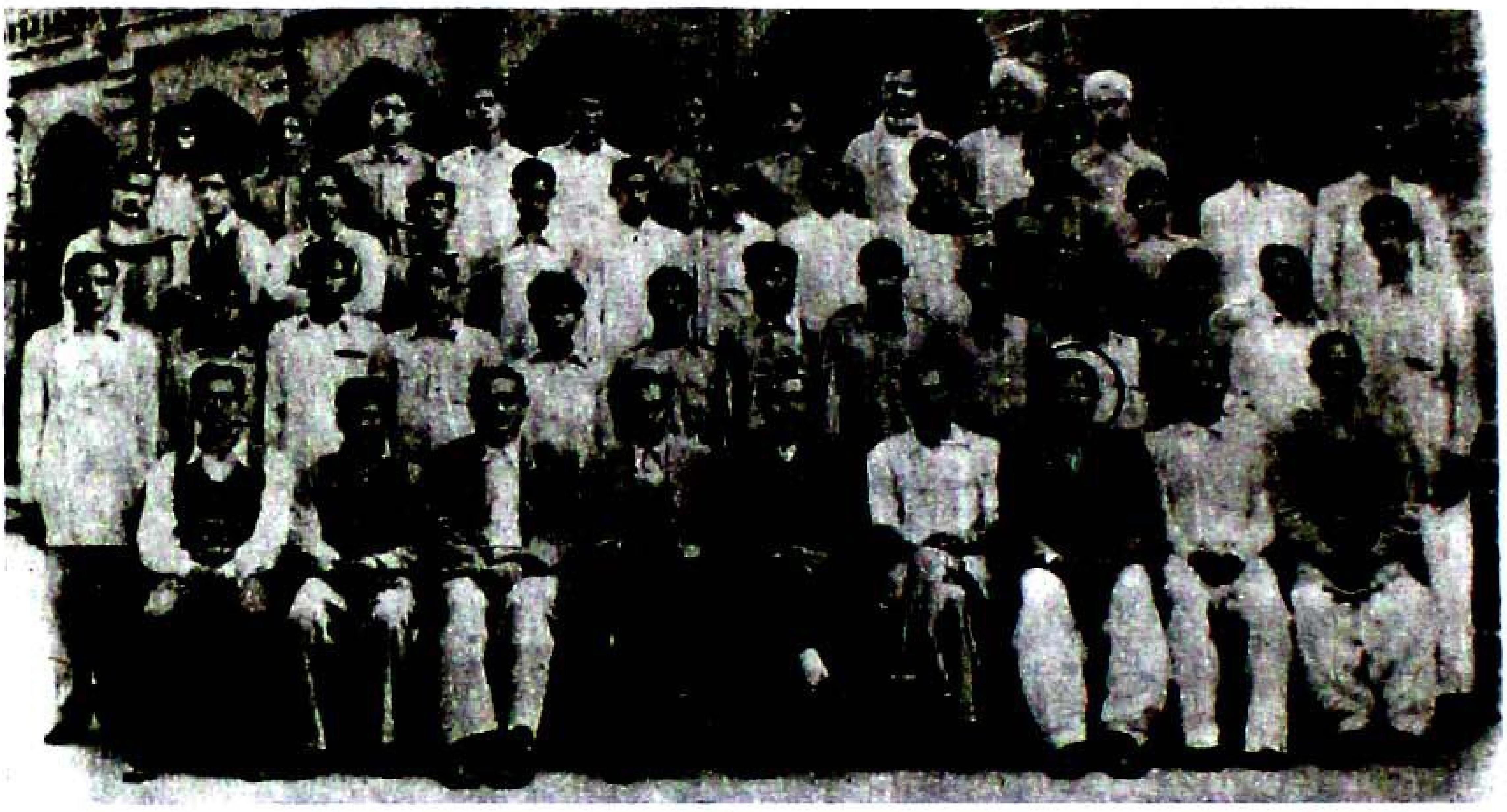

Standing 3rd Row L to R: Boota, Mohd Hanif, Mohd Ashraf Khurshid Ahmed, Ch. Mohd Rafiq, Mohd Ishaq, Asghar Ali Rustam Ali, Mohd Din, Habib Ullah

Standing 2nd Row L to R: Mushtaq Ahmed, Fazal Nabi Mohd Bashir, Mohd Sadiq, Hameed Ullah, Arif Ali, Nazir Ahmed. M. Razman. Mohd Rafiq, Faiz Ahmed Mohd Iqbal. Ghulam Mohyud Din, Manzoor Ahmed

Standing 1st Row L to R: Ghulam Qadir, Sarfraz Ahmed, Izhar ul Hassan, Mohd Afzal, Aman ur Rehman, Mohd Anwar Mohd Ishaq Newton, Ali Asghar, Kafayat Ullah, Ghulam Rasul Mohd Bashir, Mohd Ishaq, Mohd Aslam

Chairs: Mumtaz Ahmed, M.A. Hameed, Ghulam us Saqlain Naqvi, Shafiq Ahmed, Mir Muhammad Sultan Headmaster, S. Noor Ali Shah Ch. Muhammad Ismail, Zafar Ahmed Khan, Muhammad Iqbal

---

Hafiz Abdullah Photographer Sialkot
Re-photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

PARTING MEMORY X CLASS
Session 1954-55
GOVT. HIGH SCHOOL DASKA

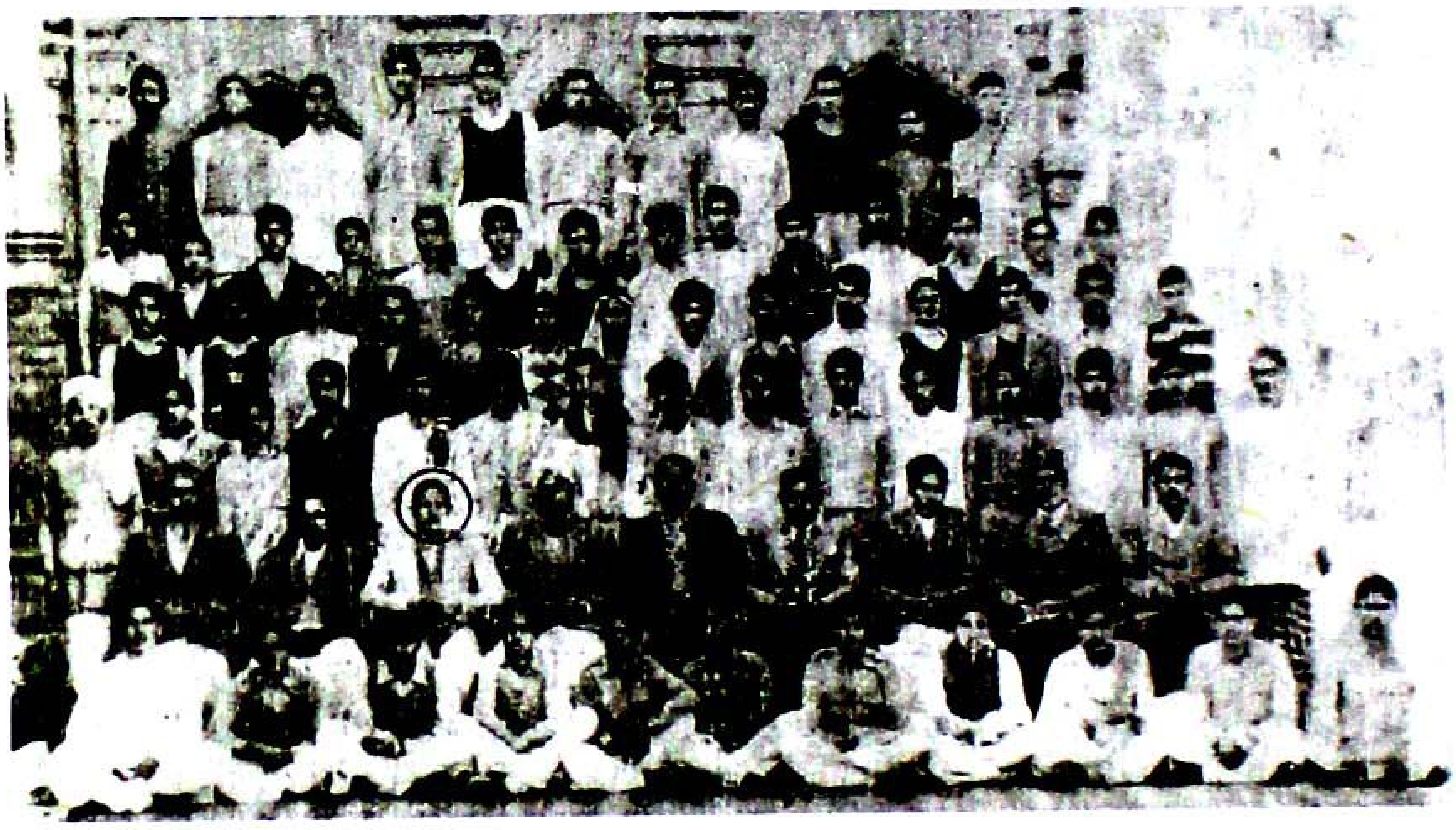

Sitting L to R: M. Sahffi, Abudl Salam, Murad Ali, M. Mushtaq Maqbool Khan, G. Mustafa, Allah Ditta. M. Yousaf, Jiwan Khan Muhammad Khan, Abu Bakar

Chair L to R: M. Noor Ahmed Jan, M. Khushid Alam Bukhari Ch. M. Ismail, Ch. Sardar Khan, Ch. Ali Ahmed Arshad, Ch. Zafar Alam Minhas M.A (H/M),

Standing 1st Row: Habib Ullah (Cook), Nazir Ahmed Lab Attdt Asghar Ali, M. Asghar, Sultan Ali, Fazal Elahi, M. Sharif Manzoor Ahmed, Roshan Din, M. Yousaf, M. Ashraf Khan, Ashiq Hussain, M. Nazir, Habib Ullah, Siraj Din (Peon)

Standing 2nd Row: Saeed, Nawaz, Mukhtar, Abdullah, Manzoor Bashir, Hanif, Ikram Nabi, Abdul Aziz, Inayat

Standing 3rd Row: Bahsir, Tariq, Miraj Din, Shabbir, Shahzeb H. Jawad, M. Boota, Munawar Ahmed, Rashid Ahmed Baid,

Standing 4th Row: M. Din, M. Sadiq, Ibrahim, Yaqoob, M. Ghanni Khan Muhammad, M. Amin, Ghulam Rasool, Muhammad Rafiq Abdul Rafique, Abdul Karim, Hafeez Rasool

---

Photo by H. Abudliah Sialkot
Re-Photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

GOVT. HIGH SCHOOL DASKA
10TH CLASS
SESSION 1953-54

Floor: Ibrahim, Abdul Wahid, Ghulam Rasul, Ghulam Sarwar, Akhtar, Sahfi, Hameed, Majeed, Sharif, Rafiq

Chairs: S. Khurshid Alam, Rao M. Iqbal, Ch. Zafar Ahmed Ch. Bashir -ud-Din, Ch. Ali Ahmed Arshad, Ch. Sardar Khan Ch. Allah Ditt, M. Noor Ahmed, Muhammad Siddique Muhammad Nawaz (B.A., B.T. Headmaster)

Standing 1st Row: Habib Ullah, Rustam (Peon), M. Abdul Ghani M. Mohd Ashraf, Ch. Nazir Ahmed, Ch. M. Ismail, M. Masood Ahmed, Kh. Mahboob Asgar, Ch. Shafiq Ahmed, S. Ghulam -us-Saqlain Ashaq Hussain, Allah Ditt

Standing 2nd Row: Shabbir Ahmed Ali, Saeed, Ghulam Rasul, Anwar Yousaf, Iqbal, Aftab, Riaa, Munawar, Yousaf, Badhir, Makhdoom, Ijaz, Abid Raza,

Standing 3rd Row: Mustafa, Muhammad Hussain, Majid, Sharif, Rashid, Inayat, Ghulam Hussain, Yousaaf, Afzal, Mushtaq, Latif Sharif, Younas, Said Muhammad, Inayat Ali, Amin

Standing 4th Row: Rafeeq, Inayat, Bashir, Aslam, Siddiq, Anwar Ashraf, Rashid, M. Din. Afzal, Sharif, Rafiq, Sharif, Rashid, Akbar Farman Ali,

Standing 5th Row: Karamat, Bashir, Aziz, Bashir, Rafiq, Mumtaz, Yousaf, Ghulam Hussain, Iqbal, Manzoor Ahmed, Abrar Hussain,

---

Qari Studio Sialkot
Re-photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

Forward College Lakshami Building McLeod Lahore

FAREWELL TO CLASS X.

SESSION 1951-52

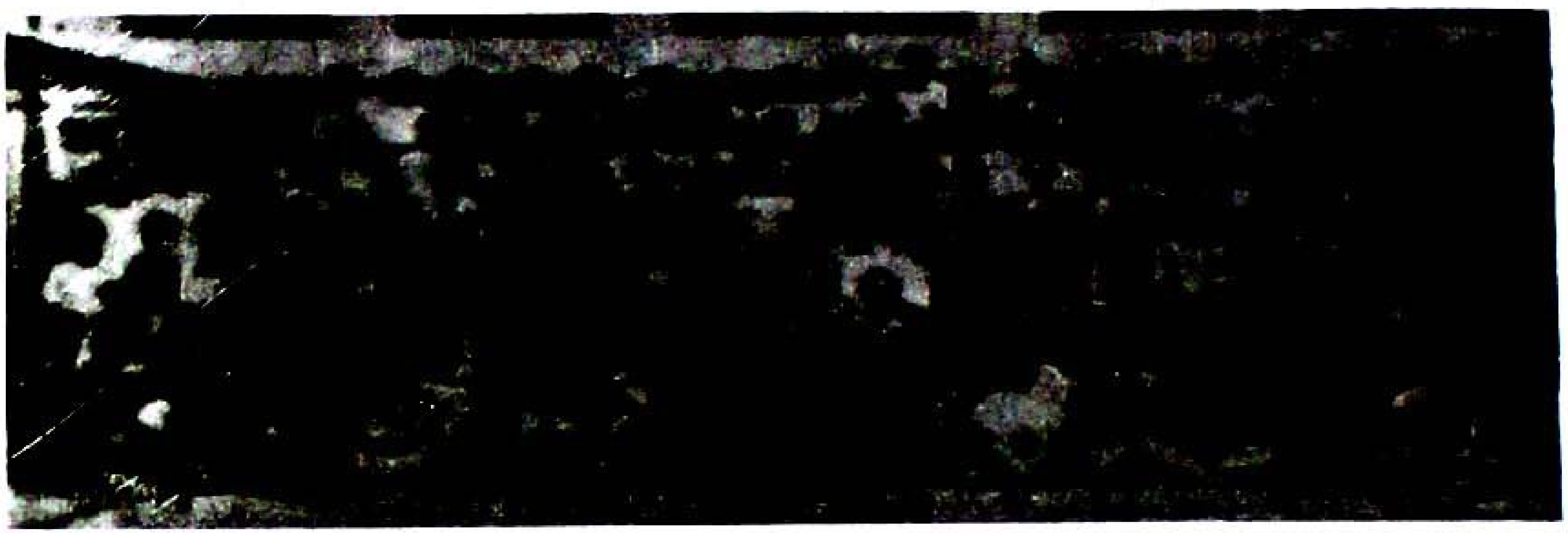

Standing L to R: Saudagar Khan, ftikhar Ahmed, Ghulam Haidar I.A. Beg, M. Ashraf, M. Yousaf, A. Rauf, Qutub-ud-Din, Kh. F. Feroze, S. Jafar Hussain, Mehmood Ali, Ahmed Saeed Khan Rafiq uz Zaman

Chairs L to R: Amin Mali, Maulana Abdul Latif S.V. Irsha Ahmed B.A. (A&B courses), H. Bashir Hussain B.A., B.T., P.E.S. (Retd), M. Nawaz B.A., B.T., LL.B. (Final) Sh. Mohd Shafiq B. Sc. (Final) Talibul Qadri, H.P.A., H.P., O.T., M. Riaz Rubani B.Sc. (Final) Malik M. Farid -ud Din Khan (Founder), Manzoor A. Bhatti B.A. (A&B Courses), Iftikhar -ud- Din B.A. Hons (English) B. Sc. Engg. (Final) Malik Abdul Qayyum (Accountant), M. A. Haider B.A. A.A. Farooqi B.A., B.T. Ex Vice President Teacher's Training College, Retd Asst Director Tech. Ed. Hyd. Dn S. Karim ud Din B.A., S.A.V. , Ch. M. Ismail B.A. (A&B courses), Abdul Ghafur

Standing 1st Row L to R: M.H. Rashid, Iqbal Ahmed, Hamid Ullah Inayat Ullah, Nasar Din, Abdus Sadiq, Aziz ur Rehman, Khaleeq Khurshid Alam, Iqbal Khan, M. Ali, Miraj Din, M. Afzal, Amir Azam, M. Riaz, Inam Elahi, M. Shafiq, M. Siddiq, M. Ishaq, M. Bashir M. Amin, M . Akrm, Irshad Ahmed

Standing 2nd Row L to R: Javed, Bashir, Sher Khan, Tufail, Rauf, A. H. Rangila, A. Rehman, Haq Nawaz, Mohammad, Yousaf, Siddiq Nazir, A. Ghafoor, Inam Ullah, Noor M. Siddique, Zafar, Sultan Manzoor, Zaka, Azhar, M. Ahmed

Standing 3rd Row: Nasrullah, Majid, Riaz, Sultan, Jan, Ikram, Afzal, Siddiq, M. Ismail, A. Rheman, Noris, Saeed, A. Akhtar, Akhtar, Zia, Nisar, Khizar, Shahjee Ahmed, Saeed Yousaf, M. Aslam

Standing 4th Row L to R: Youaf Asghar, Hafiz, Hamid, Qayum, A. Rehman, Imtiaz, Kamal, Kanwar, Shabbir, G. Ahmed, Mansoor Ashraf, Riasat Ali, Haneef, Dildar Hussain, Iqbal Hussain,

BEG STUDIO   Re-photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

Govt. High School Daska

Group Photo 10th Class 1951-52

Floor: Eayyas Ahmad Toor, Javed Islam, Muhammad Altaf Anwar, Abdul Wahid
Chairs: M. Muhammad Iqbal, M. Mumtaz Ahmed B.A, Subedar Sattar Muhammad P.T.I.
Ghulam Hasan Toor B.A., S.A.V. II Master
Mian Inam Ali B.A., B.T. Headmaster
M. Abdul Jabbar Drawing Master, Raja Ghulam Haider (Clerk)
Mushtaq Ahmed, K.B. Muztar Nizami H.P.O.T.
M. Imam Din S.V.
Standing 1sr Row: Mehdi Hussain Shah, Miraj Din
Malik Yasin Khan, Inam Ullah, CH. Rahmat Ullah S.V.
H. Ata Mohd. J.A.V, Arthur Titus Bhatti, Mohd. Ali
Standing 2nd Row: Mushtaq Ahmed, Abdul Majid, Mushtaq Ali
Shabbir Ahmed, M. Rafiq (Ahmed), Abdul Majid, Mohd. Siddiq
M. Sadiq, Asmat Ullah, Taj ud Din
Standing 3rd Row: Ghulam Rasul, Ikram Ullah, Jafar Ali
Rashid, Zafar Ullah, Fayyaz, Bashir, Fazal Ahmed,
Manzoor Hussain
Standing 4th Row: Rustam Ali (peon), Roshan Din (Chowkidar)

Photo by H. Abudllah Sialkot
Re-Photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

LEST WE FORGET

D. B. MODEL HIGH SCHOOL DASKA

SESSION 1950-51

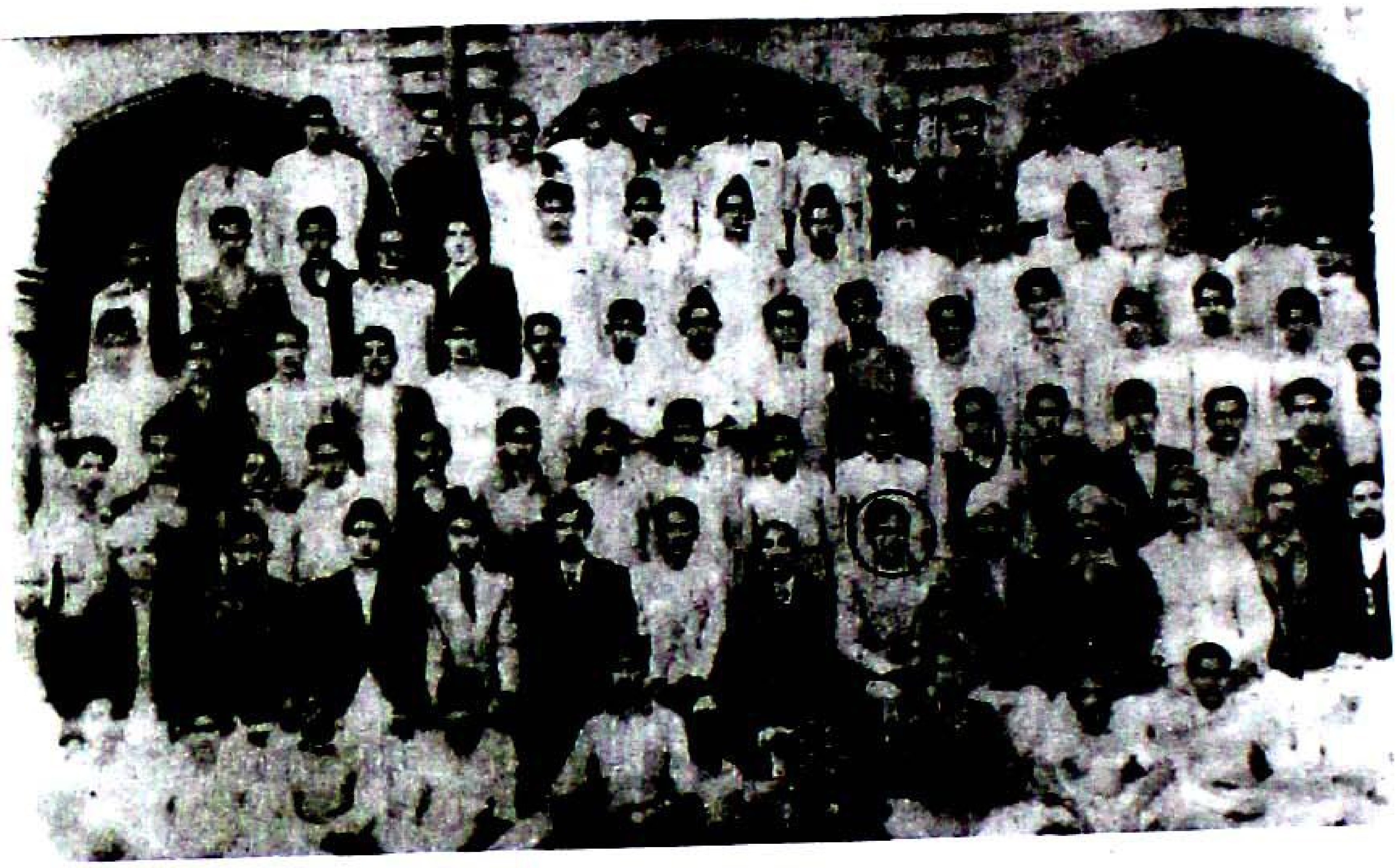

Sitting: L to R: Manzoor, Aslam, Latif, Sarwar Shah
M. Ayoub, Najam, G. Rasool, Anayat,
Chairs: Abdul Ghanni, Amam Din, Rehmat Ullah
G. Haider, M. Abbas, R. G. Haider, G.H. Toor
Mian Inam Ali H.M., Ch. Ismail, M. A. Karim
A. Jabbar, Sattar Muhammad, Muhammad Iqbal
Atta Muhammd Khan, Elahi Bux
Standing: 1st Row: Mustafa, Sarfraz, Roshan, Rafique
Akhtar, Yousaf, Majid, Sana Ullah, M. Bashir, M. Sarwa
Sharif, Ismail, Yousaf, H. Raza, Raza, Asghar, Hamid
2nd Row: Shafi , Latif, Bashir, A. Ali, Irshad, Safdar
Younas, Azmat, Iftkhar, Najeeb, Yaqoob, M. Khan
Hamid, Inayat, Ashiq,
3rd Row: A. Rakha, Ismail, Bashir, Latif, G. Nabi
Nazir, Niamat, Rafique, Mumtaz, Younas, Azam, F. Ela
Sharif,
4th Row: Ditta, Saeed, Bashir, M. Ilahi, Bashir, Shouka
M. Ali, Tufail, A. Rehman, John, Iman Ullah, Hanif

Bashir Art Studio Sialkot,
Re-photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

Govt. High School Daska

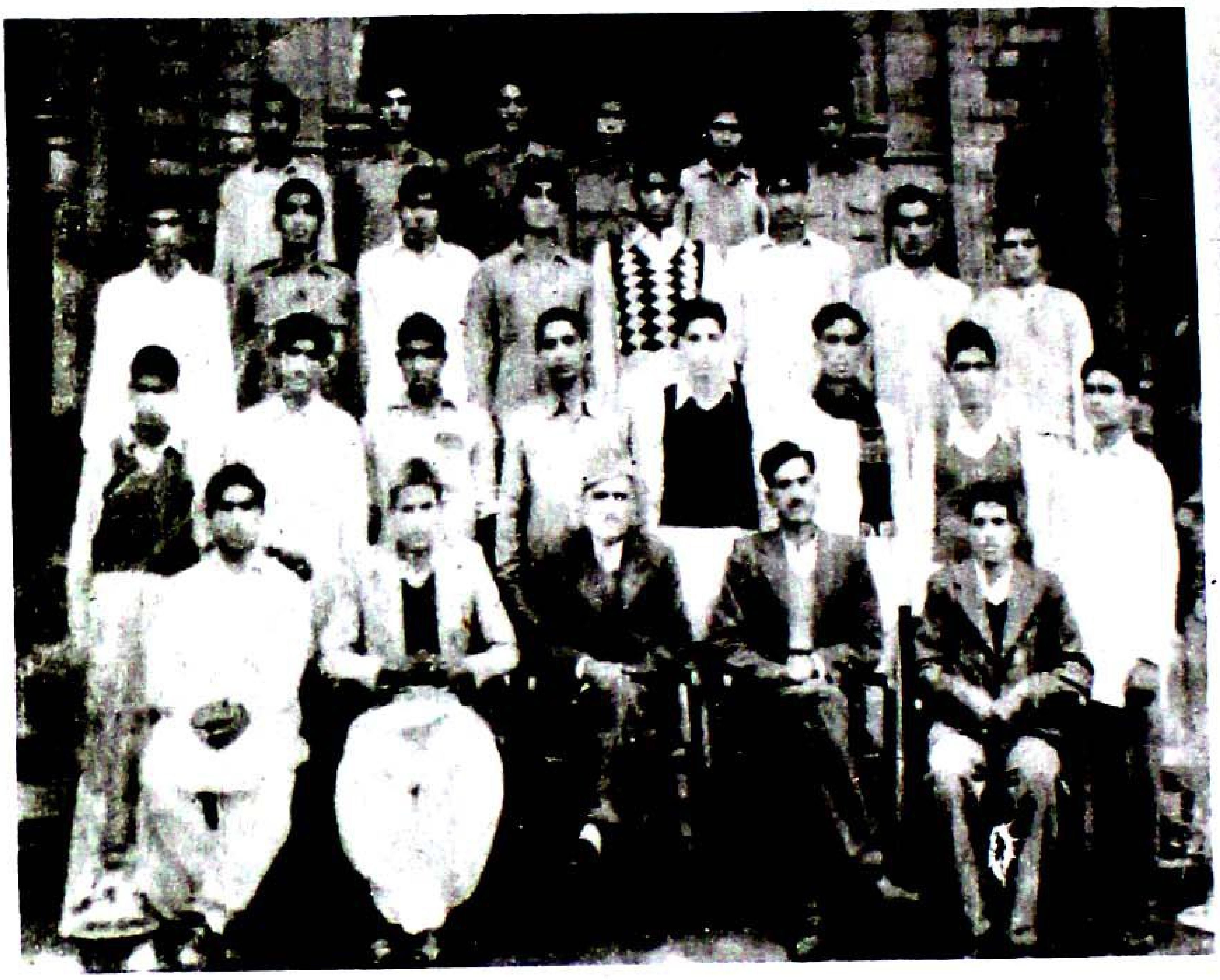

Photo by H. Abudllah Sialkot
Re-Photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

(b) بطور اے۔ڈی۔آئی (اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر تعلیم):

جنوری 1960 میں جب محکمہ تعلیم نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے اے۔ڈی۔آئی سکولز ڈسکہ کے احکامات جاری کیئے جناب ظہور الحق قریشی مرحوم ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سیالکوٹ تھے۔ چنانچہ چوہدری صاحب 22 جنوری 1960ء کو اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر ڈسکہ کی پوسٹ پر حاضر ہو گئے۔ظہور الحق قریشی مرحوم کے بعد چوہدری اصغر علی مرحوم لائل پوری اور ان کے بعد خواجہ رشید احمد مرحوم ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سیالکوٹ تعینات ہوئے۔چوہدری صاحب کا دفتر گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ کے ساتھ ذیل گھر میں ہوتا تھا۔یہ سکول پہلے گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ کی عمارت میں ہوتا تھا۔جب 1950ء میں ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول کا قیام عمل میں آیا تو گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ کو ذیل گھر کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔

محمد اکرام الحق (تاریخ ڈسکہ 2007ء ص 59) لکھتے ہیں:

"پرائمری سکول سے ملحق یہ چھوٹا سا باغ ہوتا تھا جہاں سنگترے اور مالٹوں کے درخت ہوتے تھے اور اس کے سامنے ایک سیڑھیوں والا اکھاڑا ہوتا تھا۔جس میں وقتاً فوقتاً پہلوانوں کی کشتیاں ہوتی تھیں۔ڈسکہ کے مضافات کے پہلوان یہاں آ کر اپنا زور منواتے تھے۔اس باغیچہ میں ایک نام نہاد ملنگ نے ڈیرہ جمالیا تھا۔اس پر مقامی ہیڈ ماسٹر احمد دین مرحوم نے مداخلت کر کے اسے یہاں سے بھگوا دیا اور اس جگہ کو سکول کے زیر استعمال لے آئے اس طرح انہوں نے سکول کے بچوں کو ہدایت دی کہ ہر بچہ ایک اینٹ ایک روڑہ ایک ہفتہ بعد بھی اس تالاب میں ڈالے گا تو عنقریب یہ جگہ ہموار ہو جائے گی اور قابل رہائش ہوگی۔اور اس طرح سکول کے بچوں نے ہمت اور محنت سے ایسے ہی کر دکھایا جس کے نتیجے میں یہ کوشش بارآور ثابت ہوئی اور تین ماہ کے عرصہ میں تالاب ہموار کر دیا گیا اور اس جگہ کلاس

Marfat.com

رومز تعمیر کر دیئے گئے یہ اُس وقت اپنی مدد آپ کی بہترین مثال تھی"۔

جبکہ ! عنایت اللہ ساہی صاحب ، محمد عنایت ساہی صاحب ، محمد قاسم صاحب ، سابق مدرسین گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ ، محمد اشرف ساگر صاحب سابق طالب علم گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ ، سینئر استاد گورنمنٹ کرسچن ہائی سکول ڈسکہ بیان کرتے ہیں۔

"گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ کے احاطہ میں ایک تالاب ہوتا تھا جس پر ملنگوں کا قبضہ تھا اور ہندو اپنے مذہب کے مطابق ڈرامے کرتے تھے اور پہلوان اس تالاب والی جگہ پر کشتی کرتے تھے۔ جو کہ تعلیمی ماحول میں مداخلت تھی۔ جنوری 1960ء میں جب چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے بطور ADI ڈسکہ چارج سنبھالا۔ ان کا دفتر گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ میں ہی ہوتا تھا۔ چوہدری صاحب نے محسوس کیا کہ سکول کے تالاب میں ملنگوں کا قبضہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تعلیمی عمل میں بہت بڑی رکاوٹ ہے اور تعلیمی ماحول پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس تالاب کو ختم کرنا چاہیے۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے سکول کے تمام اساتذہ سے صلاح و مشورہ کیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ ایک تقریب کا انعقاد کیا جائے جس میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ جناب محمد قاسم رضوی صاحب اور تحصیلدار ڈسکہ جناب شیخ عبدالعزیز جن کے پاس اس وقت اسسٹنٹ کمشنر کے بھی اختیارات تھے کو مدعو کیا جائے۔ اس تقریب میں مہمانوں کی انٹرٹینمنٹ کے لئے تالاب پر ملنگوں کے قبضہ کے متعلق ایک ڈرامہ بھی تیار کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب دوران تقریب ڈرامہ پیش کیا جا رہا تھا تو اس میں جب تالاب اور ملنگوں کا سین آیا تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے چوہدری صاحب سے پوچھا یہ تالاب اور ملنگوں کا کیا معاملہ ہے تو چوہدری صاحب نے وضاحت سے بتایا کہ ملنگوں نے سکول کے تالاب پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ اس پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے تحصیلدار صاحب سے کہا

Marfat.com

کہ اس تالاب کو ختم کرادو۔ تحصیلدار صاحب نے چوہدری صاحب سے کہا اس تالاب کو ختم کردو۔ اس پر چوہدری صاحب نے کہا تالاب ختم کرنے کے لئے آپ کی امداد کی ضرورت ہے تو تحصیلدار صاحب نے کہا کہ ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں۔ اگلے روز چوہدری صاحب نے سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی محمد صدیق مرحوم سے کہا کہ اس تالاب کی دیوار گرا کر تالاب کو بھر دیا جائے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے کسی خدشہ کے پیش نظر پہلے ٹال مٹول کیا تو چوہدری صاحب نے کہا کہ پھر آپ صبح سکول سے چھٹی کر لیں ہم خود یہ کام کر لیں گے۔ مگر کچھ وقت کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب یہ کام کرنے کے لئے رضامند ہو گئے۔

اگلے روز چوہدری صاحب نے سکول کے تمام اساتذہ اور طلباء کو اکٹھا کیا اور کہا کہ یہ دیوار گرا کر تالاب کو بھرنا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ میں سے کون بھاگتا ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب خود ساتھ والے کمرے کی چھت پر کھڑے ہو گئے اور نعرہ تکبیر لگایا۔ ہم نے اور سکول کے طلباء نے اللہ اکبر کہہ کر تالاب کی دیوار کو گرا دیا اور سارا ملبہ تالاب میں پھینک دیا اور پھر مخیر حضرات سے Donation لے کر باہر سے مٹی منگوا کر تالاب کی خالی جگہ کو دو تین ماہ میں بھر دیا۔ یہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا بہت بڑا کارنامہ ہے جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔"

Marfat.com

جب چوہدری صاحب نے ADI ڈسکہ کا چارج سنبھالا تو ان کے زیر کمان حلقہ میں درج ذیل مڈل اور پرائمری مدارس تھے:۔

پرائمری مدارس

نمبر شمار	نام سکول	تاریخ اجراء
1	مشن سکول گلوٹیاں خورد	1819ء
2	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول میترانوالی	1845ء
3	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ڈلیکے	1862ء
4	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گوجرہ	1884ء
5	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول چینبر والا	1901ء
6	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بھاڈیوالہ	1905ء
7	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ڈسکہ کلاں	1905ء
8	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سندانوالہ	1905ء
9	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کل باجوہ	1905ء
10	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گلوٹیاں خورد	1905ء
11	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول مرزا گورائیہ	1905ء
12	مشن پرائمری سکول بھڑتھانوالہ	1907ء
13	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول رتہ جھول	1909ء
14	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول مندرانوالہ	1910ء

Marfat.com

تاریخ اجرام	نام سکول	نمبر شمار
1912ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سیخوان	15
1913ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بمبانوالہ	16
1913ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول رچھاڑہ	17
1914ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول جنڈوساہی	18
1917ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹ موکھل	19
1918ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول دھیدووالی	20
1920ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بھگت پور	21
1923ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کنڈن سیان (مخلوط)	22
1923ء	مشن پرائمری سکول تلہاڑہ	23
1923ء	مشن پرائمری سکول مالومہے	24
1926ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سجو کے	25
1926ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سیان	26
1926ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول موسے والا	27
1928ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول دھامونکے	28
1929ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول اکبر	29
1929ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ٹھکرامہے	30
1929ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ	31

Marfat.com

تاریخ اجراء	نام سکول	نمبر شمار
1932ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول آدمکے چیمہ	32
1932ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول لوڑھکی گورائیہ	33
1934ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گلوٹیاں کلاں	34
1935ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کسووالہ	35
1944ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کانواں لٹ	36
1948ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ترگا	37
1949ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول رنجھائی	38
1949ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گولیاں	39
1950ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کلہ کلاں	40
1950ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ملیکے	41
1951ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول اوٹھیاں	42
1951ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ویرڈوالہ	43
1952ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بھکھیانوالہ	44
1952ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول چیانوالی	45
1952ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سلہوکے	46
1952ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی بابا ہیرا	47
1953ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بھکھی سندھواں	48

Marfat.com

نمبر شمار	نام سکول	تاریخ اجراء
49	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول دھد و بسراء	1954ء
50	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول میانوالی بنگلہ	1954ء
51	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول پھانگٹ	1955ء
42	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بھولا موسیٰ	1956ء
53	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول چھانگی	1957ء
54	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گوپی پور	1957ء
55	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول طوطی چک	1959ء
56	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول نکا کیلہ	1959ء
57	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول لودھے	1960ء
58	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گھنو کے جہ	1960ء
59	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سوہاوا (حال تحصیل پسرور)	1960ء

Marfat.com

مڈل مدارس۔

تاریخ اجراء مڈل	تاریخ اجراء پرائمری	نام سکول	نمبر شمار
1929ء	1600ء	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول وڈالہ سندھواں	1
1927ء	1867ء	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول گوئند کے	2
1950ء	1888ء	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول پیرو چک (سیالکوٹ جنوبی)	3
1925ء	1902ء	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول ستراہ	4
1928ء	1904ء	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول بڈھا گورائیہ	5
1952ء	1921ء	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول بوگرے (سیالکوٹ جنوبی)	6
1929ء	1926ء	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول سورنگیاں (سیالکوٹ جنوبی)	7
1959ء	1937ء	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول کوریکی	8

Marfat.com

چوہدری صاحب نے اپنی ذاتی کوششوں / اختیارات سے
مندرجہ ذیل پرائمری سکولوں کا اجراء کیا:

نمبر شمار	نام سکول	تاریخ اجراء
1	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گہکل	1961ء
2	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سابوسراء	1961ء
3	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول دھرم کوٹ	1961ء
4	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی نوشہرہ	1961ء
5	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول رام رائیاں خورد	1961ء
6	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول جیووالی	1961ء
7	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول راجہ گھمان	1961ء
8	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بوبکانوالہ	1961ء
9	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول غالب کے	1961ء
10	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سوہاوہ	1961ء
11	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ڈھولیوالی	1961ء
12	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول پسیہ	1961ء
13	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول نانوکی	1961ء
14	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول تلہاڑہ	1961ء
15	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بریار	1962ء

Marfat.com

تاریخ اجراء	نام سکول	نمبر شمار
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بنہ	16
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول چکری	17
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول رام پور	18
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ویروالہ	19
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول دھیر کے	20
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ماجھی پور	21
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول مرہانہ	22
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی نرگٹ	23
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول رام رائیاں کلاں	24
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گرو چک	25
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول لوہارانوالی	26
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹ آغا	27
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی مومن	28
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول حسہ ججہ	29
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول شہتاب گڑھ	30
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول نانک ورک	31
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گجر گورائیہ	32

Marfat.com

تاریخ اجراء	نام سکول	نمبر شمار
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول تخی پور	33
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بھلر روہی والا	34
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کرپال پور	35
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول پڑوپی ناگرہ	36
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول چک گلاں شرقی	37
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی چھمب والی	38
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول مالومہے	39
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ستوکے	40
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سنگر والی	41
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گکھڑ والی	42
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول فقیرانوالی	43
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ڈگری مسلم	44
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بیگے والی	45
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی ملیاں	46
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول گج	47
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول چیلیکے	48
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بھڑتھانوالہ	49

Marfat.com

نام اجراء	نام سکول	نمبر شمار
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول برج چیمہ	50
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول برج آرائیاں	51
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹ متا	52
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول نوکریاں	53
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی لالہ	54
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول شمسہ چیمہ	55
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کھکھانوالی	56
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول سل	57
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی کوکیاں	58
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول بھونانوالی	59
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول راجوکے	60
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ڈھولن	61
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کوٹلی خانوں	62
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول اسماعیل کے	63
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول قلعہ ٹھاکر سنگھ	64
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ٹالی والا	65
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول دھندل	66
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول رتہ باجوہ	67
1962ء	ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ڈیرہ گجراں (سمبڑیال)	68

Marfat.com

چوہدری صاحب نے اپنی ذاتی کوششوں سے مندرجہ ذیل پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دلوایا:

مڈل مدارس

نمبر شمار	نام سکول	تاریخ اجراء پرائمری	تاریخ اجراء مڈل
1	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول ویرووالہ	1951ء	1963ء
2	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول کلہ کلاں	1950ء	1963ء
3	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول پھانگٹ	1955ء	1964ء
4	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول گلوٹیاں کلاں	1934ء	1967ء
5	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول کانواں لٹ	1944ء	1969
6	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول لوڑھکی گورائیہ	1932ء	1970ء
7	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول آدمکے چیمہ	1932ء	1972ء
8	ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول تلہاڑہ	1961ء	1964ء

Marfat.com

دلچسپ واقعات:

ایک روز چوہدری محمد اسماعیل صاحب اپنے برادر محترم چوہدری غلام حیدر مرحوم کے پاس بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے۔ چوہدری صاحب ناشتے سے جلدی فارغ ہو گئے اور گورنمنٹ پرائمری سکول دھیدووالی کا معائنہ کرنے کے لئے پہنچ گئے۔ جب کہ آپ کے برادر محترم چوہدری غلام حیدر مرحوم اور چند دیگر اساتذہ ابھی سکول نہیں پہنچے تھے۔ تو اس پر چوہدری صاحب بہت ناراض ہوئے۔ انہوں نے رجسٹر حاضری مدرسین پر دیگر اساتذہ کے ساتھ اپنے برادر محترم چوہدری غلام حیدر مرحوم کی بھی غیر حاضری لگا دی۔ جب چوہدری غلام حیدر مرحوم سکول پہنچے تو وہ رجسٹر حاضری مدرسین دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم تو دونوں بھائی گھر میں اکٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ چوہدری صاحب مجھ سے پہلے کیسے سکول پہنچ گئے ہیں۔ مگر چوہدری صاحب نے کوئی تحکمانہ کاروائی نہ کرتے ہوئے صرف یہ فرمایا کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ اس میں کوئی چھوٹا ہے نہ بڑا ہے۔ صرف وارننگ پر اکتفا کیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب معائنہ کی غرض سے گورنمنٹ پرائمری سکول ڈگری ہندواں گئے۔ سکول کے اُستاد صاحب سکول سے غیر حاضر تھے آپ نے بچوں کو اکٹھا کیا اسمبلی کروائی حاضری لگائی اور تقریباً 10 بجے کے قریب اس سکول کے استاد صاحب تشریف لائے تو انہوں نے آ کر ایک بہانہ بنایا چوہدری صاحب نے کہا چلو ٹھیک ہے کام کرو اور خود سکول سے واپس آ گئے۔ اس کے بعد سکول کے استاد صاحب نے سوچا کہ اگلے روز تو چوہدری صاحب نہیں آئیں گے۔ لیکن اگلے روز پھر چوہدری صاحب سکول چلے گئے اور استاد صاحب وقت پر سکول نہ پہنچے تو آپ نے پچھلے روز کی طرح کیا اور استاد صاحب پھر اپنے وقت پر دس گیارہ بجے کے درمیان سکول پہنچے تو پھر آ کر چوہدری صاحب کے سامنے بہانہ بنایا تو چوہدری صاحب نے کہا ٹھیک ہے اپنا کام

Marfat.com

کرو۔ میں چلتا ہوں چوہدری صاحب سکول سے واپس آ گئے۔ استاد صاحب نے سوچا کہ اب اگلے روز تو چوہدری صاحب نہیں آئیں گے مگر چوہدری صاحب پھر تیسرے روز صبح صبح اس سکول پہنچ گئے تو استاد صاحب سکول میں موجود نہ تھے۔ آپ نے حسب معمول کام کیا اور بچوں کو پڑھانا شروع کیا اور استاد صاحب حسب معمول دس گیارہ بجے کے قریب سکول پہنچے تو چوہدری صاحب کے سامنے آ کر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے چوہدری صاحب میں اس سے پہلے سکول نہیں پہنچ سکتا میری کچھ مجبوریاں ہیں چوہدری صاحب مسکرانے لگے اور کہا کہ مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ آپ وقت پر سکول نہیں پہنچ سکتے صرف میں نے آپ سے اقرار کروانا تھا۔ اگر پہلے روز ہی یہ بات تسلیم کر لیتے تو مجھے مزید دو روز اس سکول میں نہ آنا پڑتا۔ کسی اور سکول میں جاتا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے اس استاد کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہیں کی بلکہ اسے تنبیہ کی کہ وقت پر سکول آیا کرو۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب زمیندارہ کی غرض سے بھلر روہی والا میں گئے ہوئے تھے جہاں ان کی زمین تھی۔ وہاں سے ہی گورنمنٹ پرائمری سکول رتہ باجوہ معائنہ کرنے چلے گئے۔ وہاں کے استاد صاحب ایک ڈیرے (کھو) پر جا کر حقہ پی رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے بھی اس سکول کے استاد صاحب کو نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ ہی اس استاد صاحب نے چوہدری صاحب کو پہلے دیکھا تھا۔ چوہدری صاحب سکول کے استاد صاحب کے پاس سے گزر کر گورنمنٹ پرائمری سکول رتہ باجوہ گئے اور جا کر بچوں سے پوچھا کہ آپ کے استاد صاحب کہاں ہیں۔ بچوں نے جواب دیا کہ وہ ساتھ والے ڈیرے (کھو) پر گئے ہوئے ہیں۔ چوہدری صاحب نے سکول کے بچوں سے کہا کہ اپنے استاد صاحب کو بلا کر لاؤ۔ میں نے ایک لڑکے کو سکول داخل کروانا ہے۔ چنانچہ سکول کے طلباء اپنے استاد صاحب کو بلانے کے لئے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر چوہدری

Marfat.com

صاحب کو بتایا کہ ہمارے استاد صاحب کہتے ہیں کہ میں ابھی آیا ہوں۔ اگر لڑکا داخل کروانا ہے تو کل آجانا۔ اس پر چوہدری صاحب مسکرانے لگے اور رجسٹر حاضری مدرسین پر اپنے وزٹ کا اندراج کیا۔ دستخط کیئے اور سکول سے واپس چلے گئے۔ جب سکول کے استاد صاحب سکول واپس آئے تو سکول کے بچوں نے انہیں بتایا کہ جو بندہ اپنا لڑکا داخل کروانے کے لئے آیا تھا وہ رجسٹر خراب کر گیا ہے۔ جب استاد صاحب نے رجسٹر دیکھا تو اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور سکول کے بچوں سے کہنے لگے کہ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا۔ یہ تو ہمارے اے۔ ڈی۔ آئی صاحب تھے۔ اگلے روز صبح ہی وہ استاد صاحب دفتر اے۔ ڈی۔ آئی ڈسکہ تشریف لائے اور چوہدری صاحبؒ کے سامنے بہت شرمندہ ہو رہے تھے اور معذرت کر رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ سکول اوقات میں سکول ہی رہا کرو اور طلبا کو پورا وقت دیا کرو۔ مگر اس استاد صاحب کے خلاف کوئی محکمانہ تادیبی کاروائی نہ کی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کسی سکول میں معائنہ کی غرض سے گئے۔ ان کے ساتھ ماسٹر محمد ابراہیم گورائیہ صاحب آف چیلیکے بھی تھے۔ سکول میں بچوں کو تفریح دی جا چکی تھی اور اس سکول کے استاد کسی قریبی ڈیرے پر گڑ کھانے اور کماد کے گنے چوسنے کی غرض سے گئے ہوئے تھے چوہدری صاحب بچوں کو اساتذہ کرام کو بلانے کیلئے اس ڈیرے پر بھیجا تو بچوں نے اساتذہ کرام سے جا کر کہا کہ ماسٹر جی ایک بندہ آپ کو ملنے آیا ہے تو اساتذہ کرام نے کہا ابھی تو ہم آئے ہیں۔ کون آ گیا ہے ہمیں سکول میں ملنے کیلئے چلے جاؤ ہم آ جائیں گے۔ بچوں نے چوہدری صاحب کو اسی طرح آ کر بتایا۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے رجسٹر حاضری مدرسین پر اپنا وزٹ درج کیا۔ اور اپنے دفتر ڈسکہ میں واپس آ گئے۔ جب سکول کے اساتذہ سکول واپس آئے اور انہوں نے رجسٹر

Marfat.com

حاضری مدرسین دیکھا تو وہ ہکا بکا رہ گئے اور بچوں سے کہنے لگے کہ آپ نے بتایا کیوں نہیں تھا کہ ADI چوہدری محمد اسماعیل صاحب آئے ہیں۔ اسی وقت سکول سے چھٹی کی اور سائیکل پر چوہدری صاحب کے دفتر ڈسکہ پہنچ گئے۔ دفتر کے دروازہ میں کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر کہنے لگے چوہدری صاحب ہمیں معاف کر دو ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ آئندہ ایسے نہیں ہوگا۔ چوہدری صاحب نے فرخدالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے معاف کر دیا ہنسنے لگے اور کہا جاؤ جا کر اپنا کام کرو آئندہ ایسا نہ کرنا۔ مگر ان کے خلاف کسی قسم کی محکمانہ کارروائی نہ کی۔

30-10-1962 تک چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ADI سکولز ڈسکہ کے طور پر اپنی خدمات سرانجام دیں۔

اس کے بعد چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو تحصیل سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں اے۔ ڈی۔ آئی تعینات کر دیا گیا۔ یہاں آپ نے 31-10-1962 سے لے کر 30-4-1963 تک اپنے فرائض منصبی سرانجام دیئے۔

اس کے بعد آپ کو اے۔ ڈی۔ آئی تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ تعینات کر دیا گیا۔ چنانچہ 1-5-1963 سے لے کر گرمیوں کی چھٹیاں ہونے تک آپ یہاں اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے رہے۔

اس کے بعد آپ کو اے۔ ڈی۔ آئی گوجرانوالہ (west) تعینات کر دیا گیا جہاں آپ نے 14-09-1963 تک اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

اس کے بعد پھر آپ کو اے۔ ڈی۔ آئی ڈسکہ (West) تعینات کر دیا گیا۔ اور آپ 15-9-1963 کو A.D.I دفتر ڈسکہ حاضر ہو گئے اور یہاں سے ہی چوہدری صاحب نے سٹڈی لیو لے کر پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ I.E.R میں ایم۔ ایڈ کی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ ایم۔ ایڈ کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہی محکمہ تعلیم نے آپ کا

Marfat.com

Lien تبدیل کر کے 27-09-1994 کو آپ کو .A.D.I خیر پور ٹامے والی ضلع بہاولپور تعینات کر دیا گیا یہاں آپ نے 31-07-1965 تک اپنی خدمات سرانجام دیں اور پھر یہاں سے آپ کا تبادلہ بطور انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول لیاقت پور ضلع بہاولپور کر دیا گیا۔ چوہدری صاحب کو Lien کی تبدیلی کا اس وقت پتہ چلا جب آپ ایم۔ایڈ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ڈیوٹی جائن کرنے کے لئے دفتر حاضر ہوئے۔

4-12-1965 کو آپ کو اے۔ڈی۔آئی پنڈی بھٹیاں تعینات کر دیا گیا۔ یہاں آپ نے 24-12-1965 تک اپنی خدمات سرانجام دیں۔اس کے بعد 25-12-1965 کو اے۔ڈی۔آئی شکر گڑھ غربی تعینات کر دیا گیا۔اس کے بعد 7-04-1966 کو پھر آپ کو اے۔ڈی۔آئی ڈسکہ (west) تعینات کر دیا گیا۔اس کے بعد 1-10-1966 کو اے۔ڈی۔آئی ڈسکہ (East) تعینات کر دیا گیا۔

Marfat.com

Farewell to Ch. Muhammad Ismail A.D.I.S. Daska

On the eve of Transfer from Daska to Sangla Hill On 30-10-62

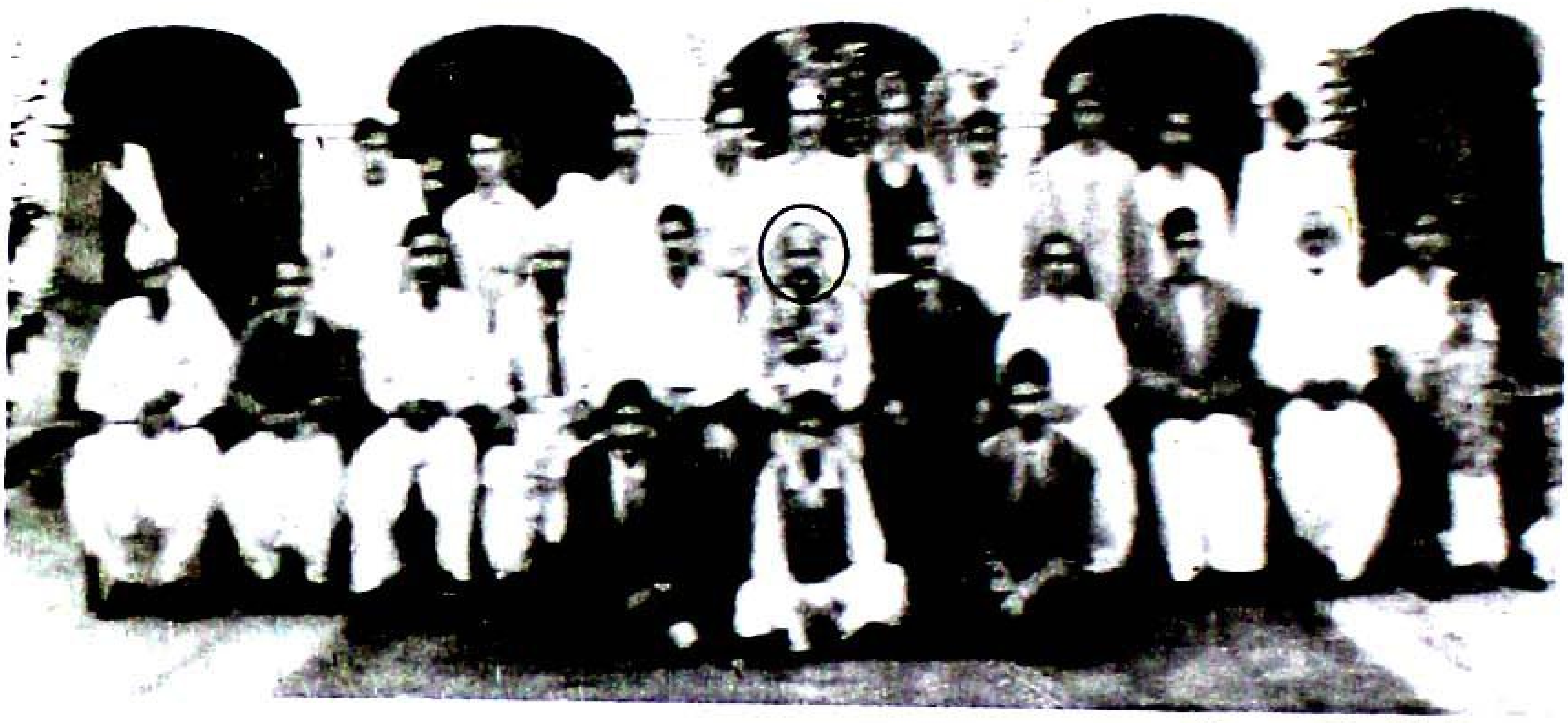

Floor L to R: Mr. Jan Yusaf Khan, Ch. Abdul Majid M. Nisar Ahmed Khan, B.A., B. Ed.

Chairs L to R: Ch. Ghulam Haider, M. Taj Din
Muhammad Siddiq Qreeshi (Headmaster)
Chulam Rasul Sahi (Clerk,
Ch. Muhammad Ismail(A.D.I.S. Daska)
Ch. Muhammad Iqbal, Ch. Muhammad Inayat
M. Rafiq Ahmed, Ch. Ahmed Din (Ex. Headmaster)
M. Muhamamd Yaqub

Standing L to R: M. Muhammad Gulzar,
M. Muhammad Akram, M. Abdul Majid, M. Latif Masih
M. Muhammad Khan, M. Bashir Ahmed,
Shah Din (Peon), M. Mahboob Alam
Muhammad Hussain (Peon), Younas Masih (Sweeper)

Amir & Sons Sialkot Cantt.
Re-photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

Farewell to Ch. Muhammad Ismail A.D.I.S. Daska

On the eve of Transfer from Daska to Sangla Hill On 30-10-62

Sitting L to R: Ch. Nasir Ahmed, Mirza Mukhtar Ahmed
Hakim Ghulam Rasul,
Ch. Muhammad Aslam Cheema (Naib Tehsildar)
Ch. Ejaz Hussain (Tehsildar), Ch. Mohd Ismail (A.D.I.)
Syed Manzoor Hussain Jaffery, B.A., B.T. Headmaster
Charan Joseph B.A., B.T., Ch. Muhammad Abdullah
Rashid Ahmed Cheema, Ch. Muhammad Afzal
Haji Muhammad Sharif
Standing 1st Row: Ch. Mohd Iqbal, Ch. Mohd Khan
M. Mihraj Din, Gulzar Ahmed, Ch. Ghulam Rasul Sahi
Mohd Siddiq Qureshi, Ch. Mohd Bashir,
Ch. Abdul Ghafoor, M. Mohd. Yaqub, Ch. M. Inayat
Ch. Basharat Ahmed (Sanitary Inspector)
Malik Allah Bukhsh, Ch. Rehmat Ali, Yunas Masih
Standing 2nd Row: Shah Din, Mohd Hussain,
M. Jan Yusaf Khan, M. Rafiq Ahmed, M. Mohd Akram
M. Taj Din, M. Abdul Majid, Ch. Ghulam Haider,
M. Bashir Ahmed, M. Majid Ahmed, M. Latif Masih,
Ch. Ahmed Din, M. Mahboob Alam

Amir & Sons Sialkot Cantt.
Re-photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب .A.D.I کے عرصہ میں درج ذیل اساتذہ کرام کی کارکردگی اور صلاحیت سے متاثر ہوئے

ان اساتذہ کرام نے سکول میں تعلیمی اور غیر نصابی تحریکات میں مثالی کردار ادا کیا۔ ان کا مختصر تعارف یہ ہے!

1- ماسٹر احمد دین صاحب (ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ)

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے A.D.I بننے سے پہلے ریٹائر ہو گئے۔ تعلیم کے میدان میں ان کا کردار اہم ہوتا تھا اور ہمیشہ صحیح مشورہ دیتے تھے۔ اسی بناء پر ضلع بھر میں تعلیمی حلقوں میں ان کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے چوہدری صاحب کو مشورہ دیا کہ اگر آپ کامیاب تعلیمی افسر بننا چاہتے ہو تو کبھی بھی کسی استاد سے کچھ نہ کھانا پینا۔ اس مشورے پر چوہدری صاحب نے عمل کیا۔ عوام الناس میں یہ بابا احمد دین کے نام سے مشہور تھے۔۔ جناح اسلامیہ مڈل سکول کو کامیاب کرنے میں ماسٹر احمد دین اور چوہدری صاحب کی تعلیمی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

2- جان محمد بٹ صاحب آف تاجو کے سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول آدمکے چیمہ

یہ نہایت مستقل مزاج، شاگردوں کے خیر خواہ، آفیسرز کے تابع فرمان اور ہر تعلیمی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔

3- منظور احمد کھوکھر صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول ستراہ

یہ ایک متحرک شخصیت تھے۔ اپنی وضع داری سے بڑی بارعب شخصیت معلوم ہوتے تھے اور ہر ایک کو متاثر کرتے تھے۔ یہ ہمیشہ صحیح مشورہ دیتے اور اپنے

Marfat.com

فرائض کو احسن طریقے سے ادا کرتے۔

4- سید رشید حسین شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول وڈالہ سندھواں
بڑے نیک سیرت و پاک دامن، بے غرض استاد تھے اور طلبہ کے لئے بے لوث تعلیمی خدمات سرانجام دیتے تھے۔ بچوں کی صحت کا خیال رکھتے اور گیمز کے سلسلے میں وہ ضلع بھر میں اچھی شہرت کے حامل تھے۔ گیمز کے مقابلہ جات میں اکثر پہلی پوزیشن حاصل کرتے تھے۔ اکثر لوگ انہیں اپنا پیرومرشد مان کر ان کی بڑی عزت واحترام کرتے تھے۔

5- مولوی محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ
میاں محمد رفیق، گلزار احمد، اصغر علی مدرسین گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ
یہ مدرسین گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ میں تعلیمی فلک کے درخشاں ستارے تھے۔ گلزار احمد صاحب ڈرامہ کرانے کے ماہر تھے۔ ان کے زیر ہدایت سکول میں بہت سے ڈرامے ہوئے تھے۔

6- چوہدری بشیر احمد سینئر ہیڈ ماسٹر، محمد دین مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول بمبانوالہ
تعلیم کے شعبہ میں ان کی خدمات قابل ستائش ہیں۔

7- محمد امین صاحب (S.V.T) تلہاڑہ
بہت نیک سیرت اور راست باز شخصیت تھے۔ اپنے علاقے میں ہر دلعزیز استاد تھے۔ ان کے علاقے میں اکثر سکولوں نے جو ترقی کی وہ ان کی مرہون منت ہے۔ یہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے بہت تابع فرمان اور وفادار تھے۔ یہ چوہدری صاحب کے مشیر خاص تھے۔

Marfat.com

8- فیض احمد چیمہ سینئر ہیڈ ماسٹر، خادم حسین مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول میترانوالی بڑے اچھے کارکن تھے۔ تعلیمی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ چوہدری فیض احمد چیمہ صاحب نے محکمہ تعلیم کے افسروں سے اچھے مراسم قائم کرر کھے تھے

9- ماسٹر تاج دین (مرحوم) مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول کلہ کلاں و ڈسکہ کوٹ یہ بہت ہر دلعزیز، قابل اعتماد اور مرنج مرنج طبیعت رکھتے تھے۔ محکمہ تعلیم کے افسران ان پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ انہوں نے چوہدری صاحب کے ساتھ بہت زیادہ کام کیا اور بہت زیادہ خدمت کی ہے۔ جب ایم۔ آئی پبلک ہائی سکول ڈسکہ کا قیام عمل میں آیا اور یہ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو گئے تو چوہدری صاحب نے انہیں اپنے سکول میں ملازمت دے دی اور داخل وخارج اور فیس وصولی کی ذمہ داری سونپی جسے انہوں نے نہایت احسن طریقے اور ایمانداری سے نبھایا۔ سکول کے طلباء ان سے بہت پیار کرتے تھے اور انہیں بابا جی کے نام سے پکارتے تھے۔

10- ماسٹر مولوی محمد نذیر صاحب آف کلہ کلاں

چوہدری صاحب کو ہمیشہ نیک مشورے دیا کرتے تھے۔

11- چوہدری سلطان احمد گھمن

یہ چوہدری صاحب کے خاص دوستوں میں شمار کیے جاتے تھے مخلص اور با اعتماد دوست تھے۔ یہ چوہدری صاحب کے ساتھ محکمانہ امور سرانجام دینے میں تعاون کرتے تھے

Marfat.com

-12 چوہدری محمد شفیع وڑائچ

یہ گورنمنٹ مڈل سکول کوریکی میں پہلے حصہ پرائمری کے استاد تھے اور بعد میں حصہ مڈل کے استاد کے طور پر ترقی پا گئے۔ اکثر اوقات جب چوہدری صاحب سکولوں کا معائنہ کرنے کی غرض سے جاتے تھے تو ان کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور پھر چوہدری صاحب واپسی پر رات کو ان کے گھر میں قیام فرماتے تھے۔ یہ چوہدری صاحب کی بہت اچھے طریقے کے ساتھ تواضع فرماتے تھے۔

Marfat.com

(c) بطور سینئر انگلش ٹیچر:

ایم ایڈ کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہی آپ کا Lien تبدیل کر کے آپ کا تبادلہ بطور ADI خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور کر دیا گیا۔ یہاں سے 01-08-1965 کو آپ کا تبادلہ بطور سینئر انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول لیاقت پور کر دیا گیا چنانچہ چوہدری صاحب بطور سینئر انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول لیاقت پور ضلع بہاولپور جا کر حاضر ہو گئے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کا کسی کلاس میں پیریڈ نہیں تھا۔ چوہدری صاحب وہاں سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ جماعت نہم، دہم کو انگلش پڑھانے کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی۔ علاوہ ازیں محکمہ تعلیم کی طرف سے جو مراسلہ انگلش زبان میں وصول ہوتا تھا ہیڈ ماسٹر صاحب چوہدری صاحب کو دیتے کہ اس کا اردو میں ترجمہ کر کے اس کا جواب متعلقہ دفتر کو ارسال کر دو۔ مگر دفتری مصروفیات کے باوجود بھی آپ اپنا زیادہ وقت طلباء کو تعلیم دینے میں گزارتے تھے۔ اپنے مخصوص پیریڈز کے علاوہ بھی جب کبھی کوئی کلاس فارغ ہوتی تو آپ ان کو پڑھانا شروع کر دیتے۔ سبق نہ سنانے اور ہوم ورک نہ کرنے والے طلباء کی خوب سرزنش کرتے تھے۔ اس طرح شروع شروع میں تو طلباء چوہدری صاحب کو ناپسند کرتے تھے۔ مگر بعد ازاں انہیں پتہ چلا کہ یہ صرف ان کے فائدے کے لئے ہی مغز ماری کرتے ہیں تو وہ چوہدری صاحب کو بہت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ آپ چونکہ سکول میں ہی رہائش پذیر تھے اور اپنے کھانے کا بھی خود بندوبست کرتے تھے۔ کبھی کبھار بازار سے کھا لیتے تھے۔ البتہ کسی طالب علم کے گھر سے کبھی نہ منگواتے تھے۔

3 دسمبر 1965ء کو ایک روز ہیڈ ماسٹر صاحب نے چوہدری صاحب کو اپنے دفتر بلایا اور آرڈر بک آپ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ اس پر دستخط کر دو۔ آپ نے پڑھ کر کہا کہ یہ تو میرا تبادلہ ہو گیا ہے۔ اس پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا جی ہاں! چنانچہ چوہدری

Marfat.com

صاحب نے آرڈر بک پر دستخط کیئے اور پھر کمرہ جماعت میں پڑھانے کے لئے چلے گئے اور شام تک پڑھاتے رہے۔ اسی روز سکول کے اساتذہ جماعت نہم، دہم کے طلباء نے چوہدری صاحب کو علیحدہ علیحدہ الوداعی پارٹی دی۔ رات کے دس بجے بذریعہ ٹرین چوہدری صاحب نے لیاقت پور سے واپس آنا تھا۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے اپنا بستر اور سامان وغیرہ اٹھایا اور ریلوے اسٹیشن کی طرف آ گئے۔ وہاں آ کر کیا دیکھا کہ سکول کے اساتذہ اور طلباء کا ایک جم غفیر آپ کو الوداع کہنے کیلئے جمع ہے۔ ریلوے کا عملہ اور دیگر لوگ پوچھ رہے تھے کہ آج اسٹیشن پر کیا ہے۔ طلباء بتا رہے تھے کہ ماسٹر اسماعیل صاحب کا تبادلہ ہو گیا ہے اور وہ آج اپنے گھر واپس جا رہے ہیں اور ہم انہیں الوداع کہنے کیلئے آئے ہیں۔ ہر طالب علم کے ہاتھ میں پھولوں کا ایک ہار تھا جو چوہدری صاحب کو پہنائے گئے اور بعد ازاں بڑے ادب و احترام کے ساتھ آپ کو لیاقت پور سے رخصت کیا گیا۔ ریل گاڑی میں سوار ہو کر چوہدری صاحب نے ہار ایک کپڑے میں باندھ لیئے جو ایک بڑی گٹھری بن گئی اور چوہدری صاحب اپنے گھر واپس آ گئے۔

10-12-1970 کو آپ کو گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول سمن آباد لاہور بطور سینئر انگلش ٹیچر تعینات کر دیا گیا۔ اس سکول کے پرنسپل محمد شریف صاحب تھے۔ یہاں بھی آپ نے بہت اچھے طریقے کے ساتھ محنت کی اور اتنے بڑے شہر میں تعلیمی میدان میں اپنا لوہا منوایا۔ اس کے بعد **7-08-1971** کو آپ کو بطور سینئر انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ تعینات کر دیا گیا۔ اور آپ نے پھر پرانی یادیں تازہ کر دیں اور پہلے کی طرح جوش و ولولہ کے ساتھ اپنی تعلیمی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ نہم دہم کے طلباء کو سکول کے آغاز سے پہلے اور سکول سے چھٹی کے بعد سے شام تک فری پڑھاتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کے مضامین کا رزلٹ **90** اور **100** فیصد کے درمیان رہا۔

Marfat.com

(d) بطور Subject Specialist:

31-3-1971 کو آپ کو Subject Specialist English کے طور پر ترقی دے دی گئی۔ اور آپ کو گورنمنٹ جامع ہائی سکول گوجرانوالہ تعینات کر دیا گیا۔ یہاں بھی آپ نے انتھک محنت کی اور اساتذہ کے زبردست مقابلے کے باوجود گوجرانوالہ میں اپنا نام پیدا کیا۔

(e) بطور ہیڈ ماسٹر:

1-7-1972 کو چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی۔ اور آپ کو گورنمنٹ ہائی سکول نور پورہ نورنگا ضلع بہاولپور تعینات کر دیا گیا۔

جماعت نہم و دہم کو انگلش اور ریاضی پڑھانا اپنے فرائض میں شامل کیا۔ نیز جماعت دہم کے طلبہ کو چوہدری صاحب نے رات کو بھی سکول آنے کے لئے پابند کیا اور رات گئے تک آپ بلا معاوضہ پڑھاتے رہتے تھے۔ چنانچہ 1973ء میں میٹرک بورڈ کے امتحان میں صرف ایک طالب علم فیل ہوا اور باقی سب اچھے نمبروں میں پاس ہو گئے اور مجموعہ نتیجہ 95 فیصد رہا۔

فروری 1973ء کے شروع میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول نور پورہ نورنگا ضلع بہاولپور سے گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 43-DB ضلع بہاولپور کر دیا گیا۔

چنانچہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب 8-2-1973 کو گورنمنٹ ہائی سکول چک

Marfat.com

نمبر 43-DB ضلع بہاولپور حاضر ہوگئے۔ میٹرک کے امتحان میں صرف ایک ماہ باقی تھا تمام کلاسز کا سلیبس مکمل ہو چکا تھا۔ اس لئے وہاں جا کر خود نہم دہم کا کوئی پیریڈ لینا بہتر نہ سمجھا۔ البتہ سکول کی تعلیمی حالت بہتر بنانے اور خصوصاً جماعت دہم کی طرف توجہ دی۔

لہٰذا سارا وقت سکول کی تعمیر و ترقی اور بہتری میں صرف کیا۔ سکول کی زمین ہموار کر کے شجر کاری کی۔ سکول کی دیواروں پر تعلیم سے متعلق ماٹو لکھوائے اور سکول کی اس طرح صفائی کرائی کہ سکول بہت ہی صاف ستھرا نظر آنے لگا۔ میٹرک کا رزلٹ بہت اچھا رہا۔

مئی 1973ء کے شروع میں ہی آپ کا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کر دیا گیا۔ مگر گورنمنٹ ہائی سکول، 43-DB سے اُس وقت تک فارغ نہ ہوئے جب تک سکول میں جاری شدہ تعمیری منصوبوں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا لیا۔ مثلاً دو تین کمرے تعمیر ہو رہے تھے اور ان کی چھتیں ڈالنے کا کام باقی تھا۔ الغرض تعمیر و ترقی کے جاری منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر آپ اس سکول سے فارغ ہوئے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی خصوصی توجہ کی وجہ سے سکول کا میٹرک 1973ء کا رزلٹ بہت اچھا رہا۔ ایک طالب علم نے بہت اچھے نمبر حاصل کر لئے۔ اور وہی طالب علم بعد میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر بن گیا۔ جس کا تعلق چک نمبر 41-DB سے ہے۔

25 مئی 1973ء کو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا چارج سنبھالا۔

یہاں آ کر آپ نے جوش و جذبہ کے ساتھ تعلیمی اور دیگر فرائض منصبی سرانجام دینے شروع کئے۔ جس کے نتیجہ میں پہلے سال ہی سکول کا رزلٹ بہت اچھا رہا۔ سکول کی تعلیمی کارکردگی بہتر بنانے کے علاوہ سکول میں بزم ادب طلبہ کی تربیت جسمانی (پی۔ ٹی) بینڈ کا دستہ، جمناسٹک اور اسکاؤٹنگ کے لئے بچوں کو تیار کیا۔ اور گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ

Marfat.com

کے طلبہ گیمز پی ٹی شو، بینڈ اور جمناسٹک میں ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے رہے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے بن باجوہ کی سرزمین کو چار چاند لگا دیئے نالائق اور آوارہ بچوں کو بھی تعلیم کی طرف راغب کیا اور تعلیم سے بھاگے ہوئے طلبہ نے ہائی سکول بن باجوہ کا رخ اختیار کر لیا۔ حتیٰ کہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب پسرور اور مجسٹریٹ صاحب پسرور کے بچوں نے بھی پسرور شہر کے سکولوں کو چھوڑ کر ہائی سکول بن باجوہ میں داخلہ لینا پسند کیا۔

سکول کی زمین کا عدالتوں میں کیس چل رہا تھا۔ اس کی پیروی کر کے اس کو نمٹایا سید غلام رسول شاہ صاحب اشٹام فروش پسرور نے 2 کنال زمین کار خیر کے طور پر دی اور 2 کنال زمین بعوض 15 ہزار روپے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کو دی۔ اللہ تعالیٰ سید غلام رسول شاہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ساڑھے تین ایکڑ اراضی حاصل کرنے کے لئے زمین کی قیمت تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپے اپنی مدد آپ کے تحت جمع کر کے محکمہ مال کی وساطت اور مہربانی سے زمین حاصل کی۔ حاصل شدہ زمین میں سے کچھ جگہ پر اپنی مدد آپ کے تحت ایک بڑا ہال تعمیر کرایا۔ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کی ساری زمین قدیم بنجر تھی۔ اس جگہ کوئی درخت پروان نہیں چڑھ سکتا تھا۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے سکول کے درجہ چہارم کے ملازمین اور طلبہ کی مدد سے چھ فٹ چوڑی اور چھ فٹ گہری زمین کھدوائی۔ اور اس کو زرخیز مٹی سے پر کیا گیا۔ اور پھر وہاں پودے لگائے گئے۔ اور باغیچہ بھی لگایا گیا۔ اسی شجر کاری کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کو -/20,000 روپے کا نقد انعام دیا۔

چوہدری صاحب سکول میں تعلیم کا معیار بہتر بنانے کے لئے سکول کے اساتذہ کے علاوہ سکول کے فارغ التحصیل طلبہ میں سے ایک یا دو ذہین طلبہ جو اپنی تعلیم سے کچھ وقت

Marfat.com

کیلئے فارغ ہوتے تھے سکول میں پڑھانے کیلئے اپنی مدد آپ کے تحت رکھتے تھے جو دن رات پورے خلوص اور لگن کے ساتھ طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ اور اس طرح ہر سال میٹرک کے امتحان میں دو، تین طلبہ 700 سے زائد نمبر حاصل کر لیتے تھے۔

1977ء میں سکول کے طالب علم محمد امداد آسی نے 802/900 نمبر حاصل کر کے لاہور بورڈ میں 2nd پوزیشن حاصل کی اور اس سال 7 طلبہ نے 700 سے زائد نمبر حاصل کئے۔ لاہور بورڈ میں 2nd پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کا تعلق ایک غریب گھرانے سے تھا۔ اور ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کرنے کے بعد جب میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے کسی معزز شخص کی طرف سے پرمیسری نوٹ پر ضمانت نامہ لکھ کر دینا تھا تو پورے گاؤں بن باجوہ سے کوئی شخص ضمانت دینے کو تیار نہ تھا تو محمد امداد آسی صاحب چوہدری صاحب کے پاس گئے اور اپنا مسئلہ بیان کیا تو چوہدری صاحب نے کہا تو پھر میں آپ کا یہ مسئلہ حل کر دیتا ہوں۔ اور میں اپنی طرف سے ضمانت نامہ لکھا دیتا ہوں۔ مگر یہ علیحدہ بات ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کے اساتذہ محمود جاوید صاحب، صوفی نذیر احمد صاحب نے کہا کہ چوہدری صاحب آپ کی بجائے ہم یہ کام کر دیتے ہیں۔ چنانچہ محمود جاوید صاحب اور صوفی نذیر احمد صاحب نے ضمانت نامہ لکھ دیا۔

چوہدری صاحب جتنا عرصہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں ہیڈ ماسٹر رہے مالیات کے معاملہ میں پاک اور صاف رہے۔ ہر فنڈ کا ایک علیحدہ انچارج کسی استاد کو بنایا۔ نہ کسی سے پیسے وصول کرتے تھے اور نہ خود خرچ کرتے تھے۔ بلکہ انچارج صاحبان کی ذریعے سے خرچ ہوتا تھا۔ مثلاً یونین فنڈ کے انچارج صوفی محمد شریف صاحب تھے۔ ریڈ کراس کے انچارج محمود جاوید صاحب تھے۔ اور رفاعی فنڈ کے انچارج محمد اسحاق صاحب (ڈرائنگ ماسٹر) تھے۔ چوہدری صاحب 22 مئی 1983ء تک گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں اپنے

Marfat.com

فرائض وخدمات سرانجام دیتے رہے۔

قاضی ذوالفقار احمد صاحب ماہنامہ اردو ڈائجسٹ اکتوبر 1998ء میں مضمون ''دیوانے چند'' کے صفحہ 208, 209 میں بیان کرتے ہیں:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب بطور مدرس ڈسکہ میں خدمات سرانجام دینے کے بعد ایک بے آباد اور ناکام سے دیہاتی سکول بن باجوہ میں ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے تو انہوں نے بن باجوہ کی اہمیت اور عزت میں اضافہ کیا۔ نالائق اور آوارہ بچوں کو پڑھائی کی طرف راغب کیا اور تعلیم سے بھاگے ہوئے درسگاہ میں لوٹ آئے۔ گزرتی بسوں میں موسمی پھل بیچنے والے ایک لڑکے کی داستان ہمارے لئے راہنما ہوگی۔ ہم لڑکے کا نام ''ظ'' رکھتے ہیں۔

''ظ'' کے باپ کی زمین ایک بیگھے سے بھی کم تھی اور وہ بھی سڑک میں آ گئی تھی۔ باپ نے اڈے پر کھوکھا لگا کر ''ظ'' کو پڑھانے کی کوشش کی لیکن وہ پرائمری سکول میں ایک اچھا طالب علم ہونے کے باوجود ہائی سکول میں بہتر ثابت نہ ہوسکا۔ جب چوہدری صاحب گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کے ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے تو ''ظ'' کے باپ نے اسے چوہدری صاحب کے سپرد کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ نے کتنے گوہر تراشتے ہیں۔ اس پتھر کو بھی ہیرا بنادیں تو جانیں''۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے محبت، پیار اور جزوسزا کے سارے ہتھیار استعمال کئے اور ''ظ'' کو تعلیم یافتہ انسان بنادیا۔ وہ فوج میں کمیشن پاکر میجر ہوگیا۔ جب چوہدری صاحب ریٹائر ہوگئے تو وہ ایک خوبصورت نئی سوزوکی ''خیبر'' کار لے کر چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے پاس آیا۔ سلام دعا کے بعد اس نے کہا ''چوہدری صاحب میں جو کچھ ہوں آپ کی طفیل ہوں۔ میں آپ کے احسان کا بدلہ تو نہیں اتار سکتا لیکن ایک ناچیز سا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں۔ اگر آپ نے اسے قبول نہ کیا تو میں اسے آگ لگادوں گا۔ چوہدری صاحب نے بڑی شفقت اور محبت سے کار کا تحفہ قبول کرلیا مٹھائی

Marfat.com

اور چائے منگوائی چند دوستوں کو بھی بلایا اور کار پر سیر بھی کی۔ میجر ''ظ'' ہی نے کار چلائی۔ واپس آ کر ایم۔ آئی۔ پاک پبلک ہائی سکول ڈسکہ کے دفتر میں بیٹھے تو چوہدری اسماعیل صاحب نے اپنے شاگرد سے کہا ''تم میرے بیٹوں کے برابر ہو کیا تم یہ چاہو گے کہ میں اس بوڑھی عمر میں لولا لنگڑا ہو جاؤں ان بچوں کیلئے کچھ نہ کروں جو تمہارے جیسے حالات میں میرے پاس آتے ہیں۔ اللہ جانے ان میں کتنے جنرل اور کرنل ہیں۔ میں نے بخوشی تمہارا تحفہ قبول کیا ہے اب تم بھی وعدہ کرو کہ میں جو کچھ کہوں گا وہ تسلیم کرو گے'' میجر ''ظ'' نے وعدہ کیا تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے کہا ''تو پھر یہ کار تم میری طرف سے قبول کرو۔ میں سائیکل چلانے اور پیدل چلنے کے علاوہ کسی بھی سواری پر بیٹھا تو جلد ہی اللہ کو پیارا ہو جاؤں گا''۔ میجر ''ظ'' رو پڑا اور فوجی انداز میں سلام کر کے کار کی چابیاں اٹھا کر چلا گیا۔

بقول مؤلف: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کسی پودے کا اگر ایک پھول بھی ٹوٹ جاتا تو مالی کی جواب طلبی ہو جاتی تھی۔

جب چوہدری صاحب گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے کہا!

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر بوٹے میں نے پالے ہیں

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ
میں قومی ترانہ کے احترام میں کھڑے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

لوحِ اعزاز

گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ ضلع سیالکوٹ

سال	رول نمبر	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن	سکول کا مجموعی نتیجہ
1974	30117	اقبال جاوید	598/900	سکول میں اوّل	66.6 %
1975	31446	عبدالحمید	714/900	سکول میں اوّل	85 %
1976	35190	ظفر اقبال بیگ	742/900	سکول میں اوّل	78 %
1977	40439	محمد امداد آسی	802/900	لاہور بورڈ میں دوم	80 %
1978	61751	نیئر رشید خان	744/850	لاہور بورڈ میں نویں	95 %
1979	3387[illegible]	محمد فاروق	715/850	سکول میں اوّل	96 %
1980	34091	محمد خان منیر	739/850	سکول میں اوّل	98.3 %
1981	7103	محمد جاوید	686/850	سکول میں اوّل	94 %
1982	7728	محمد شریف	708/850	سکول میں اوّل	100 %
1983	70938	رانا ہاشم علی	721/850	سکول میں اوّل	100 %
1984	8376	غلام مصطفیٰ	767/850	گوجرانوالہ بورڈ میں چہارم	91 %
1985	28247	محمد اعظم اطہر	749/850	سکول میں اوّل/ ٹیلنٹ سکالرشپ	

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب چونکہ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے والے تھے ان کی سرکاری ملازمت ختم ہونے میں ایک سال باقی تھا کہ چوہدری سکندر حیات گورائیہ آف بھڑتھانوالہ ممبر ضلع کونسل سیالکوٹ، چوہدری حفیظ رسول گورائیہ آف لوڑھکی گورائیہ، اور معززین علاقہ نے چوہدری اختر علی مرحوم چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ کی مدد سے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ سے نئے اپ گریڈ ہونے والے ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ میں کروادیا۔ تاکہ نیا اپ گریڈ ہونے والا ہائی سکول مضبوط بنیادوں پر استوار ہو جائے۔ اس تبادلہ کے متعلق چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو آرڈر وصول ہونے سے قبل کوئی علم نہ تھا۔ چنانچہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب اپنے افسران بالا کے احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ میں 23-05-1983 کو بطور ہیڈ ماسٹر حاضر ہو گئے۔ یہ سکول آپ کے گاؤں کلہ کلاں سے تقریباً چار پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر نہر بی آر بی لوڑھکی گورائیہ کے پل کے مشرق کی طرف تھانہ صدر لوڑھکی گورائیہ کے ساتھ واقع ہے۔ ان کے چارج سنبھالنے سے پہلے آٹھویں جماعت کی تعداد 48 تھی اور طلبہ کو خارج کرنے کے بعد 24 رہ گئی تھی۔ جن میں سے 18 طلبہ کا امتحان مڈل سٹینڈرڈ 1984 کے لئے داخلہ بھیجا گیا۔ جن میں سے ایک طالب علم اینگلو ورنیکلر اور ایک طالب علم ورنیکلر پاس ہوا تھا۔ چنانچہ جماعت نہم میں داخلے کے لئے اردگرد کے دیہاتوں میں جاکر چوہدری صاحب نے لوگوں سے رابطہ کیا اور فیل شدگان بچوں کو بھی جماعت نہم میں داخل کرلیا۔ اس کے علاوہ سکول میں شجر کاری کی۔

پی۔ ٹی شو، بینڈ، جمناسٹک شروع کیا اس طرح گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ کے طلبہ نے ضلع سیالکوٹ میں پی۔ ٹی شو، جمناسٹک میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔

Marfat.com

صدر ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن کا اعزاز:

ضلع بھر میں نصابی اور غیر نصابی تحریکات کو ضلع لیول پر منظم کرنے اور مقابلہ جات کا انعقاد کرنے کیلیئے ہائی سکول ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن کی تنظیم محکمہ تعلیم کی سرپرستی میں قائم ہے۔ پہلے ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کا صدر پرائیویٹ یا نیشنلائزڈ سکول کا ہیڈ ماسٹر ہوتا تھا۔ کیونکہ یہ اکثریت میں تھے۔1984ء چوہدری صاحب کی سروس کا آخری سال تھا۔ چنانچہ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن ضلع سیالکوٹ کے انتخاب میں تمام ہیڈ ماسٹرز صاحبان نے اتفاق رائے سے بلا مقابلہ چوہدری محمد اسماعیل کو ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن ضلع سیالکوٹ کا صدر منتخب کیا۔ چوہدری صاحب ایسوسی ایشن کے پہلے صدر تھے جو جنرل کیڈر گورنمنٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہونے کی حیثیت سے ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔اس سے قبل چوہدری صاحب ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن تحصیل پسرور کے صدر رہ چکے تھے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے اس فرض کو نہایت احسن طریقے سے نبھایا۔

30 مارچ 1984ء کو ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام چوہدری صاحب کی زیر صدارت گورنمنٹ کرسچن ہائی سکول بارہ پتھر (سیالکوٹ) میں ایک شاندار سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مہمان خصوصی ڈائریکٹر تعلیمات گوجرانوالہ ڈویژن جناب چوہدری بشیر احمد ساہی صاحب تھے۔ جلسہ کی صدارت چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے فرمائی اور طلبہ میں انعامات تقسیم کئے۔اس جلسہ کی کامیابی کا سہرا چوہدری محمد اسماعیل کے سر ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

باب ہشتم

ریٹائرمنٹ

5 مارچ 1984ء کو چوہدری صاحب نے سروس سے ریٹائر ہونا تھا مگر 31 مارچ 1984ء تک آپ گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ میں اپنے فرائض وخدمات سرانجام دیتے رہے۔ 31 مارچ 1984ء کو چوہدری صاحب گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ گئے تو سکول کے اساتذہ نے کہا کہ آپ سکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کریں مگر چوہدری صاحب نے انکار کردیا۔ اور کہا کہ بس یہ اب آپ کا کام ہے، اور چوہدری صاحب نے فرمایا:

ہمیں بھی یاد کرلینا گلستان میں جب بہار آئے

اس کے بعد چوہدری صاحب گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ نہیں گئے۔

اپریل 1984ء میں چوہدری اسماعیل صاحب کے اعزاز میں گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ میں الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں سکول کے اساتذہ کے علاوہ محکمہ تعلیم کے افسران اور گردونواح کے دیہات کے معززین نے شرکت کی اور چوہدری صاحب کی تعلیمی خدمات کو سراہا اور اپنے اپنے انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر میاں عبدالرؤف صاحب نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی ملازمت میں توسیع کا کیس تیار کر کے حکومت پنجاب کو بھیجا مگر ملازمت میں توسیع نہ ہوسکی اس کے بعد چوہدری صاحب نے اپنی ریٹائرمنٹ کے کاغذات خود تیار کیے اور بھاگ دوڑ کر کے اپنی پینشن منظور کروائی۔

Marfat.com

Marfat.com

باب نہم:

دیگر تعلیمی خدمات

(i) بوائز کالج ڈسکہ کا قیام:

موضع دھید ووالی کے ایک بزرگ پروفیسر عبدالبشیر آذری صاحب کے دل میں ڈسکہ میں کالج کے قیام کا خیال پیدا ہوا۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں عوامی فلاح کے لئے ایک ادارہ انجمن اصلاح دیہات دھید ووالی کے نام سے قائم کر رکھا تھا۔ اس زمانے میں ڈسکہ پسرور روڈ پختہ نہیں تھی اور مختلف جگہوں پر ایک جوہڑ کا منظر پیش کیا کرتی تھی۔ اس لئے اس سڑک پر سفر بھی پیدل ہوتا تھا۔ آج کل جہاں ٹی بی ہسپتال، مرکز زچہ بچہ اور بہاری کالونی پھیلی ہوئی نظر آتی ہے یہ زمین بنجر پڑی تھی۔ یہ کل دس ایکٹر زمین تھی۔ یہاں سے گزرتے ہوئے پروفیسر صاحب عموماً اپنے اس تصور کا اظہار فرماتے۔

حسن اتفاق کہ ایک دن کوٹلی چھمب والی کے صاحب دل چوہدری محمد شفیع سے پروفیسر عبدالبشیر آذری صاحب کی سڑک پر ملاقات ہوگئی تو پروفیسر عبدالبشیر آذری صاحب نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ یہاں کالج کی تعمیر کی جائے تو ہم یہ اراضی اس نیک مقصد کیلئے وقف کرنے کو تیار ہیں۔

ایک روز معززین علاقہ کو اکٹھا کر کے ایک انجمن تشکیل دی گئی اور آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن اور میمورنڈم کی منظوری دی گئی۔ انجمن کا نام تبلیغ الاسلام ڈسکہ رکھا

Marfat.com

گیا اور پروفیسر عبدالبشیر آذرؔی صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ اس کو جائنٹ سٹاک کمپنیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کروائیں۔ انجمن کی ایڈہاک انتظامیہ بھی تشکیل دی گئی اور یہی انجمن کے بنیادی ممبران تھے۔

1-	پروفیسر عبدالحمید خاں پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور	صدر
2-	چوہدری محمد شفیع آف کوٹلی چھمب والی	سینئر نائب صدر
3-	ڈاکٹر نذیر احمد آف ڈسکہ	نائب صدر
4-	پروفیسر عبدالبشیر آذرؔی	جنرل سیکرٹری
5-	چوہدری محمد اسماعیل آف کلہ کلاں	خازن
6-	محمد بشیر وڑائچ آف دھیدو والی	نائب خازن

تقریباً دس روز بعد پھر انجمن کی انتظامیہ کا اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد شفیع سینئر نائب صدر منعقد ہوا جس میں پروفیسر آذری صاحب نے بتایا کہ انجمن رجسٹرڈ ہوگئی ہے چونکہ نئے تعلیمی سال کا آغاز شروع ہونے میں تھوڑا وقت رہ گیا تھا اس لئے فیصلہ ہوا کہ عمارت بنائی جائے اور بورڈ کے ساتھ الحاق کی درخواست دی جائے۔ لیکن سوال پیدا ہوا کہ عمارت کی تعمیر کے لئے رقم کہاں سے آئے گی۔ پروفیسر عبدالبشیر آذری صاحب نے کہا کہ وہ انجمن کو ساڑھے چھ ہزار روپے قرض دیتے ہیں اور اتنی رقم بنک سے قرض لے لیتے ہیں اور عمارت کی تعمیر کا آغاز کرتے ہیں چنانچہ زمین انجمن کے نام منتقل کر کے عمارت کی تعمیر کا آغاز کر دیا گیا۔

تقریباً ایک ماہ کے عرصہ میں 20x14 کے چار کمرے اور برآمدہ کی تعمیر مکمل ہوگئی چوہدری محمد اسماعیل صاحب چونکہ مقامی تھے اور موقع پر موجود بھی رہتے

Marfat.com

تھے اس لئے اس ساری کوشش میں برابر کے شریک رہے۔ بلکہ انہوں نے اپنا بہت سا وقت اس مقصد کی تکمیل کے لئے صرف کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے پورا پورا تعاون کیا اور بوائز کالج ڈسکہ کے قیام کے سلسلہ میں نہایت دیانتداری سے اپنا فرض نبھایا اور تقریباً 2 ماہ تک کالج میں بلا معاوضہ تعلیمی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

کالج کے الحاق کے لئے درخواست سیکنڈری بورڈ لاہور کو دے دی گئی۔ اس زمانے میں تاج محمد خیال مرحوم لاہور بورڈ کے چیئرمین تھے۔ اس دور میں کوئی کالج پرائیویٹ سیکٹر میں قائم نہیں ہوسکتا تھا جب تک بورڈ کے ساتھ اس کا الحاق نہ ہو جائے۔ چنانچہ بورڈ کی ایک کمیٹی ڈسکہ تشریف لائی جس کے سربراہ بورڈ کے چیئرمین تھے۔ انہوں نے بورڈ کو سفارش کی کہ اسلامیہ کالج ڈسکہ کی منظوری دے دی جائے۔ چنانچہ یکم جون 1959 کو داخلہ شروع کر دیا گیا۔ ابتدا میں 49 طلبا نے آرٹس اور کامرس کے شعبہ جات میں داخلہ لیا۔ پروفیسر محمد بشیر وڑائچ صاحب اس وقت گورنمنٹ کالج لیہ میں تعینات تھے۔ کالج میں موسم گرما کی تعطیلات ہوگئیں۔ چنانچہ پروفیسر محمد بشیر وڑائچ صاحب نے خود آکر داخلہ کیا۔

برسات کے موسم میں زبردست سیلاب آیا اور پسرور ڈسکہ روڈ بالکل بند ہو گئی۔ تعطیلات کے اختتام سے پہلے اساتذہ کی تقرریاں کر دی گئیں۔ مگر کلاسز کا آغاز ڈسکہ ہی میں کرنا پڑا۔ چند روز ڈسکہ کلاں میں ایک جگہ مل گئی لیکن وہاں کلاسز زیادہ عرصہ تک نہ چل سکیں تو مسجد فاروقیہ کی انتظامیہ نے مسجد میں کلاسز لگانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ اس سال کلاسز مسجد میں ہی چلتی رہیں۔ 1960 کے موسم بہار میں چونکہ الحاق کمیٹی برائے انسپکشن نے تشریف لانا تھا اس لئے کلاسز اپنی اصل عمارت

Marfat.com

میں شفٹ کر دی گئیں۔ اب پسرور روڈ ڈسکہ پر مٹی ڈالنا شروع ہو گئی تھی مگر تعمیر ابھی شروع نہیں ہوئی تھی۔ کمیٹی نے عدم اطمینان کا اظہار کیا اور کالج کا بورڈ سے الحاق ختم کر دیا گیا۔ یہ کالج کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ تھا اور بورڈ نے اخبارات میں اس الحاق کو ختم کرنے پر طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ دوسرے کالجوں میں مائیگریشن کر لیں۔ لیکن طلبا میں سے کسی نے مائیگریشن نہ کی اور انہوں نے کہا کہ ہم اس کالج میں ہی تعلیم حاصل کریں گے۔ بورڈ نے اپنے اس فیصلے میں لکھا کہ ان طلباء کی ایف اے کی تعلیم کی ذمہ داری اس کالج کی انتظامیہ پر ہوگی۔

اسی اثناء میں سیالکوٹ کے ایک ڈپٹی کمشنر جناب قاسم رضوی صاحب یہاں تشریف لائے جو پروفیسر عبدالبشیر آذری کے دوست تھے۔ انہیں جب کالج کے حالات معلوم ہوئے تو انہوں نے پروفیسر آذری صاحب سے کہا کہ وہ ڈسکہ شہر میں کالج کے لئے زمین لے دیتے ہیں اور یہ بھی مشورہ دیا کہ کالج کی ایڈمنسٹریشن ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کے حوالے کر دیں۔ انجمن اس بات پر رضامند ہو گئی۔ چنانچہ کالج باقاعدہ ڈسٹرکٹ کونسل کے حوالے کر دیا گیا اور ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ نے کالج کے الحاق کے لئے درخواست دے دی۔ کالج کے مالی حالات اتنے اچھے نہ تھے۔ پروفیسر عبدالبشیر آذری صاحب کی مساعی سے 1960ء ہی کے مالی سال میں حکومت اور میونسپل کمیٹی ڈسکہ سے پچاس ہزار روپے کی امداد مل گئی۔ اس کے علاوہ ڈسکہ کی تمام یونین کونسلز نے ایک ہزار روپیہ فی یونین کونسل دیا۔ اس طرح اس دور میں کالج کی مالی حالت کچھ بہتر ہو گئی جو ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کو منتقل کر دی گئی۔

ڈسکہ میں ایک عمارت چوک چونگی نمبر 8 موجودہ کالج کے قریب مل گئی۔

Marfat.com

کالج اس عمارت میں منتقل کر کے ستمبر 1961 میں داخلہ شروع کر دیا گیا۔ اس سال گاؤں گاگا کا اشتمال اراضی ہو رہا تھا۔ چنانچہ جناب سید محمد قاسم رضوی صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے جو ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کے چیئرمین بھی تھے اس سکیم میں 6 ایکڑ اراضی کالج کے لئے مخصوص کرادی۔ علاوہ ازیں موضع گاگا کے ایک زمیندار چوہدری محمد الیاس صاحب نے بھی اپنی ذاتی ایک ایکڑ اراضی کالج کے لئے وقف کر دی۔ کوٹلی چھمب والی جہاں انجمن نے کالج کی پہلی تعمیر کی تھی۔ آٹھ ایکڑ اراضی کوٹلی چھمب والی کے زمینداروں نے دی تھی اور دو ایکڑ اراضی چوہدری اللہ دتہ صاحب آف کلہ کلاں نے وقف کی تھی۔ 1962 میں گاگا والی اراضی کا قبضہ ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کو مل گیا تو اس نے عمارت کی تعمیر شروع کر دی اور اس رقم سے جو انجمن نے ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کو منتقل کی تھی؛ اس سے سات کلاس رومز، برآمدہ اور آفسز بنا کر کالج کو موجوہ کالج کی جگہ مع شفٹ کر دیا گیا۔ اسی دوران ڈسکہ کے مخیّر حضرات نے اپنے عطیات سے '60'X20 کا ایک کمرہ لائبریری کے لئے بنا دیا اور ڈسکہ کے زمیندار حضرات نے تین ایکڑ اراضی بھی عطیہ کے طور پر کالج کو دے دی۔

1972 میں حکومت نے تمام پرائیویٹ سکول اور کالجز اپنی تحویل میں لے لیئے لیکن اس مارشل لاء ریگولیشن نمبر 115 کے تحت میونسپل اور ڈسٹرکٹ کے کالجز کو چھوڑ دیا گیا جن کی تعداد 18 تھی۔ چنانچہ ان کالجز کی جو ایسوسی ایشن تھی اس نے ان کالجز کو بھی حکومت کی تحویل میں دینے کی کوششیں شروع کر دی۔ پروفیسر محمد بشیر وڑائچ اس ایسوسی ایشن کے نائب صدر تھے! جون 1973 میں ایسوسی ایشن کے نمائندے جناب عبدالحفیظ پیرزادہ صاحب کو ملے جو اس زمانے میں بھٹو حکومت میں وفاقی وزیر

Marfat.com

تعلیم تھے۔ان کو صورت حال سے آگاہ کیا گیا۔انہوں نے کمال مہربانی سے حکومت پنجاب کو حکم دیا کہ یہ 18 کالجز بھی اپنی تحویل میں لے لے۔اس طرح موجودہ کالج حکومت پنجاب کی تحویل میں چلا گیا ۔

سابقہ عمارت چونکہ کالج کے لئے وقف تھی لہذا ٹی۔بی ایسوسی ایشن ڈسکہ کی استدعا پر انجمن نے وہ اراضی اور عمارت اینٹی ٹی۔بی ایسوسی ایشن ڈسکہ کو دے دی جس میں آج کل ٹی۔بی ہسپتال مرکز زچہ بچہ قائم ہے۔

Marfat.com

(ii) جناح اسلامیہ مڈل سکول کا قیام:

انجمن تبلیغ الاسلام ڈسکہ کے قیام کا مقصد نہ صرف بوائز کالج کا قیام تھا بلکہ تعلیم کے فروغ کیلئے ایک بوائز مڈل سکول کا قیام بھی تھا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انجمن نے جنوری 1960 میں جناح اسلامیہ مڈل سکول ڈسکہ قائم کیا چند سال تک یہ سکول تیلیانوالہ گلہ میں ایک عمارت میں رہا۔ اس جگہ پر سکول میں محمد بشیر ساہی صاحب آف مندرانوالہ ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ) گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ بھی کچھ عرصہ درس وتدریس کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سکول ہذا کا باقاعدہ قیام 3-10-1966 کو عمل میں آیا اور سکول کو مین بازار ڈسکہ میں واقع گوردوارہ میں شفٹ کر دیا گیا اور محمد الیاس خاں صاحب کو ہیڈ ماسٹر کے طور پر تعینات کیا گیا۔ مارچ 1970 میں سکول ہذا کی رجسٹریشن کا عمل مکمل ہوا اور یکم اکتوبر 1972 کو سکول ہذا کو گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ یہ سکول اب مین بازار ڈسکہ میں گورنمنٹ جناح اسلامیہ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ کے نام سے قائم ہے۔ اس سکول کو کامیاب کرانے میں بابائے تعلیم ماسٹر احمد دین اور چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

الیاس خاں صاحب نے 18-04-1988 تک سکول ہذا میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر یادگار خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد سید اختر علی شاہ آف بھوپالوالہ، رانا اسلام الدین ساجد آف ڈسکہ کلاں، چوہدری قمر الزماں آف جاکے روڈ ڈسکہ اور سید چن شاہ ندیم سکول ہذا میں بطور ہیڈ ماسٹر اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

مؤلف بھی اس سکول میں جون 1999ء سے اپریل 2002ء تک درس تدریس کی خدمات سرانجام دے چکا ہے۔

اس وقت ملک ذوالفقار علی صاحب سکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر اپنی بے

Marfat.com

مثالی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے سکول ہذا کی نئی عمارت کی تعمیر کے وقت خود مزدوروں کی طرح کام کیا ہے اور اس نیک مقصد کے لئے اپنی جیب سے بھی ہزاروں روپے خرچ کئے ہیں۔ تقریباً ہر سال اس سکول کا امتحان مڈل سٹینڈرڈ کا نتیجہ 100 فیصد ہوتا ہے۔ یہ سارا سہرا مدرس محمود احمد بھٹی (بیسٹ ٹیچر ایوارڈ ہولڈر) انچارج کلاس ہشتم، جملہ سٹاف ممبران اور ہیڈ ماسٹر سکول ہذا کے سر ہے جن کی شبانہ روز محنت اور بہتر منصوبہ بندی کی وجہ سے سکول ہذا روز بروز ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

Marfat.com

(iii) ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ کا قیام:

الیعقوب پبلک سکول پسرور سے ملازمت چھوڑنے کے بعد چوہدری صاحب نے زمیندارہ کرنا چاہا مگر بیج اور کھاد کے ریٹ بہت زیادہ ہو گئے اور جنس کی قیمت اتنی پرکشش نہ تھی۔ چوہدری صاحب نے اپنی بچیوں کی تعلیم کی خاطر محمد اسلم گل صاحب ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ کے ذاتی مکان واقع افشاں روڈ ڈسکہ میں کرائے پر رہائش اختیار کر لی جب کہ باقی افراد گاؤں کلہ کلاں میں رہے۔ ان کے پڑوس والے مکان میں ایک پروفیسر محمد اسلم گجر صاحب رہتے تھے ان کی بچیوں کو چوہدری صاحب نے اور چوہدری صاحب کی بچیوں کو پروفیسر محمد اسلم گجر صاحب نے پڑھانا شروع کر دیا اس طرح Barter System کے تحت تعلیم کا سلسلہ چلتا رہا۔ 5 مئی 1985ء کے روز فضل میراں مرحوم گجر ساکن موضع ملیانوالہ تحصیل ڈسکہ جو چوہدری صاحب کے شاگرد بھی تھے چوہدری صاحب کے پاس تشریف لائے۔ چوہدری صاحب نے اندر بیٹھنے کو کہا لیکن انہوں نے کہا کہ سر باہر تشریف لائیں ایک کام ہے۔ چنانچہ فضل میراں چوہدری صاحب کو اپنے ساتھ لیکر اپنے مکان واقع بنگلہ چوک لاری اڈا ڈسکہ روڈ پر لے گئے۔ وہاں کچھ طالب علم پہلے سے ہی کھڑے تھے جن کے پاس کتابیں اور کاپیاں تھیں چوہدری فضل میراں صاحب نے اپنی جیب سے مکان کی چابی نکالی اور چوہدری صاحب سے کہا یہ لو چابی۔ چوہدری صاحب نے کہا یہ کس لئے؟ فضل میراں نے کہا کہ چوہدری صاحب دروازہ کھولو۔ چوہدری صاحب نے چابی لیکر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئے۔ چوہدری صاحب سمجھ گئے۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے لڑکوں سے کہا آپ بھی بیٹھ جائیں۔ اس کے بعد چوہدری فضل میران نے کہا کہ لو چوہدری صاحب سکول کھل گیا ہے! اب آگے آپ جانے اور آپ کا کام میں نے آپ سے اس مکان کا کرایہ نہیں لینا صرف بجلی کا بل جمع کروا دیا کریں۔ تقریباً چھ ماہ

Marfat.com

اسلم گل صاحب کے مکان میں رہنے کے بعد چوہدری صاحب فضل میراں کے مکان کے ساتھ ہی محمد افضل صاحب آڈٹ آفیسر کے مکان میں شفٹ ہو گئے۔ اس مکان میں ڈیڑھ سال رہے اس کے بعد ریاست علی گورائیہ آف لوڑھکی گورائیہ کا مکان جو ساتھ ہی تھا کرایہ پر لے کر اس میں شفٹ ہو گئے۔ سکول کے قیام کے فوراً بعد چوہدری صاحب نے محمد خاں بٹ مرحوم آف رنجھائی کو سکول میں سیکنڈ ہیڈ ماسٹر کے طور پر ملازمت دے دی۔ یہ 1950 میں گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں چوہدری صاحب سے تعلیم حاصل کر چکے تھے یہ بہت با اعتماد، مخلص، عوام کے ہر دلعزیز اور نیک انسان تھے۔ انہوں نے سکول کے اکثر کام مخلصانہ طریقے سے سرانجام دیئے اور سکول کی بے لوث خدمت کی ہے۔ یہ اردو کے بہت اچھے استاد ثابت ہوئے سکول کو کامیاب کرانے میں ان کی خدمات لاثانی ہیں۔ 1986ء میں سکول محکمہ تعلیم پنجاب کی طرف سے منظور ہو گیا اور اسی سال ہی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کے ساتھ بھی سکول کا الحاق ہو گیا۔ 1986 میں 34 طلبہ ریگولر امیدواران کی حیثیت سے میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے جس میں سے 33 طلبہ پاس ہو گئے اس طرح پہلے سال ہی سکول کا نتیجہ 97% رہا۔ منور حسین گورائیہ ولد محمد صادق گورائیہ آف دھلیکے نے سائنس گروپ میں 725/850 نمبر حاصل کر کے اور آرٹس گروپ میں محمد بوٹا گورائیہ نے 595/850 نمبر حاصل کر کے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

1987ء میں ماڈل ٹاؤن ڈسکہ میں تین کنال اراضی خرید کر سکول کی عمارت بنانا شروع کر دی۔ 1987ء میں 64 طلبہ ریگولر امیدواران کی حیثیت سے میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے۔ اور سب پاس ہو گئے اس طرح سکول کا نتیجہ 100% رہا۔ محمد شفاقت ولد محمد علی ساہی نے سائنس گروپ میں 714/850 نمبر حاصل کر کے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ امتیاز احمد گورائیہ نے 786/850 نمبر لے کر گوجرانوالہ بورڈ میں آرٹس

Marfat.com

گروپ میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ 1988ء میں تنویر احمد ولد محمد بشیر نے 661 نمبر اور محمد فاروق چیمہ نے 605 نمبر حاصل کر کے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی۔

1989 میں مشتاق احمد راجپوت نے 709 نمبر حاصل کر کے گوجرانوالہ بورڈ میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔

1990ء میں عبدالغفار بریار ولد عبدالغنی نے 758 نمبر حاصل کر کے بورڈ میں چہارم پوزیشن حاصل کی۔

1991ء میں تنویر احمد ولد نذیر احمد نے 711 نمبر اور شہباز فاروق نے 633 نمبر حاصل کر کے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی۔

1992ء میں عمران طفیل نے 752 نمبر لے کر سکول میں اول اور عبدالرؤف بٹ نے 670 نمبر حاصل کر کے تحصیل میں اول پوزیشن حاصل کی۔

1993ء میں یاسر امانت نے 742 نمبر حاصل کر کے سکول میں اول اور اظہر عباس نے آرٹس گروپ میں 611 نمبر حاصل کر کے ضلع میں اول پوزیشن حاصل کی۔

1994 میں عبدالخالق مغل نے 734 نمبر اور محمد نوید نے 543 نمبر حاصل کر کے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی۔

1995 میں مظہر علی نے 685 نمبر اور سید فرخ حسین نے آرٹس گروپ میں 674 نمبر حاصل کر کے بورڈ میں چہارم پوزیشن حاصل کی۔

1996 سے تا حال سکول ہذا کا امتحان میٹرک کا مجموعی رزلٹ 80 فیصد سے لے کر 100 فیصد کے درمیان رہا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایم آئی پاک پبلک ہائی سکول ڈسکہ کے دفتر میں بیٹھے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

"چوہدری عبدالستار وفاقی وزیر صنعت ایم آئی پاک پبلک ہائی سکول ڈسکہ کے سالانہ جلسہ میں بطور مہمان خصوصی چوہدری محمد اسماعیل صاحب

Marfat.com

Marfat.com

ایک ناقابل فراموش سانحہ

12 جولائی 1988ء میں سکول کی عمارت کا ایک کمرہ تعمیر ہو رہا تھا۔ کمرے کی چھت کا لینٹر ڈالنے کیلئے قالب کیا ہوا تھا۔ لکڑی کی کچھ پھٹیاں کمزور تھیں۔ چوہدری صاحب نے مستری اور مزدوروں سے کہا بھی تھا کہ یہ پھٹیاں کمزور ہیں نہ ڈالو۔ مگر مستری صاحب نے بات نہ مانی۔ رات کو بارش ہو جانے سے قالب کی پھٹیوں پر ڈالی گئی مٹی کا وزن بڑھ گیا۔ اور اگلے دن اس کمرے کے اندر طلبہ بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ لکڑی کی پھٹیاں ٹوٹ گئیں اور قالب کا سارا سامان معہ لوہے کا گاڈر نیچے گر گیا۔ اس طرح ایک استاد محمد منشاء ولد ماسٹر محمد شفیع صاحب ساکن کوریکی جو کہ مؤلف کا ہم جماعت اور بہترین دوست تھا اور جنہوں نے B.Sc کا امتحان دیا ہوا تھا۔ اور دیگر پانچ طلبہ رضائے الٰہی سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور شہادت صغریٰ کے مقام تک پہنچ گئے۔ جن میں ڈاکٹر ممتاز حسین بھٹی صاحب میڈیکل آفیسر سول ہسپتال ڈسکہ کا بیٹا بھی شامل تھا یہ امر ربی تھا اس میں چوہدری محمد اسماعیل کا کوئی قصور نہ تھا۔ محکمہ تعلیم کے ارباب اختیار نے اس واقعہ کو بہت اچھالا اخبارات میں کالم اور بیانات شائع کروائے گئے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو سزا دلوانے کیلئے محکمہ تعلیم حادثے کی رپورٹ ہائی کورٹ تک لے گیا لیکن طلبہ کے ورثاء اور ڈسکہ شہر کے عوام نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو بے گناہ قرار دیا چنانچہ عدالت عالیہ نے بھی چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو باعزت بری کر دیا۔ بات صاف ہے کہ چوہدری صاحب کی نیت میں حرص و لالچ کا شائبہ تک نہ تھا۔

Marfat.com

لوح اعزاز

امتحان سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ

ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ

(آرٹس گروپ)

نمبر شمار	سال	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن	نتیجہ فیصد
1	1986	بوٹا گورائیہ	595	سکول میں اوّل	97 %
2	1987	امتیاز احمد گورائیہ	686	گوجرانوالہ بورڈ میں اول	100 %
3	1988	فاروق چیمہ	605	سکول میں اوّل	92 %
4	1989	مشتاق احمد راجپوت	709	گوجرانوالہ بورڈ میں اول	82 %
5	1990	ظفر اقبال چیمہ	560	سکول میں اوّل	81 %
6	1991	شہباز فاروق	633	تحصیل میں اوّل	88 %
7	1992	عبدالرؤف بٹ	670	تحصیل میں اوّل	97 %
8	1993	اظہر عباس	611	ضلع میں اوّل	50 %
9	1994	محمد نوید	543	سکول میں اوّل	RND
10	1995	سید فرخ حسین	674	بورڈ میں چہارم	60 %
11	1996	شہزاد حمید	601	سکول میں اوّل	90 %
12	1997	محمد عرفان	605	سکول میں اوّل	84 %
13	1998	ذوالفقار علی	623	سکول میں اوّل	82 %
14	1999	شہزاد شوکت	611	سکول میں اوّل	77 %

Marfat.com

15	2000	عباس علی	578	سکول میں اوّل	92 %
16	2001	نعمان اسلم	610	سکول میں اوّل	87 %
17	2002	حسان احمد	587	سکول میں اوّل	88 %
18	2003	عابد علی	579	سکول میں اوّل	81 %
19	2004	عثمان غنی	545	سکول میں اوّل	96 %
20	2005	عامر شہزاد	479	سکول میں اوّل	73 %
21	2006	عنبر اعظم	733	سکول میں اوّل	82 %
22	2007	عثمان نواز	656	سکول میں اوّل	65 %

Marfat.com

لوح اعزاز

امتحان سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ

ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ

(سائنس گروپ)

نمبر شمار	سال	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	کیفیت
1	1986	منور حسین ولد محمد صادق	725	سکول میں اول
2	1987	محمد شفاعت ولد محمد علی	714	سکول میں اوّل
3	1988	تنویر احمد ولد محمد بشیر	661	سکول میں اوّل
4	1989	محمد منشاء ولد سید احمد	474	سکول میں اوّل
5	1990	عبدالغفار بریار ولد عبدالغنی	758	بورڈ میں چہارم
6	1991	تنویر احمد ولد نذیر احمد	711	سکول میں اوّل
7	1992	عمران طفیل	752	سکول میں اوّل
8	1993	یاسر امانت	742	سکول میں اوّل
9	1994	عبدالخالق مغل ولد مقصود احمد	734	سکول میں اوّل
10	1995	مظہر علی ولد حبیب اللہ	685	سکول میں اوّل

Marfat.com

11	1996	عبدالرزاق	738	سکول میں اوّل
12	1997	محمد امجد ولد عظیم فیروز	709	سکول میں اوّل
13	1998	عمر فاروق	729	سکول میں اوّل
14	1999	ظہیر احمد	742	سکول میں اوّل
15	2000	نعمان طاہر نحوری	720	سکول میں اوّل
16	2001	جمشید نواز بٹ	722	سکول میں اوّل
17	2002	اظہر محمود	669	سکول میں اوّل
18	2003	وسیم وارث	745	سکول میں اوّل
19	2004	اظہر ریاض	658	سکول میں اوّل
20	2005	سالک جاوید	728	سکول میں اوّل
21	2006	حافظ راشد بلال	927	سکول میں اوّل
22	2007	نبیل جاوید	705	سکول میں اوّل

Marfat.com

لوح اعزاز

امتحان سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ

ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ (حصہ گرلز)

(آرٹس گروپ)

نمبر شمار	سال	رول نمبر	نام طالبہ	حاصل کردہ نمبر	کیفیت	نتیجہ فیصد
1	1990	73772	ذکیہ سلطان	582	سکول میں اول	100%
2	1991	86717	ساجدہ کوثر	620	سکول میں اول	81.8%
3	1992	75268	روبینہ کوثر	625	سکول میں اول	83.5%
4	1993	74706	ثمینہ پروین	511	سکول میں اول	50%
5	1994	86745	حمیرا حنیف	633	سکول میں اول	84%
6	1995	83539	لبنیٰ شہزادی	622	سکول میں اول	59.3%
7	1996	84461	فاخرہ بوٹا	591	سکول میں اول	64.8%
8	1997	84046	شگفتہ ناز	565	سکول میں اول	91.6%
9	1998	79767	نازیہ مجید	634	سکول میں اول	91.67%
10	1999	88452	فوزیہ لطیف	603	سکول میں اول	95.1%
11	2000	34452	عروج اقبال	637	سکول میں اول	78.8%
12	2001	91913	سعدیہ منصور	659	سکول میں اول	90%
13	2002	15539	حافظ فوزیہ رشید	668	سکول میں اول	76.6%

Marfat.com

14	2003	118453	آسیہ شریف	629	سکول میں اول	87.5%
15	2004	212434	نورین شہزادی	658	سکول میں اول	100%
16	2005	236396	حافظہ سلمیٰ لطیف	642	سکول میں اول	66.67%
17	2006	51420	زونیرہ سعید	793	سکول میں اول	77.8%
18	2007	62572	اقصیٰ اسلم	609	سکول میں اول	69.6%
19	2008	250113	صدف اسلم	717	سکول میں اول	85.7%

Marfat.com

لوح اعزاز

امتحان سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ

ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ (حصہ گرلز)

(سائنس گروپ)

نمبر شمار	سال	رول نمبر	نام طالبہ	حاصل کردہ نمبر	کیفیت	نتیجہ فیصد
1	1991	46218	ثمیرا حسین	611	سکول میں اول	87.5%
2	1992	40780	نبیلہ بٹ	676	سکول میں اول	100%
3	1993	69028	افشاں ناز	632	سکول میں اول	100%
4	1994		سائنس کی کلاس نہ تھی			
5	1995	52021	شمائلہ کوثر	567	سکول میں اول	83.3%
6	1996	52175	رفعت نسیم	669	سکول میں اول	92.85%
7	1997	52457	فوزیہ گلزار	674	سکول میں اول	80.9%
8	1998	51601	زاہدہ نوازش علی	601	سکول میں اول	100%
9	1999	58037	نوریا صفتین	714	سکول میں اول	100%
10	2000	3054	فرزانہ ریاض چیمہ	710	سکول میں اول	100%
11	2001	62761	صائمہ لطیف	707	سکول میں اول	88.8%
12	2002	71921	ثناء جاوید	723	سکول میں اول	88.2%
13	2003	84604	رومانہ اقبال	670	سکول میں اول	81.5%

Marfat.com

100%	سکول میں اول	684	عائشہ منشاء	166773	2004	14
93.75%	سکول میں اول	703	سحرامین	187559	2005	15
100%	سکول میں اول	923	صبااسلم چیمہ	7550	2006	16
100%	سکول میں دوم	896	نیلم اقبال	7440	2006	17
100%	سکول میں سوم	892	حافظہ مائدہ ارشد	7441	2006	18
100%	سکول میں چہارم	860	نبیلہ ریاض چیمہ	7449	2006	19
100%	سکول میں پنجم	850	صدف ذوالفقار	7430	2006	20
100%	سکول میں ششم	829	سعدیہ اسلم	7439	2006	21
85.2%	سکول میں اول	705	مشاء نصرت	10542	2007	22
79.6%	سکول میں اول	785	صائمہ ریاض چیمہ	200424	2008	23

Marfat.com

Marfat.com

TO CH. MOHAMMAD ISMAIL
M.I. PUBLIC SCHOOL DASKA

Photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

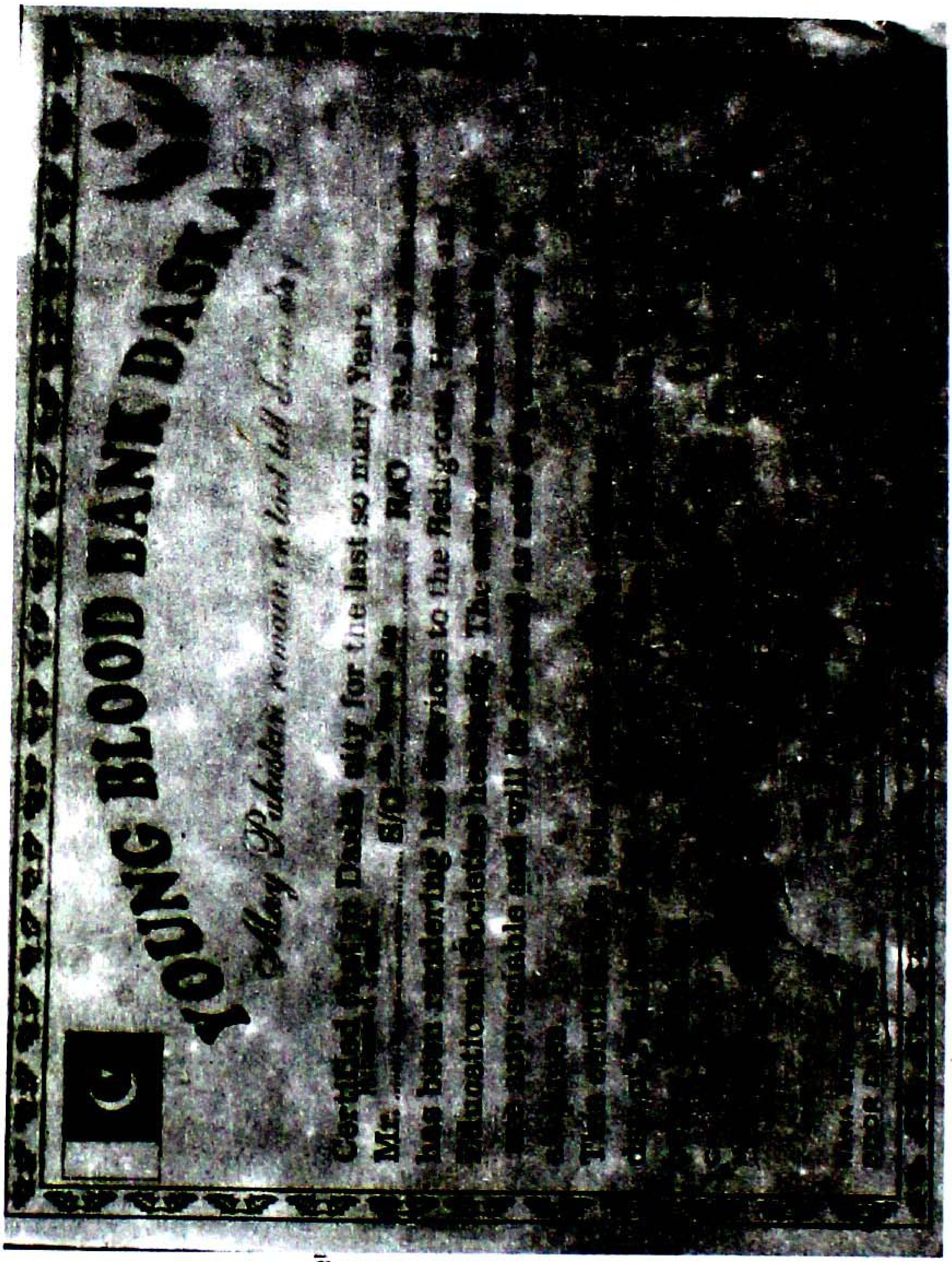

-Photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

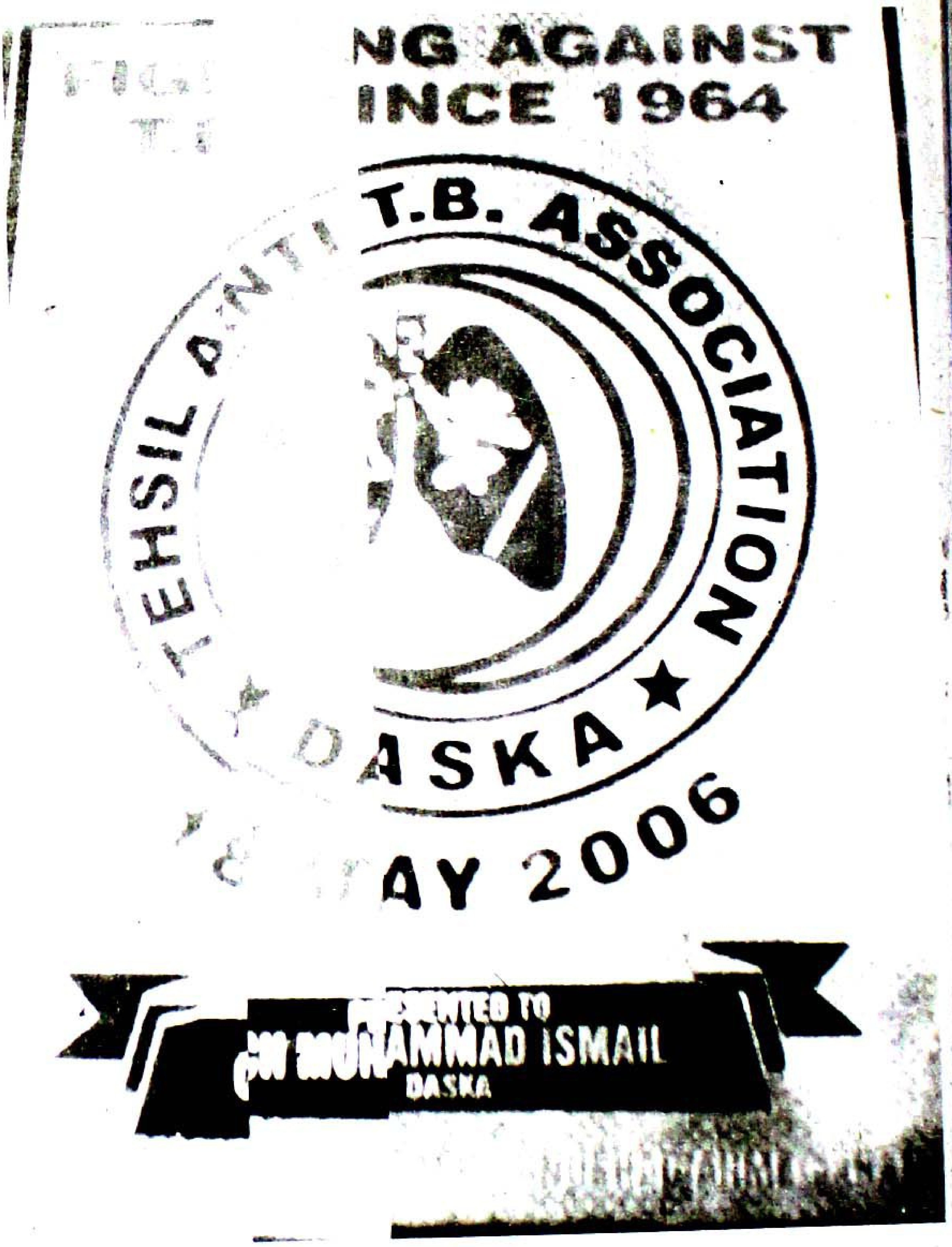

photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

photographer Muhammad Younas

Marfat.com

Marfat.com

(iv) نقش لاثانی پائیلٹ سکول غلہ منڈی ڈسکہ کا قیام:

15 اگست 1994 کو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ڈاکٹر طاہر محمود صاحب آف فیصل آباد اور انجینئر رانا محمد فاروق صاحب کے ہمراہ غلہ منڈی ڈسکہ میں نقش لاثانی پائلٹ سکول ڈسکہ کی بلڈنگ کا خود کسّی کے ساتھ جگہ کھود کر بنیاد رکھی اور اپنے دست مبارک سے مٹھائی بھی تقسیم کی اور پھر جولائی 1998 میں 12 ربیع الاول کے مقدس روز صوفی عبداللطیف صاحب کونسلر بلدیہ ڈسکہ، ماسٹر محمد اشرف مغل، حاجی محمد شریف صاحب، چوہدری عارف حسین ایڈووکیٹ صاحب، محمد یوسف بٹ صاحب وغیرہ نے اس سکول کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

یہ سکول حضرت سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ، ان کے پوتے سید علی حسین شاہ نقش لاثانی رحمتہ اللہ علیہ اور، سید عابد حسین شہ نقش نقش لاثانی کی زیر سرپرستی آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف کی یاد میں اور چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی زیر نگرانی قائم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہاں بہت سے طلباء کو کتابیں، یونیفارم اور بلا فیس تعلیم کی سہولت میسر ہے۔ محدود وسائل کے باوجود سکول کے قیام سے لے کر اب تک اس سکول کے طلباء ایکسٹرنل امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے ہیں۔ یہ سکول نہ صرف تعلیمی بلکہ غیر ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی فعال کردار ادا کر رہا ہے۔

ہر سال 12 ربیع الاول کے روز سکول میں میلادالنبیؐ کے سلسلہ میں سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے جس کی صدارت چوہدری محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں اور ہونہار طلباء میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کرتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

نقش لاثانی پائلٹ سکول غلہ منڈی ڈسکہ کے سالانہ جلسہ میں ڈاکٹر مختار احمد چوہدری، ماسٹر عطاء اللہ اور محمد اسلم گھمن کے ساتھ

Marfat.com

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نقش لاثانی پائلٹ سکول غلہ منڈی ڈسکہ کے سالانہ جلسہ میں سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔ ان کے ہمراہ شعیب مدثر مغل کونسلر جب کہ قاری ثناء اللہ قادری سیرت النبی کے موضوع پر بیان فرما رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

باب دہم:

مذہبی خدمات

(i) مسجد اسماعیل سکول کا قیام:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ حقیقی محبت کی بناء پر ڈسکہ شہر کے مہنگے ترین علاقہ ماڈل ٹاؤن میں اپنی جیب خاص سے جامع مسجد اسماعیل سکول تعمیر کی۔ البتہ اگر کسی صاحب نے اللہ کے گھر میں حصہ ڈالا تو اس کا دل نہیں توڑا اور اسے قبول کیا۔ مسجد کے انتظام وانصرام کے تمام تر معاملات کو ابھی تک چوہدری محمد اسماعیل صاحب اپنی مدد آپ کے تحت احسن طریق سے سرانجام دے رہے ہیں۔

(ii) دینی مدرسہ:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے جامع مسجد اسماعیل سکول کے اوپر والے حصہ میں دینی مدرسہ کا بھی قیام عمل میں لایا ہے۔ جس میں قرآن پاک ناظرہ وحفظ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور مدرسہ کے بھی سارے اخراجات خود برداشت کر رہے ہیں۔

(iii) حج بیت اللہ:

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے جب سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ حاصل کی تو سب سے پہلے آپ نے اللہ کے گھر میں حاضری کا ارادہ کیا پہلی دفعہ 1985ء میں آپ حج بیت اللہ اور روضہ رسول کی حاضری کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے گاؤں کا ایک شخص بہاول بخش صاحب بھی حج بیت اللہ کے لئے گئے۔ پھر 2003ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے گھر کی حاضری کا شرف بخشا۔ اس وقت

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے علاوہ دس افراد حج کرنے کے لئے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ گئے۔

(i) ڈاکٹر منصور الحسن صاحب ایسوسی ایٹ پروفیسر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد (گروپ لیڈر)

(ii) خالدہ چوہدری زوجہ ڈاکٹر منصور الحسن

(iii) فاطمہ بی بی (چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی بھتیجی)

(iv) چوہدری مشتاق احمد صاحب (پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ایمن آباد)

(v) دادی جان رانا لیاقت فاروق صاحب

(vi) والد محترم رانا لیاقت فاروق صاحب

(vii) والدہ محترمہ رانا لیاقت فاروق صاحب

(viii) رانا لیاقت فاروق صاحب (چیف انجینئر O.G.D.C. اسلام آباد)

(ix) مسز رانا لیاقت فاروق صاحب

(x) پسرم رانا لیاقت فاروق صاحب

Marfat.com

باب یازدہم

فلاحی خدمات

(i) انجمن فلاح جٹاں لاہور:

جٹ برادری کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں گھمن ایسوی ایشن کے بعد جب انجمن فلاح جٹاں قائم ہوئی تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نہ صرف اس کے رکن بنے بلکہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے اس تنظیم کے جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی کام کیا اور صوبائی سطح پر ہونے والے تمام اجلاسوں میں شمولیت کی اور قابل قدر حصہ لیا۔ مگر کسی ذات پات کا لحاظ رکھے بغیر عوام الناس کی خدمت کی اور کسی کے ساتھ تعصبانہ رویہ اختیار نہیں کیا اور فرقہ پرستی سے بالکل پرہیز کیا۔

بقول مولانا محمد فیروز خاں ثاقت صاحب مہتمم دار العلوم مدنیہ ڈسکہ!

''چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ساری عمر تفرقہ بازی سے پرہیز کیا اور کسی کو برا نہیں کہا''

ہر پاکستانی کو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے بلا تعصب اپنا بھائی سمجھا۔ ان کی سوچ تھی کہ ہر برداری اپنی اپنی برادری کی اصلاح کرے اور پاکستان کا مستقبل روشن ہو اور پھر سب مل کر پاکستان اور انسانیت کی خدمت کریں۔

Marfat.com

(ii) انجمن جٹ برادری ڈسکہ:

نئی نسل میں تعلیمی شوق پیدا کرنے کے لئے، غریبوں کی امداد کی خاطر اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے چوہدری گل نواز گھمن ایڈووکیٹ، چوہدری رحمت علی مان ایڈووکیٹ، چوہدری ذکاء اللہ آف ڈسکہ کلاں کے باہمی مشورے سے انجمن جٹ برادری ڈسکہ کی بنیاد رکھی گئی۔ برادری کے غریب طلبہ کی مالی پریشانی دور کرنے کے لئے ان کی مالی امداد کرنے کا پرچار کیا۔ ہر سال مڈل، میٹرک اور ایف اے میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے جلسہ تقسیم انعامات منعقد کر کے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے۔ ایک دفعہ انجمن جٹ برادری ڈسکہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تقریب میں بیرسٹر عبدالسلیم چوہدری صاحب، انوار قمر صاحب بھی بطور مہمان خصوصی تشریف لائے اور انہوں نے اپنے دست مبارک سے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اس انجمن کے لئے چوہدری محمد اسماعیل صاحب، چوہدری گل نواز گھمن، صاحبزدگان ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ اور میجر (ریٹائرڈ) سیف اللہ چیمہ سابق ایم۔ پی۔ اے، محمد سلیم بریار، محمد یوسف چیمہ (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر)، چوہدری محمد عنایت ساہی، ذکاء اللہ ساہی اور محمد نذیر ساہی آف ڈسکہ کلاں کی خدمات قابل تعریف ہیں۔

Marfat.com

(iii) انجمن خدمت خلق ڈسکہ:

یہ انجمن 1962ء میں قائم کی گئی تھی۔اس کے بانی ڈاکٹر ایس۔ایم۔صادق مرحوم ہیں۔چوہدری دین محمد صاحب آف لاہور اور چوہدری گل نواز گھمن ایڈووکیٹ صاحب بھی اس کے بانیوں میں سے ہیں اور سرگرم رکن رہے ہیں۔یہ تنظیم عوامی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہے۔چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے بھی اس انجمن کے اغراض و مقاصد حاصل کرنے کے لئے انجمن کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔اپنے گاؤں کے Development Programme کے چیئرمین کے طور پر بھی کام کیا اور اپنے گاؤں کلہ کلاں میں نالیوں پر پلیاں بنوائیں۔سکول کے کمرے بنوائے اور کھیل کا میدان حاصل کیا۔چوہدری محمد اسماعیل صاحب انجمن ہذا میں عرصہ دراز تک ایگزیکٹو ممبر کے طور پر اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے

انجمن خدمت خلق ڈسکہ کے اغراض و مقاصد:

45 برس قبل کچھ دردمند اصحاب نے اپنے ضمیر کی صدا پر لبیک کہتے ہوئے اپنے رب کے ساتھ اس کے بندوں کی خدمت کا ایک پیمان باندھا تھا کہ اپنے وسائل، اپنے تعلقات اور ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے صاحب حیثیت افراد سے، مخیر حضرات اور دیگر سرکاری اور نجی اداروں سے تعاون اور امداد لے کر علاقہ کے لوگوں کی فلاح و بہبود اور نوجوانوں میں صحت مند نظریات کی ترویج کے لیے جدوجہد کریں گے۔حفظان صحت کا انتظام کریں گے اور عوام کو صحت کی سہولتیں فراہم کریں گے کہ صحت مند جسم، صحت مند دماغ کی تخلیق کرتا ہے اور صحت مند دماغ ہی صحت مند نظریات کا حامل ہوتا ہے۔

تعلیمی اور معاشرتی ترقی کے ذریعے لوگوں کو ملک کا مفید شہری بنائیں گے کہ علم ہی روشنی اور قوت کا سرچشمہ ہے۔قدرتی اور حادثاتی حالات میں دکھی انسانیت کے زخموں پر مرہم رکھیں گے۔یہ طے پایا کہ ان مقاصد اور اہداف کے حصول کے لئے بلا امتیاز رنگ و نسل ہر فرد انجمن خدمت خلق کا ممبر بن سکتا ہے۔

Marfat.com

(iv) اینٹی ٹی۔ بی۔ ایسوسی ایشن ڈسکہ:

انجمن خدمت خلق (رجسٹرڈ) ڈسکہ نے ٹی بی کے متعلق ڈسکہ کا سروے کیا جس سے معلوم ہوا کہ شہر اور ارد گرد دیہات میں بے شمار لوگ اس موذی مرض کا شکار ہیں۔ لہٰذا کام کے وسعت اور گہرائی کو مدنظر رکھتے ہوئے 16 مارچ 1964ء کو تحصیل اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن ڈسکہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ ادارہ پنجاب اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن لاہور سے الحاق اور حکومت پنجاب محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ شدہ ہے۔ اس کے بانی ممبران درج ذیل ہیں۔

1- ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ (مرحوم) چیمہ ہسپتال ڈسکہ سابق ایم پی اے

2- ڈاکٹر محمد صادق (مرحوم) دارالبصارت ہسپتال نسبت روڈ ڈسکہ

3- حاجی غلام قادر مغل (مرحوم) میسرز ڈائمنڈ انڈسٹری محلہ اسلام پورہ ڈسکہ

4- حاجی غلام محمد مغل (مرحوم) میسرز مغل یونین انڈسٹری محلہ اسلام پورہ ڈسکہ

5- قاضی منظور احمد (مرحوم) محلہ سول لائن ڈسکہ کوٹ

6- حکیم غلام رسول (مرحوم) سابقہ کونسلر بلدیہ محلہ راجپوتاں ڈسکہ

7- حاجی محمد فاضل مغل (مرحوم) ماڈرن انڈسٹری نسبت روڈ ڈسکہ

8- ایم عبدالحمید شیخ (مرحوم) ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ)

9- چوہدری دین محمد (مرحوم) قادری ٹائپ سنٹر سول کورٹ ڈسکہ

10- حاجی بشیر احمد کریانہ مرچنٹ چوک پسرور روڈ ڈسکہ

11- حاجی عنایت اللہ مغل محلہ اسلام پورہ ڈسکہ

12- حاجی محمد شفیع مغل سپر ماڈرن انڈسٹری ڈسکہ

13- ڈاکٹر مسعود احمد چیمہ صاحب چیمہ ہسپتال ڈسکہ

14- ڈاکٹر محمد افضل مغل صاحب مغل ہسپتال ڈسکہ

Marfat.com

15- حاجی محمد یوسف مغل ماڈرن انڈسٹری چوک پسرور روڈ ڈسکہ

16- حاجی عبدالغنی محلہ اسلام پورہ ڈسکہ

17- محمد نعیم رضا صاحب (محمد اجمل) عرفان انڈسٹری پسرور روڈ ڈسکہ

18- چوہدری گل نواز گھمن صاحب ایڈووکیٹ ڈسکہ

19- میاں غلام نبی صاحب ہارڈ ویئر سٹور سمبڑیال روڈ ڈسکہ

20- چوہدری محمد یامین صاحب توصیف مارکیٹ ڈسکہ

مندرجہ بالا اصحاب نے ایسوسی ایشن کے قیام کے روز ہی اس کی ممبر شپ حاصل کر لی اور یہی اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن ڈسکہ کے بانی ممبران ہیں اور چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے 10-02-1983 کو اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن ڈسکہ کی ممبر شپ حاصل کی یہ ادارہ بلا تفریق مذہب وملت، سیاسی وابستگی اور رنگ ونسل اب تک تپ دق کے ہزاروں مریضوں کا تسلی بخش علاج کر چکا ہے جو تندرست ہو کر معاشرے کے مفید رکن بن کر خاندان کا سہارا بن چکے ہیں۔

ٹی بی ہسپتال ڈسکہ پسرور روڈ پر ڈسکہ سے ساڑھے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر 45 کنال کے وسیع رقبے پر قائم ہے۔ اس ہسپتال کے سرپرست اعلیٰ حاجی محمد دین بھٹی صاحب ہیں جن کا تعلق لاہور سے ہے جب کہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب ڈسکہ یا موجودہ بلحاظ عہدہ DDO(R) اس کی صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر ایس۔ ایم صادق (مرحوم)۔ شیخ عبدالحمید (مرحوم)، چوہدری شفیق احمد سیال (مرحوم)، حکیم غلام رسول (مرحوم)، صوبیدار عبدالرشید صاحب، ڈاکٹر محمد افضل صاحب، محمد انور مغل صاحب سینئر ایڈووکیٹ ڈسکہ، چوہدری محمد منور بل صاحب، چوہدری منور آف گوجرہ کا کردار اس ایسوسی ایشن کے لئے مثالی ہے۔

Marfat.com

(v) اینٹی ٹی۔ بی ہسپتال ڈسکہ کا قیام:

اینٹی ٹی بی ہسپتال کے قیام کے لئے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی خدمات مثالی ہیں۔ جب بھی اس ہسپتال کے لئے اخراجات کی ضرورت پیش آئی چوہدری محمد اسماعیل نے فراخدلی سے اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن ڈسکہ کے ساتھ مالی تعاون کیا۔

1990 میں تمام ہسپتالوں میں جدید عمارتوں کی بنیاد رکھی گئی اور پرانی عمارتیں گرا کر نئی عمارتیں تعمیر کی گئیں۔ اس مقصد کے لئے چوہدری صاحب نے بہت تعاون کیا۔ اب 72 بیڈ پر مشتمل مکمل اینٹی ٹی بی ہسپتال بن چکا ہے۔ اس میں ٹی بی کی مکمل تشخیص، مکمل لیبارٹری اور ایکسرے پلانٹ کی سہولت موجود ہے۔

(vi) کواپریٹو سوسائٹی ☆ فارم سروس سوسائٹی کا قیام

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی کوششوں سے کواپریٹو سوسائٹی کلہ کلاں اور سروس سوسائٹی یونین کونسل راجہ گھمان کا قیام عمل میں آیا۔ چوہدری صاحب نے سوسائٹی کے صدر کے طور پر بھی اپنی خدمات سرانجام دیں اور علاقہ کے لوگوں کو قرضہ حاصل کرنے کی سہولت دی۔ زرعی اجناس کو سٹور کرنے کے لئے سوسائٹی کے تعاون سے اپنے گاؤں کلہ کلاں میں ایک گودام تعمیر کرایا۔

Marfat.com

باب دوازدہم

تاثرات

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے متعلق تاثرات دینے والے اصحاب

عزیز و اقارب

چوہدری محمد مشتاق منور ساہی

ڈاکٹر منصور الحسن

پروفیسر محمد ارشد بٹر

ڈاکٹر طاہر محمود رندھاوا

چوہدری ارشاد احمد

اشتیاق احمد باجوہ

ماتحت ملازمین

چوہدری غلام رسول ساہی

حاجی محمد عنایت ساہی، محمد قاسم

سید عارف حسین شاہ

چوہدری محمد شفیق وڑائچ

محمد افضل آف مالومہے

رحمت علی

بشیر احمد

عطاءاللہ

محمد ریاض چیمہ

محمد اسحاق (ڈرائنگ ماسٹر

شوکت علی

ذاکر حسین

محمد سلیم بھٹی

شاگردان

پروفیسر (ریٹائرڈ) محمد بشیر وڑائچ

نذیر احمد ساہی، محمد نذیر ساہی

چوہدری عبدالستار آف دھریو

چوہدری صداقت علی

چوہدری سکندر حیات، چوہدری گلزار احمد

مولانا نعمت اللہ

خالد محمود چشتی

ڈاکٹر عبدالحمید

ڈاکٹر ظفر اقبال بیگ

سید سجاد حیدر شاہ

ڈاکٹر محمد امداد آصی

ڈاکٹر ملک نصیر احمد اعوان

ڈاکٹر محمد سرور آف جودھالہ

ڈاکٹر تحسین ریاض

ڈاکٹر محمد سرور آف ٹاوریاں والا

کرنل ڈاکٹر سخاوت علی آف جودھالہ

Marfat.com

ڈاکٹر نیر رشید خاں

سرجن ڈاکٹر محمد خاں منیر

حاجی افتخار احمد تبسم زراعت آفیسر

ڈاکٹر عاشق حسین

ڈاکٹر محمد فاروق

محمد ارشد باجوہ

ڈاکٹر بابر بیگ مطاآلی

ڈاکٹر عبدالرؤف گورائیہ

کرنل محمد فاروق گورائیہ

انجینئر منور حسین گورائیہ

شہزاد حسین گورائیہ

افتخار علی

رانا محمد جاوید منج ایڈووکیٹ

چوہدری اختر قیوم

میجر علی نواز

ڈاکٹر عبدالرزاق مغل

شہزاد احمد سب انسپکٹر

معززین

قاضی ذوالفقار احمد

قاری خالد محمود

مولانا محمد فیروز خاں ثاقب

بیرسٹر عبدالسلیم چوہدری

چوہدری گل نواز گھمن

چوہدری رحمت علی مان ایڈووکیٹ

انوار قمر نیوز ایڈیٹر روزنامہ پاکستان

چوہدری محمد اسلم گل ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ)

رانا خوشی محمد ای۔ڈی۔او (ایجوکیشن)

چوہدری نبی احمد وریاہ سینئر ہیڈ ماسٹر

شوکت حسین نقوی

چوہدری منیر احمد ساہی ہیڈ ماسٹر

محمد لقمان

محمد اشرف مغل سینئر ہیڈ ماسٹر

عبدالمجید بھٹی صوبائی سیکرٹری (ریٹائرڈ)

عبدالشکور عباسی فوٹو گرافر

رانا محمد خاں (عبداللہ بک ڈپو)

امین الملک

محمود احمد بھٹی، رانا اشفاق احمد

چوہدری مشتاق احمد پرنسپل (ریٹائرڈ)

Marfat.com

استاد الاساتذہ

چوہدری محمد اسماعیل ساہی

کی شخصیت وخدمات کے بارے میں تاثرات رقم فرمانے پر
میں تمام شخصیات کا بے حد شکر گزار ہوں۔

محمد اسلم گھمن

Marfat.com

شفیق چچا

چوہدری محمد اسماعیل صاحب میرے چچا جان ہیں۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالی ہے اپنے چچا کو اپنے والد سے زیادہ شفیق، ہمدرد اور غمگسار پایا ہے۔ ہم ایک ہی گھر میں رہا کرتے تھے ہمارا گھر گاؤں کے جنوب مغرب کی طرف واقع تھا۔ چچا جان ہم سب بہن بھائیوں کا خیال اپنے بچوں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ بڑھ کر رکھتے تھے اور ہم سب بھی اپنے والد صاحب سے زیادہ چچا جان سے ڈرتے تھے حالانکہ آج تک کبھی چچا جان نے ہمیں ڈانٹا تک نہیں۔

مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں تیسری چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا میری عادت ہوتی جب والد صاحب سکول جانے لگتے تو ان سے بھی پیسے لیتا تھا اور جب چچا جان سکول جانے لگتے تو ان سے الگ پیسے لیتا تھا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ چچا جان سکول جانے کیلئے بائیسکل پکڑ کر گھر سے باہر نکلنے لگے تو میں نے ان کا بائیسکل پکڑ لیا کہ پہلے مجھے پیسے دیں پھر جانے دونگا۔ اس دن شاید ان کے پاس کھلے پیسے نہیں تھے انہوں نے کہا کہ واپس آکر دونگا۔ مگر میری ضد تھی کہ ابھی لینے ہیں یہ ان دنوں گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں ٹیچر تھے۔ انہیں سکول سے دیر ہو رہی تھی میرے والد صاحب (مرحوم) بھی وہاں موجود تھے جب انہوں نے دیکھا کہ میں چچا جان کو چھوڑ نہیں رہا پہلے تو انہوں نے بھی چھڑانے کی کوشش کی مگر جب میں نے کسی صورت نہیں چھوڑا تو والد صاحب نے ایک زوردار تمانچا میرے منہ پر دے مارا۔ جس سے میری چیخیں نکل گئیں۔ میرے بائیں کان سے سنائی دینا بند ہو گیا۔ چنانچہ چچا جان میرے والد صاحب سے ناراض ہوئے کہ آپ نے اسے کیوں مارا ہے۔ چچا جان

Marfat.com

مجھے ساتھ ڈسکہ لے آئے پہلے ڈاکٹر کو میرا کان چیک کرایا۔ دوائی وغیرہ لی پھر وہ مجھے اپنے ساتھ سکول لے گئے اور شام کو ہم گھر واپس آئے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ چچا جان شام کو جب سکول سے گھر آتے تو میرے لئے برفی ضرور لاتے تھے۔

میرے چچا جان بڑے باہمت اور دلیر ہیں۔ 1957 میں ہم نے نیا گھر گاؤں کے جنوب مشرق کی طرف بنالیا تھا مگر ہم ابھی تک اپنے پرانے گھر میں ہی رہ رہے تھے چچا جان نے گاؤں کے لوگوں کے لئے ایک کوآپریٹو سوسائٹی بھی بنا رکھی تھی جس سے گاؤں کے لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ ہمارے گاؤں کے تقریباً تمام مرد حضرات رات کو کافی دیر تک ہمارے گھر پر بیٹھے رہتے تھے اور گاؤں کے مسائل زیر بحث رہتے تھے۔ پورے گاؤں میں صرف ہمارے گھر میں ہی ریڈیو ہوتا تھا۔ لوگ خبریں سننے کیلئے ہمارے گھر آتے تھے۔

ایک رات آندھی آئی۔ بوندا باندی بھی ہو رہی تھی محمد صادق کشمیری عرف کلیم نے آکر اطلاع دی کہ گاؤں میں چور آگئے ہیں کچھ افراد چوروں کے پیچھے بھاگے۔ چوروں نے فائر کر دیا رات اندھیری تھی چچا جان زمین پر لیٹ گئے اور چچا جان نے بھی جوابی فائر کر دیا۔ جس کے نتیجے میں چور بھاگ گئے۔ میں ان دنوں ابھی بچہ ہی تھا مگر یہ واقعہ مجھے ابھی تک یاد ہے۔

چچا جان صاحب کے اندر اللہ تعالیٰ نے خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے گاؤں میں کوئی مسئلہ ہوتا تو اسے حل کرنا اپنا فرض عین سمجھتے ہیں جنرل ایوب خاں نے دیہات سدھار پروگرام Village Welfair Program شروع کیا جس کا مقصد دیہاتوں کو ترقی دینا اور فلاحی کام کرنا

Marfat.com

تھا چنانچہ چچا جان نے اس پروگرام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے گاؤں کی تمام گلیوں کو پختہ کروانا شروع کیا خود دن رات گلیوں میں لوگوں کے ساتھ مل کر مٹی ڈالتے تھے اور آخر کار گورنمنٹ سے گرانٹ حاصل کر کے تمام گاؤں کی گلیاں / نالیاں پختہ کروالیں۔

چچا جان بڑے ایماندار اور خودار قسم کے انسان ہیں 1960 میں چچا جان کو A.D.I.S کے فرائض سونپ دیئے گئے اور انہیں ڈسکہ تحصیل میں ہی لگا دیا گیا اس وقت پوری تحصیل میں ایک ہی A.D.I.S ہوتا تھا مجھے یاد ہے کہ چچا جان کے پاس ایک سائیکل ہوتی تھی اسی پر تمام سکولز کی انسپکشن کے لئے جاتے تھے دوپہر کا کھانا گھر سے پکوا کر ساتھ لے جاتے۔ جہاں جاتے دوپہر کو وہیں اپنا کھانا نکالتے اور کھالیتے کبھی کسی ٹیچر سے کھانا کھانا مناسب خیال نہ کرتے۔

آپ کام کے سلسلے میں کسی سے رعایت نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ ہمارے والد صاحب کے ساتھ بھی عام اساتذہ جیسا سلوک کیا۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چچا جان کو ان کے نیک کاموں کی وجہ سے اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔

چوہدری محمد مشتاق منور ساہی (M.Com.)

جدہ سعودی عرب

Marfat.com

مہربان چچا

چوہدری محمد اسمعیل صاحب میرے چچا ہیں جن کا دل نہ صرف اسلامی جذبہ ایمانی سے لبریز ہے بلکہ قومی جذبہ بھی بے انتہا ہے۔

میری والدہ مرحومہ بتایا کرتی تھیں کہ چچا جان اپنی عین جوانی کے دنوں میں قرآن پاک کی تلاوت شروع کرتے تو زیادہ سے زیادہ 3 دنوں میں قرآن پاک ختم کر لیتے اور رات کو سوتے میں قرآن پاک کی آیات کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔

میرے والد محترم (چوہدری غلام حیدر) پاکستان بننے کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ قیام پاکستان سے قبل انتخابات 1945ء کے دوران چچا جان گورنمنٹ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھے یہ الیکشن دراصل پاکستان بنانے کیلئے منعقد کئے گئے تھے چچا جان اپنی پڑھائی سے وقت نکال کر دن رات الیکشن مہم میں سرگرم رہتے تھے اس وقت پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے چوہدری سرفراز احمد گورائیہ اور متحدہ ہندوستان (کانگریس اور جمعیت علمائے ہند کانفرنس) کی طرف سے پیر فیض الحسن شاہ آف آلومہار قومی اسمبلی کے امیدوار تھے چچا جان اور ہمارے گاؤں کے مولوی محمد صدیق صاحب مسلم لیگ کے امیدوار کو کامیاب کرانے کیلئے دن رات سرگرم رہتے تھے۔

الیکشن کے روز پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب کے گاؤں موضع آلومہار میں پولنگ سٹیشن بنا تھا جب ہمارے گاؤں کے لوگ ووٹ کا استعمال کرنے کیلئے آلومہار گئے پیر سید فیض الحسن شاہ کے ساتھیوں نے چچا جان، صاحبا کے بیٹے اور مولوی محمد صدیق مرحوم کو دیکھا کہ یہ نوجوان بڑے سرگرم ہیں تو انہوں نے انہیں پکڑ لیا اور علیحدہ لے جا کر صاحبا کے بیٹے اور مولوی محمد صدیق کی پٹائی شروع کر دی لیکن چچا جان کو ہمارے گاؤں کے سراج

Marfat.com

دین جو کبڈی کے بہترین کھلاڑی تھے اپنی حفاظت میں لے لیا اس طرح چچا جان پٹائی سے بچ گئے۔ ہمارے گاؤں کے لوگوں کو دیر سے یہ خبر ملی جب ہمارے گاؤں کے لوگ وہاں پہنچے تو وہ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے تاہم اس الیکشن میں پاکستان مسلم لیگ کے حمایتی امیدوار چوہدری سرفراز احمد گورائیہ آف بڈھا گورائیہ کامیاب ہو گئے۔

ہم اپنے گاؤں کلہ کلاں میں اکٹھے ہی رہتے تھے۔ چچا جان ہم تمام بہن بھائیوں کے ساتھ اپنی اولاد جیسا سلوک کرتے ہیں۔ یہ ہم تمام بہن بھائیوں کی تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیتے تھے۔ چچا جان انگلش اور ریاضی کے بہترین استاد ہیں۔ بچپن سے لے کر اب تک ہماری ہر شعبہ میں رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ المختصر میں آج جو کچھ ہوں صرف اور صرف ان کی رہنمائی اور خصوصی توجہ کی وجہ سے ہوں۔

چچا جان میرے والد صاحب کی انتہائی عزت کرتے تھے اور ان کے سامنے بات چیت کرنے سے گریز کرتے تھے اور نہ ہی کبھی حکم عدولی کی۔ میرے والد صاحب گورنمنٹ پرائمری سکول دھیدووالی میں پڑھاتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے والد صاحب سکول دیر سے پہنچے اور چچا جان نے اپنی اصول پسندی کو برقرار رکھتے ہوئے میرے والد صاحب کے ساتھ بھی دیگر اساتذہ جیسا سلوک کیا۔ ان کا بڑھاپے میں بھی ہمت نہ ہارنا اور کام کرنا ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی سے نوازے۔ (آمین)

ڈاکٹر منصور الحسن (پی۔ایچ۔ڈی اینٹمالوجی)

ایسوسی ایٹ پروفیسر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Marfat.com

طلباء کے حقیقی مربی

باسمہ سبحانہ

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

چوہدری محمد اسماعیل سے میرا تعلق 1987 سے ہے۔ میں چوہدری صاحب کی محکمہ تعلیم میں انتہائی محنت، خلوص، میرٹ سے محبت سے بے حد متاثر ہوا ہوں اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جن طلبہ کی قسمت چمکانا ہوتی ہے اور انہیں کار آمد بنانا ہوتا ہے انہیں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا وسیلہ مل جاتا ہے۔ آپ اپنی اولاد، اور طلبہ کے صحیح مربی ہیں۔ تمام شعبہ جات میں آپ کے تلامذہ اس بات کے شاہد ہیں۔ چوہدری صاحب کے یہ تمام تلامذہ ان کی تصنیفات اور صدقہ جاریہ ہیں۔ چوہدری صاحب کی تاریخ جاننے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ تحریک پاکستان کے کارکن رہے اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قائداعظمؒ کے ماٹو کام، کام اور کام کے مطابق گزاری اور خون دل صرف کیا۔ اور میں نے آپ کو زندگی کے تمام شعبہ جات میں بہترین انسان پایا۔ اور ایسے انسان ہی انقلاب برپا کرتے ہیں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب اپنے دوستوں، عزیز و اقارب، طلبہ، اساتذہ، صدر معلمین اور اداروں کے سربراہوں کے لئے واقعی رول ماڈل ہیں۔ میں جناب محمد اسلم ؒ مولف تاریخ ہذا کو ان کی جامع تصنیف پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر محمد ارشد بٹر
گورنمنٹ اسلامیہ کالج سمبڑیال

Marfat.com

سادہ منش انسان

آج جب مجھے ایک شخصیت کے متعلق لکھنے کی دعوت دی گئی تو میں بہت حیران ہوا کہ ایسا ڈاکٹر جو کہ صرف سرجری میں نشتر چلانا جانتا ہے اس سے یہ توقع کیسے کرلی گئی کہ وہ قلم بھی اچھی طرح چلا سکے گا مگر نہایت اصرار پر آخر ہمت مجتمع کی اور چند سطریں لکھنے کی جسارت کررہا ہوں جو کہ ان کی شخصیت کا احاطہ کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔

میری سوچ کا پرندہ پرواز کرتے کرتے آج سے انیس سال قبل جا پہنچا جب میں نے اس شخصیت کو پہلی دفعہ دیکھا حالانکہ اس سے پہلے میں ان کے متعلق اتنی باتیں سن چکا تھا کہ ان سے ملاقات کرنے کا بڑا اشتیاق تھا مگر جب میری پہلی نظر ان پر پڑی تو مجھے یقین ہی نہ ہوا کہ کوئی شخص اتنا سادہ منش بھی ہوسکتا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ میں اپنے بزرگوں کے ساتھ پہلی دفعہ رشتے کے سلسلے میں ڈسکہ آیا اور اسماعیل پبلک ہائی سکول کے سامنے ایک بزرگ شخصیت جو کہ ایک چھوٹی سی چارپائی پر انتہائی سادہ اور ظاہری نمود و نمائش سے پاک لباس پہنے ہوئے تھے سے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے گھر کا پتہ دریافت کیا وہ ہمیں ساتھ لیکر ایک گلی میں داخل ہوئے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کوئی نہایت شریف النفس انسان ہیں جو ہمیں گھر تک پہنچانے چل پڑے ہیں۔ بعد ازاں اس اسرار سے پردہ اٹھا کہ یہی چوہدری محمد اسماعیل ہیں۔ اس سے آپ ان کے سادہ پن کا اندازہ کرسکتے

Marfat.com

ہیں کہ مہمانوں کی آمد کی پیشگی اطلاع کے باوجود انہوں نے لباس تبدیل کرنا یا کوئی ظاہری نمود و نمائش کرنا پسند نہ فرمایا۔

دنیا میں ابتدائے آفرینش سے موجودہ دور تک بے شمار لوگ آئے اور چلے گئے یہ سلسلہ قیامت تک یونہی جاری رہے گا ان میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کے لوگوں کے دلوں پر انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں اور ان کی شہرت ان کی زندگی میں ہی دور دور تک پھیل جاتی ہے وہ اپنی زندگی میں ایسے کارہائے نمایاں سر انجام دیتے ہیں کہ آنے والی نسلیں ان سے روحانی طور پر مستفید ہوتی ہیں ایسی ہی ایک شخصیت چوہدری محمد اسماعیل ہیں۔

ایک مشہور معروف مصنف لکھتے ہیں کہ کچھ عالم اپنے دین سے متکبر ہو کر ممبر پر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے سامعین زمین پر بیٹھ جاتے ہیں اسی بلندی اور پستی کے فرق کی وجہ سے بات ذہنوں اور دلوں میں گھر نہیں کرتی اسکے برعکس ایک درویش صفت انسان سادہ الفاظ میں علم اور اپنی زندگی کے تجربات اس انداز میں بیان کرتا ہے کہ سیدھی لوگوں کے دلوں میں اتر جاتی ہے ایسے ہی ایک درویش عالم باعمل انسان کا ذکر میں کر رہا ہوں

ایک دانشور کا قول ہے استاد وہ ہے جو اپنی زندگی میں کم از کم ایک کتاب لکھ جائے یا ایک شاگرد پیدا کر جائے چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے اپنی زندگی میں بے شمار شاگرد پیدا کیے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں بالخصوص محکمہ تعلیم میں

Marfat.com

نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں لہذا چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو استاد الاساتذہ کہنا بے جا نہ ہوگا بحیثیت استاد انہوں نے امیر و غریب طلباء کو ہمیشہ برابری کی سطح پر رکھا ۔اپنے انہی اصولوں کی وجہ سے وہ ہر دلعزیز ہیں۔

داناؤں کا قول ہے کہ ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے چنانچہ یہ بات چوہدری محمد اسماعیل صاحب پر صادق آتی ہے وہ چونکہ ذات کے لحاظ سے جاٹ ہیں جس کا مفہوم کاشتکار ہوتا ہے اس لیے فطری طور پر ان کو درختوں اور پودوں سے خصوصی لگاؤ ہے جس کی جھلک ان کے موجودہ سکول ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ماڈل ٹاؤن ڈسکہ میں نظر آتی ہے۔

جب آپ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں ہیڈ ماسٹر تھے آپ نے ان تھک محنت سے پودے لگوائے اور ان کی انتہائی نگہداشت کی جس کی وجہ سے اس سکول کو بعد ازاں صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

جس طرح ایک مالی اچھے پودوں کی دیکھ بھال بہت توجہ سے کرتا ہے اسی طرح جب بھی آپ کو کوئی ذہین طالب علم دکھائی دیا تو آپ نے اپنی بساط سے بڑھ کر اس کی رہنمائی کی۔آپ غریب بچوں کی ذہانت کو چمکانے کے لیے اور ان کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے مالی امداد خفیہ طریقے سے کرتے تا کہ طالب علم کی عزت نفس مجروح نہ ہو اور غربت ان کے راستے کا پتھر نہ بنے۔

بحیثیت انتظامی تعلیمی افسر نظم و ضبط کے اتنے پابند تھے کہ اپنے قریب

Marfat.com

ترین عزیزوں کو بھی اس سلسلے میں کوئی رعایت نہ دیتے تھے۔ مستحق رشتہ داروں کی نہائت ہی رازداری سے مالی معاونت کرنا اور ان پر احسان نہ جتلانا انکی شخصیت کا دوسرا پہلو ہے۔

ان کی قربانی کے جذبے اور کردار کی مضبوطی کا یہ حال ہے کہ پانچ بیٹوں اور اولاد نرینہ کا نہ ہونا بھی ان کے پائے استقامت کو متزلزل نہ کر سکا۔ رفیقہ حیات کے بستر علالت پر ہونے کے باوجود ان کی خدمت کو بڑائی سمجھنا اور دوسری شادی کا لفظ زبان تک نہ لانا ان کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ان کے کردار کی خصوصیت ہے وہ مختلف سماجی تنظیموں کے اہم رکن ہیں اور انجمن بہبود جٹاں ڈسکہ کے صدر اور جنرل سیکرٹری بھی رہے۔

مختصراً یہ ان کی شخصیت کے چیدہ چیدہ پہلو ہیں سب کو حوالہ قرطاس کرنا بہت ہی مشکل ہے اللہ تعالیٰ ان کو درازی عمر عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے بچوں اور شاگردوں کے لیے سایہ عافیت اور مشعل راہ بنے رہیں۔ آمین۔

ڈاکٹر طاہر رندھاوا
ڈسٹرکٹ بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر
ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد

Marfat.com

ایک باہمت انسان

چوہدری محمد اسماعیل صاحب عمر کے جس حصے میں ہیں اس دور میں بڑے بڑے لوگ ہمت ہار دیتے ہیں۔ مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور اس وقت بھی وہ بچوں کو تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ یہ ان کا بہت بڑا کام ہے۔ میرے ساتھ چوہدری محمد اسماعیل صاحب بہت اچھا سلوک کرتے ہیں اور بہت شفقت سے پیش آتے ہیں۔ زندگی کے ہر معاملے میں وہ میری راہنمائی فرماتے ہیں اور حوصلہ دیتے ہیں۔ میں نے PHD ایگریکلچرل میں داخلہ لینا تھا کبھی میرا دل چاہتا کہ داخلہ لے لوں کبھی دل چاہتا کہ نہ لوں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے میں نے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا ضرور داخلہ لو۔ ایسے مواقع زندگی میں کبھی کبھی ملتے ہیں اور ایسے مواقع کو کھو دینا اچھی بات نہیں۔ چنانچہ میں نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے مشورہ پر کام کیا اور میں نے داخلہ لے لیا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے مجھ پر بہت زیادہ احسانات ہیں۔ میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کو صحت وتندرستی دے۔

چوہدری ارشاد احمد زراعت آفیسر

مرکز سیالکوٹ صدر

Marfat.com

ایک مخلص استاد

چوہدری محمد اسماعیل صاحب میرے استاد محترم ہیں۔ میں نے 1977ء میں گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمیں محنت اور خلوص نیت سے پڑھاتے تھے اور سکول کے بعد سے لے کر مغرب تک بلا معاوضہ پڑھاتے تھے۔ میں جو کچھ ہوں صرف چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی وجہ سے ہوں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے مجھ پر بہت زیادہ احسانات ہیں۔

اشتیاق احمد باجوہ
مکینیکل انجینئر
ایس ای۔ کے سی پی تھری
جوہر آباد ضلع خوشاب

Marfat.com

ایک دانا انسان

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے متعلق کچھ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ بس اس مقام پر میرا ذہن مطمئن ہوتا ہے کہ چوہدری صاحب نہ صرف بہترین آفیسر ہیں بلکہ استاد الاستاد ہیں۔ چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جتنی دانائی اور حکمت عطا فرمائی ہے ایسی دانائی اور حکمت چند لوگوں کو ہی ملتی ہے۔ ان کے زیر سایہ جسے بھی کام کرنے کا موقع ملا وہ بھی ایک اعلیٰ انسان بن گیا۔ مجھے چوہدری صاحب کے زیر سایہ دس سال کام کرنے کا موقع ملا۔ چوہدری صاحب ایک فرشتہ صفت انسان ہیں۔

چوہدری صاحب سے ناراض لوگ بھی یہ سمجھتے تھے کہ اگر ان سے ہم کوئی مشورہ لیں گے تو وہ ہمیں صحیح مشورہ دیں گے۔ اگر کسی بندے نے چوہدری صاحب پر ایک احسان بھی کیا اور چوہدری صاحب نے اس کے بدلے میں دس احسان بھی کیے تو پھر بھی اپنا احسان نہیں جتلایا بلکہ کسی کا احسان اپنے اوپر سمجھا۔ ایسی خوبی ہر کسی انسان میں نہیں ہوتی۔ مجھے چوہدری صاحب کا سایہ اور شفقت نصیب نہ ہوتی تو جوانی میں ہی کسی بڑی مصیبت میں پھنسا ہوتا۔ اللہ کا احسان ہے کہ چوہدری صاحب مجھے اپنے بچوں کی طرح سمجھاتے رہے اور میری زندگی سنور گئی۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی تقرری بطور انگلش ٹیچر سی۔ایم۔ صادق صاحب آف ڈسکہ کلاں نے کرائی تھی۔ چوہدری صاحب نے ڈسکہ کلاں کے بہت سے نوجوانوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا ہے۔ مگر پھر بھی چوہدری صاحب سی۔ایم۔ صادق کا احسان نہیں بھولے۔ سی۔ایم صادق صاحب جو علامہ اقبال کے شاگرد تھے وہ ایک درویش صفت انسان تھے۔

جب جنوری 1960 میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ADI ڈسکہ کے طور

Marfat.com

پر اپنے فرائض سنبھالے اس وقت بابا احمد دین ہیڈ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ اگر چہ ملازمت سے ریٹائر ہو چکے تھے تاہم ان کی ہمدردیاں سکول کے ساتھ وابستہ تھیں۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ 1950 سے پہلے موجودہ گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ کی عمارت میں قائم تھا۔ 1950 میں مہاجرین نے مشن سکول ڈسکہ میں بائبل پڑھانے پر اعتراض کیا۔ سکول میں ہڑتالیں شروع ہوگئیں۔ سکول انتظامیہ نے ہڑتال کرنے والے تمام طلباء کو سکول سے خارج کر دیا، چنانچہ ڈسکہ میں جناح اسلامیہ سکول قائم کرنے کے لئے چوہدری عبدالغنی آف گھوئینکی جو ضلع کونسل سیالکوٹ کے چیئرمین تھے کی سرپرستی میں ایک انجمن قائم کی جس کے مینجر شیخ غلام نبی ایڈووکیٹ تھے اور محمد شریف صاحب سیکرٹری تھے۔ چنانچہ چوہدری عبدالغنی صاحب نے پرائمری سکول ڈسکہ کو ذیل گھو میں منتقل کر دیا۔ کیونکہ ذیل گھر کی عمارت بوسیدہ اور ضرورت سے کم تھی۔ کچھ کلاسز EVACUE TRUST PROPERTY کی جگہ پر تالاب کے کنارے بیٹھتی تھیں۔ یہ تالاب بہت بڑا اور گہرا تھا۔ تالاب والی جگہ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے اس سکول کا نام تالاب والا سکول مشہور ہو گیا۔

ٹرسٹ پراپرٹی پر ملنگوں نے قبضہ کر رکھا تھا۔ انہوں نے سکول کی طرف ایک لمبی سی دیوار بنا کر سکول کو بے دخل کر دیا تھا۔ اس وقت مولوی محمد صدیق پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ چنانچہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب ADI کی سرپرستی میں، مولوی محمد صدیق صاحب کی نگرانی میں سکول کے اساتذہ کرام اور بچوں کو ساتھ لے کر دیوار گرا کر تالاب والی جگہ کا قبضہ حاصل کر لیا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے تبادلے کے بعد چوہدری محمد ریاض وڑائچ ADI، چوہدری محمد یوسف چیمہ صاحب ADI، چوہدری حفیظ رسول صاحب ADI اور میں نے بھی اس معاملے میں پوری دلچسپی لی اور تالاب والی جگہ پر کسی کو قبضہ نہیں کرنے دیا۔

Marfat.com

چوہدری صاحب کی سوانح حیات لکھ کر مؤلف کتاب ہذا نے نہ صرف مجھ پر احسان کیا ہے بلکہ پوری قوم پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ چوہدری صاحب طلباء کو بڑی محنت سے بغیر کسی لالچ کے تعلیم دیتے تھے۔

بطور ADI خود بھی اور مجھے بھی یہ درس دیا کہ بغیر حرص و لالچ اور امتیاز کے کسی کی خدمت کرو۔

چوہدری غلام رسول ساہی

(ریٹائرڈ ہیڈ کلرک)

ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفس تحصیل ڈسکہ

محلہ چوہدریاں ساہی کالونی

عوامی روڈ ڈسکہ

Marfat.com

بہادر شخصیت

ہم گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ موجودہ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ کوٹ میں سروس کرتے تھے۔ سکول کے احاطہ میں ایک تالاب تھا۔ تالاب کے ایک طرف دیوار ہوتی تھی۔ تالاب میں ملنگوں کا ڈیرہ تھا اور اس جگہ پر پہلوانوں کی کشتی بھی ہوتی تھی۔ اس جگہ پر ہندو اپنے مذہب کے مطابق ڈرامے بھی کرتے تھے۔ ہیڈ ماسٹر احمد دین صاحب کے ریٹائر ہونے کے بعد مولوی محمد صدیق صاحب آف کلہ کلاں نے سکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر چارج سنبھالا۔ جنوری 1960 کو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ADI ڈسکہ کا چارج سنبھالا۔ ان کا دفتر گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ میں ہی ہوتا تھا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے محسوس کیا کہ سکول کے تالاب میں ملنگوں کا قبضہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تعلیمی عمل میں بہت بڑی رکاوٹ ہے اور تعلیمی ماحول پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس تالاب کو ختم کرنا چاہیئے۔ چنانچہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے سکول کے تمام اساتذہ سے صلاح و مشورہ کیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ ایک تقریب کا انعقاد کیا جائے جس میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ جناب محمد قاسم رضوی صاحب اور تحصیلدار ڈسکہ جناب عبدالعزیز صاحب ڈسکہ جن کے پاس اس وقت اسسٹنٹ کمشنر ڈسکہ کے بھی اختیارات تھے کو مدعو کیا جائے۔ اس تقریب میں مہمانوں کی انٹرٹینمنٹ کے لئے

Marfat.com

تالاب پر ملنگوں کے قبضہ کے متعلق ایک ڈرامہ بھی تیار کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب دوران تقریب ڈرامہ پیش کیا جا رہا تھا تو اس میں جب تالاب اور ملنگوں کا سین آیا تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے چوہدری صاحب سے پوچھا یہ تالاب اور ملنگوں کا کیا معاملہ ہے تو چوہدری صاحب نے وضاحت سے بتایا کہ ملنگوں نے سکول کے تالاب پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ اس پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے تحصیلدار صاحب سے کہا کہ اس تالاب کو ختم کرا دو۔ تحصیلدار صاحب نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے کہا اس تالاب کو ختم کر دو۔ اس پر چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے کہا کہ ختم کرنے کے لئے آپ کی امداد کی ضرورت ہے تو تحصیلدار صاحب نے کہا کہ ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں۔ اگلے روز چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی محمد صدیق صاحب سے کہا کہ اس تالاب کی دیوار کو گرا کر تالاب کو بھر دیا جائے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے کسی خدشہ کے پیش نظر پہلے ٹال مٹول کیا تو چوہدری صاحب نے کہا کہ پھر آپ صبح سکول سے چھٹی کر لیں ہم خود یہ کام کر لیں گے۔ مگر کچھ وقت کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب یہ کام کرنے کے لئے رضامند ہو گئے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے سکول کے تمام اساتذہ اور طلباء کو اکٹھا کیا اور کہا کہ یہ دیوار گرا کر تالاب کو بھرنا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ میں سے کون بھاگتا ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب خود ساتھ والے کمرے کی چھت

Marfat.com

پر کھڑے ہو گئے اور نعرہ تکبیر لگایا۔ ہم نے اور سکول کے طلبا نے اللہ اکبر کہہ کر تالاب کی دیوار کو گرا دیا اور سارا ملبہ تالاب میں پھینک دیا اور پھر مخیر حضرات سے Donation لے کر باہر سے مٹی منگوا کر تالاب کی خالی جگہ کو ایک ماہ میں بھر دیا یہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا بہت بڑا کارنامہ ہے جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا

چوہدری محمد اسماعیل صاحب اچھا کام کرنے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتے اور کام نہ کرنے والے اساتذہ کو سمجھاتے تھے۔ زبانی کچھ کہہ لیتے تھے۔ مگر چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے کسی بھی استاد کو تحریری طور پر نقصان نہیں پہنچایا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب میں اتنی خوبیاں ہیں کہ بیان نہیں کی جا سکتیں۔

حاجی محمد عنایت ساہی

محمد قاسم

سابق مدرسین گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ

ساکنان عوامی روڈ ڈسکہ

Marfat.com

ایک فرض شناس استاد

چوہدری محمد اسماعیل صاحب بہت اچھے استاد رہے ہیں۔ انہوں نے نامور استاد کی حیثیت سے اپنا نام پیدا کیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ سے لے کر گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ تک انہوں نے بچوں کو انتہائی لگن، پیار، محبت اور خلوص نیت کے ساتھ اپنا فرض سمجھ کر تعلیم دی۔ اس کے بعد جب ڈسکہ میں اپنا پرائیویٹ سکول قائم کیا تو اس میں بھی خلوص نیت اور دیانتداری کے ساتھ محنت کی جس کے ثمرات واضح ہیں۔ بطور .A.D.I جب وہ سکولوں کا معائنہ کرنے یا امتحان لینے کیلئے جاتے تو کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہ برتتے تھے۔ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتے تھے۔ اگر چہ ہمارے ان کے ساتھ تعلقات تھے مگر پھر بھی ہمیں انہوں نے کسی قسم کی کوئی رعایت نہ دی۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک کارکن اور دیانت دار استاد کی حیثیت سے بچوں کی ایسے انداز میں تربیت کر چکے ہیں کہ آج ان کے ہزاروں شاگرد مختلف شعبوں میں ملک وملت کی خدمت کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بہتر تعلیمی خدمات کی وجہ سے جزائے خیر عطا فرمائے اور تندرستی بخشے۔

سید عارف حسین شاہ مدرس (ریٹائرڈ)

گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کوریکی تحصیل ڈسکہ

Marfat.com

مشعلِ راہ انسان

چوہدری محمد اسماعیل صاحب بطور اے۔ڈی۔آئی۔ جب کسی سکول کا معائنہ کرنے جاتے تو اکثر اوقات مجھے ساتھ لے جاتے۔ ہمارے ساتھ چپڑاسی بھی ہوتا تھا۔ ہم تینوں بائی سائیکل پر جاتے تھے۔ اگر کلاسز کا معائنہ کرتے ہوئے دیر ہو جاتی تو اس سکول میں ہی قیام کرتے اور باقی کام اگلے روز سرانجام دیتے تھے۔ چوہدری صاحب نے کبھی کسی استاد سے پانی تک نہیں پیا اور نہ ہی کسی استاد سے روٹی کھائی۔ اپنا ذاتی انتظام ہوتا تھا۔ البتہ گاؤں کے آدمی سے کھا پی لیتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم گورنمنٹ پرائمری سکول جیووالی کا معائنہ کرنے کے لئے گئے۔ واپسی پر دیر ہو گئی اور راستے میں ایک گاؤں میں گزرتے ہوئے چوہدری صاحب نے مجھے پیسے دیئے اور کہا کہ سگریٹ کی ایک ڈبی لے آؤ۔ میں سگریٹ لینے کے لئے گیا تو مجھے وہاں ایک استاد ماسٹر اظہر صاحب ملے۔ میں نے ان سے کہا کہ سگریٹ لینے ہیں تو وہ فوراً گھر گئے اور کے۔ٹو سگریٹ کی ایک ڈبی لے آئے۔ میں نے پیسے دینے کی کوشش کی تو انہوں نے نہ لیئے۔ ہم واپس آ گئے۔ راستے میں چوہدری صاحب نے مجھے پوچھا کہ اس کو سگریٹ کے پیسے بھی دیئے ہیں یا نہیں۔ میں نے کہا اس نے نہیں لیئے۔ اس پر چوہدری صاحب بہت ناراض ہوئے اور مجھے کہا چلو واپس چلیں۔ اس کو پیسے دے کر آتے ہیں۔ چنانچہ ہم واپس

Marfat.com

گئے اور اس کو سگریٹ کی ڈبی کے بارہ آنے دیئے۔ اس نے انکار کیا مگر جب اسے یہ معلوم ہوا کہ چوہدری صاحب ناراض ہو رہے ہیں تو اس نے پیسے لے لیئے۔ چنانچہ ہم کافی لیٹ ہو گئے اور رات دس بجے کے قریب کورکی پہنچے۔ اور چوہدری صاحب نے ہمارے گھر میں رات بسر کی۔ چوہدری صاحب کی زندگی ہر شعبہ میں ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

چوہدری محمد شفیع وڑائچ
ریٹائرڈ (ایس۔وی) ٹیچر
گورنمنٹ مڈل سکول کورکی

Marfat.com

کام، کام اور کام کی عملی تصویر

محمد افضل صاحب بیان کرتے ہیں کہ چوہدری اسماعیل صاحب ایک کارکن افسر رہے ہیں اور وہ قائداعظم کے فرمان کام، کام اور کام کی عملی تصویر تھے۔ مڈل سکول سورنگیاں کے اساتذہ پر اعتماد کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مڈل سکول سورنگیاں کے آٹھویں جماعت کے طلبہ نارمل سکول پسرور میں مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان دے رہے تھے۔ دوران امتحان طلبہ وہیں رہتے تھے۔ ان کے ساتھ محمد شریف صاحب SVT ساکن سورنگیاں رہ رہے تھے۔ چوہدری صاحب بطور سپرنٹنڈنٹ امتحان لے رہے تھے اور وہاں پر ہی رہتے تھے۔ میں بھی دوران امتحان پسرور گیا تاکہ پتہ کیا جائے کہ طلبہ کے پیپر کیسے ہو رہے ہیں۔ محمد شریف صاحب SVT نے مجھ سے مشورہ کیا کہ چوہدری صاحب میرے استاد ہیں۔ میں ان سے گورنمنٹ H/S ڈسکہ میں پڑھا ہوا ہوں۔ دیسی گھی جو ہم اپنے ساتھ لائے ہیں اس میں سے کچھ دیسی گھی چوہدری صاحب کی نذر کر دیں تو میں نے جواب دیا کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بعد ازاں شریف صاحب چوہدری اسماعیل صاحب کے کمرے میں چلے گئے اور جا کر کہا کہ جناب ہم گاؤں سے کچھ دیسی گھی لے کر آئے ہیں۔ آپ کے لئے کچھ لے کر آؤں۔ تو چوہدری صاحب نے کہا وہ دیکھو میرا گھی اور آٹا پڑا ہوا ہے۔ آپ کو جتنی ضرورت ہے وہ لے جائیں۔ علاوہ ازیں ایک نگران سے کہا سورنگیاں کے طلبہ بہت اچھے ہیں۔ ان کے اساتذہ نے ان کی غلط تربیت نہیں کی۔ لہذا ان کی نگرانی میں اپنا وقت ضائع نہ کرنا۔ دوسرے سکولوں کے طلبہ کا خیال رکھنا۔

محمد افضل صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول سورنگیاں
تحصیل پسرور ساکن مالو مہے تحصیل ڈسکہ

Marfat.com

پابندی وقت کے پیکر

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک فرض شناس، محنتی اور وقت کی پابندی کرنے والے افسر تھے۔ وہ سیالکوٹ جنوبی کے ADI رہے ہیں۔ اس لحاظ سے مجھے ان کے ماتحت سروس کرنے کا موقع ملا۔ ان میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ انہوں نے بطور افسر اپنے ماتحت کا کبھی نقصان نہیں کیا۔

رحمت علی ریٹائرڈ JV ٹیچر گورنمنٹ مڈل سکول سورنگیاں ساکن سورنگیاں تحصیل پسرور

Marfat.com

اساتذہ کے لئے بہترین نمونہ

میں جب اپنے گاؤں گورنمنٹ مڈل سکول سورنگیاں میں پڑھتا تھا تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب سکول کا معائنہ کرنے کے لئے آتے تھے۔ ساری کلاسز کا جائزہ خود لیتے تھے اور موقع پر اساتذہ کو ہدایات دیتے تھے۔ معائنہ کرتے ہوئے اگر کام ختم نہ ہوتا تھا تو سکول میں ہی رات کو قیام کرتے تھے۔ کسی استاد سے کھانا نہیں کھاتے تھے بلکہ ان کا اپنا انتظام ہوتا تھا۔ اس کے بعد میں جب استاد بنا تو مجھے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے ماتحت سروس کرنے کا بھی موقع ملا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک اچھے منتظم اور اعلیٰ افسر تھے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب وقت کے پابند تھے اور اساتذہ کے لئے ایک بہترین نمونہ تھے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب محکمانہ فرائض بہت اچھے طریقے سے سرانجام دیتے تھے۔ بطور اے۔ ڈی۔ آئی جماعت پنجم کا سینٹر کا سالانہ امتحان محکمانہ اصولوں کے مطابق لیتے اور کبھی کسی طالب علم کو کوئی رعایت نہ دیتے۔ ہونہار اور امتحان میں اچھے کارکردگی حاصل کرنے والے طلباء کے گھر میں جا کر ان کے والدین کو مبارک باد دیتے اور کہتے کہ اپنے بیٹے کو ضرور پڑھانا۔ سالانہ معائنہ کے وقت تمام اساتذہ اپنے اپنے سکولوں میں صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔

Marfat.com

چوہدری صاحب بطور اے۔ڈی۔آئی اپنے ماتحت عملہ کو باپ یا بڑے بھائی کی طرح نصیحتوں سے نوازتے تھے مگر کبھی کسی استاد کے خلاف کوئی تحریری کاروائی نہیں کی اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچایا محکمہ تعلیم میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب بااصول انسان ہیں۔انہوں نے اپنی ساری زندگی تعلیم کے لئے وقف کردی۔ان کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت وتندرستی سے نوازے۔

بشیر احمد

مدرس گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول مندرانوالہ

ساکن گلستان کالونی کالج روڈ ڈسکہ

Marfat.com

تعلیمی قواعد وضوابط کے پابند افسر

میں بطور جے۔وی ٹیچر گورنمنٹ P/S رچھاڑہ میں سروس کرتا تھا جب کہ چوہدری اسماعیل صاحب ADI سیالکوٹ جنوبی تھے۔اس لحاظ سے مجھے چوہدری اسماعیل کے ماتحت سروس کرنے کا موقع ملا۔آپ انتہائی سادہ، دیانتدار، مخلص اور تعلیمی قواعد و ضوابط کے پابنداور دیانت دار افسر تھے۔آپ کو تعلیم سے بے حد محبت تھی۔جماعت پنجم سنٹر کے امتحان میں پوزیشن لینے والے طالب علم کے گھر میں جا کر مبارک باد دیتے۔اس کی اور اس کے والدین کی حوصلہ فرماتے تھے اور تعلیم کو جاری رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے۔آپ نے اپنے ماتحت کے خلاف تادیبی یا انتقامی کاروائی کرنے کا سوچا تک نہ تھا۔آپ شلوار قمیص پہنتے تھے اور میں نے دیکھا کہ کسی سکول کا معائنہ کرنے کے دوران نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو پہلے نماز ادا کرتے تھے بعد میں دوسرا کام۔جس کسی سکول میں جاتے تھے اپنے ساتھ دوپہر کا کھانا لے کر جاتے تھے جو نہایت سادہ ہوتا تھا۔سائیکل پر سکولوں کا معائنہ کرنے جاتے تھے۔فرض شناس اور محنتی اساتذہ کی دل سے قدر کرتے تھے۔لیٹ سکول جانے والے اور تعلیمی کام اچھا نہ کرنے والے اساتذہ کو نہایت ہمدردی اور شفقت سے کام کرنے کی ہدایت فرماتے تھے۔جس سکول میں جاتے حساب کا سوال لکھاتے اور جن طالب علموں کو سوال نہیں آتا تھا ان کو اسی وقت سمجھاتے بھی تھے۔اردو کا سبق بھی سنتے اور املا کی طرف بہت زور دیتے تھے۔

عطاء اللہ ولد فتح دین ریٹائرڈ JV ٹیچر ساکن محلہ حاجی پورہ ڈسکہ

Marfat.com

ہمہ گیر صفات کے مالک

مجھے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے ماتحت گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں سروس کرنے کا موقع ملا۔آپ بہترین استاد اور ہیڈ ماسٹر رہے ہیں۔آپ کی طلبہ کی تعلیم و تربیت سے محبت ، اپنے پیشہ سے لگن، محنت، خلوص نیت، صداقت، امانت، دیانت، راست گوئی، معاملہ فہمی، دوراندیشی، عاجزی، ملنساری میں جو کچھ بھی لکھا جائے کم ہے۔چوہدری محمد اسماعیل صاحب زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے لئے بہترین راہنما ثابت ہوئے ہیں۔

محمد ریاض چیمہ
ریٹائرڈ ایس۔ایس۔ٹی
گورنمنٹ ہائی سکول بھیلومہار
ماڈل ٹاؤن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

اعلیٰ ظرف انسان

میں نومبر 1973ء میں گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ سے ٹرانسفر ہو کر گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ آیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں ہیڈ ماسٹر محمد شفیق سیال صاحب تھے اور بن باجوہ کے ہیڈ ماسٹر چوہدری محمد اسماعیل صاحب تھے۔ میں نے ان دونوں شخصیات کی عادات میں 19/20 کا فرق دیکھا ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے متعلق یہ شعر کہا جا سکتا ہے۔

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لئے

جو کسی ادارے کے سربراہ میں خوبیاں ہونی چاہئیں وہ تمام تر خوبیاں چوہدری محمد اسماعیل صاحب میں موجود ہیں۔ وہ ہر کسی کی کارکردگی سے بخوبی واقف ہوتے تھے۔ ہمیشہ ادارے کی بہتری کے لئے سوچتے۔ میں خصوصی طور پر چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا اس لحاظ سے بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے کلیریکل جاب سکھایا جس کی وجہ سے مجھے لوگوں کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں رفاعی فنڈ کا انچارج رہا۔ میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ اس فنڈ سے کوئی ناجائز خرچ نہیں کیا گیا۔ لوگ سکول کی فلاح کے لئے عطیات دے کر خوش ہوتے تھے کیونکہ انہیں سکول میں کام ہوتا نظر آتا تھا۔ سال میں چار تقریبات ہوتی تھیں اور ان کے انعقاد کے انتظام و انصرام کے سلسلہ

Marfat.com

میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب ، میں اور دیگر اساتذہ کئی راتیں سکول میں گزارتے۔ درجہ چہارم کے ملازمین کے ساتھ چوہدری محمد اسماعیل صاحب انتہائی پیار کرتے تھے اور اتنی شفقت دیتے تھے کہ دھان اور گندم کی کٹائی کے وقت انہیں پورا موقع دیتے تھے کہ اپنے بچوں کے لئے اناج اکٹھا کرلو۔ الختصر چوہدری صاحب انتہائی اعلیٰ ظرف انسان ہیں اور وہ ایک ایسے افسر تھے جنہوں نے کبھی بھی اپنے ماتحت کو نقصان پہنچانے کا سوچا تک نہ تھا۔

چونکہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ نیا اپ گریڈ ہوا تھا اور سکول کے فنڈز ضروریات کے لحاظ سے ناکافی تھے اس لئے بینڈ، جمناسٹک اور سکاؤٹنگ کا سامان اپنی مدد آپ کے تحت خریدا گیا۔ جس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا گیا اور سکول کی کمیٹی سے پاس کرایا گیا۔ سکول میں امتحانی پرچہ جات تیار کرنے کے لئے رفاعی فنڈ سے آٹھ ہزار روپے کی لاگت سے ایک Duplicating مشین خریدی گئی۔

سکول کے لئے گراؤنڈ ناکافی تھی۔ چنانچہ محکمہ مال کے عملہ سے تعاون کی درخواست کی۔ اسسٹنٹ کمشنر صاحب پسرور (رانا صاحب) نے ہماری سرپرستی فرمائی۔ ہم نے تقریباً ایک لاکھ روپے اکٹھے کر کے ہیڈ ماسٹر چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی خصوصی کاوش اور دلچسپی سے ساڑھے تین ایکڑ اراضی حاصل کر لی۔ چوہدری صاحب کی کوششوں کی بدولت سکول کے پی ٹی شو، جمناسٹک، بینڈ، رائفل ڈرل اور سکاؤٹنگ وغیرہ نے نمایاں حیثیت حاصل کر لی۔

Marfat.com

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت وتندرستی سے نوازے۔ آمین)

محمد اسحٰق ڈرائنگ ماسٹر (ریٹائرڈ)

گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ

ساکن کوریکی حال کوٹلی باوافقیر چند

Marfat.com

ایک نایاب انسان

چوہدری اسماعیل صاحب جیسے انسان دنیا میں کم ہی دیکھے ہیں۔ ایسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ ہم (سٹاف ہائی سکول بن باجوہ) ہیڈ ماسٹر ریاست علی باجوہ صاحب کی سرپرستی میں سکول میں محنت کر رہے ہیں اور چوہدری صاحب کی یاد تازہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے لگائے ہوئے پودوں کی آبیاری کر رہے ہیں اور چوہدری صاحب کے شروع کیئے ہوئے کام کو مکمل کر رہے ہیں۔ ہمارے سکول کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی محنت اور کارکردگی کی وجہ سے حکومت پاکستان نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کو بھی بیس ہزار روپے انعام دیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو تندرستی اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

شوکت علی

مدرس گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ

8 نومبر 2008

Marfat.com

غمخوار انسان

میں PTC کرنے کے بعد بے روزگار تھا تو گاؤں کے ایک معزز شخص نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں درجہ چہارم کی ایک سیٹ کے لئے میری تقرری کروائی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں پہلے روز ان کے ساتھ سروس جوائن کرنے کی غرض سے سکول گیا تو میرے ساتھ جو صاحب تھے انہوں نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے کہا کہ جناب یہ بندہ بہت اچھا ہے مگر تقرری آرڈر کمزور ہیں۔ آپ نے ان آرڈروں کو طاقتور بنانا ہے۔ اس پر چوہدری محمد اسماعیل صاحب مسکرا دیئے اور فرمایا چلو ٹھیک ہے۔ چنانچہ سروس جوائن کرنے کے بعد مجھے چوہدری صاحب نے فرمایا کہ آپ نے حصہ پرائمری جو کہ گاؤں میں ہے وہاں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دینے ہیں۔ چنانچہ میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے حکم کی تعمیل کرتا رہا اور چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ رحمت علی درجہ چہارم کا ملازم ہے۔ دوران ملازمت ایک دفعہ مجھے فرمایا کہ آج ہمارے گھر جاؤ کوئی کام ہے۔ چنانچہ میں آپ کے گاؤں کلہ کلاں چلا گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ آپ کے گھر کی ایک دیوار گر گئی تھی جسے تعمیر کرنا تھا اور مجھے راج کی مدد کرنا تھی۔ جب کام ختم ہوا تو میں نے گھر والوں سے اجازت چاہی۔ انہوں نے کہا ایسے نہیں۔ مجھے کپڑے بدلنے کے لئے دیئے۔ میرے

Marfat.com

کپڑے دھو کر مجھے دیئے۔ پھر رائج الوقت مزدوری دی اور کہا کہ اب اگر آپ جانا چاہیں تو جا سکتے ہو۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ناراض ہونا تھا۔ جب گندم یا مونجی کی فصل کی کٹائی کا موسم ہوتا تو باری باری سب ملازمین درجہ چہارم کو کچھ روز دیتے کہ فصل کی کٹائی کرلو اور بچوں کے لئے اناج اکٹھا کرلو۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی کس کسی خوبی اور مہربانی کا ذکر کروں۔ المختصر ایسے انسان دنیا میں کم ہی ملتے ہیں۔

رحمت علی

مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول گنجیانوالی

ساکن بن باجوہ تحصیل پسرور

Marfat.com

ہمہ گیر شخصیت

مجھے 1987ء سے 1993ء تک ایم اسماعیل پبلک سکول ڈسکہ میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی زیر سایہ اپنے فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا۔ اس عرصے کے دوران چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں سے طرح طرح کی کرنوں نے ان کے زیر سایہ اساتذہ کرام اور زیر تعلیم طلباء کے Invisibal صلاحیتوں نے اپنے آپ کو روشناس کرایا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نہ صرف ایک ماہر تعلیم، ماہر نفسیات بلکہ بذات خود ایجوکیشن کی ایک اکیڈمی ہیں

اس زندہ جاوید اکیڈمی نے نہ صرف معاشرے کے بے سہارا، پڑھے لکھے نوجوانوں کو روزگار دیا بلکہ اخلاقی، معاشرتی، دینی اور ادبی لحاظ سے بہتر انداز میں تربیت بھی کی۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا مورال بلندی اور سچائی کے لحاظ سے اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔

وقت کی قلت کی بناہ پر ان کے تمام عادات وخصائل بیان کرنا مشکل ہے لہذ چند ایک درج ذیل ہیں۔

(i) Look before your leep

(ii) Life is another continuous struggle in the age.

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا مشہور قول ہے۔ وقت، قوت اور وسائل کو مدنظر رکھ کر مشکل سے مشکل کام کرو کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

ملک کے مختلف شعبہ جات میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے ہزاروں شاگرد ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب زبان کے کڑوے ضرور ہیں مگر وہ بات کے پکے ہیں اور آپ نفرت اور کدورت کا خیال دل میں کبھی نہیں لاتے۔ اپنے پرائیویٹ سکول کے اساتذہ کرام کو اچھی تنخواہ اور بہتر سہولتیں فراہم کرنا اس کی واضح مثال ہے

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا اپنا کوئی بیٹا نہیں ہے لیکن انہوں نے ہمیشہ عوام الناس کے بچوں کو اپنے بیٹے سمجھا۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جب جولائی 1987ء میں سکول کی عمارت گری تو چار طلبا کے ساتھ سکول کے سینئر استاد محمد منشاء صاحب آف کوریکی بھی قضائے الٰہی سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ لیکن عوام کا کوئی رد عمل دیکھنے میں نہ آیا۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب معاشرے، ملک اور اپنی قوم سے مخلص ہیں۔ وقت کی کمی کے باعث اس تمام بحث کو سمیٹتا ہوں کہ آج میں جو کچھ بھی ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی وجہ سے۔ ورنہ مجھ جیسے انسان کی کیا حیثیت ہے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ بچوں کے ساتھ صرف تعلیمی تعلقات رکھو۔ کلاس میں بچوں کے ساتھ کوئی فضول بات چیت نہ کرو ورنہ

Marfat.com

کلاس اوور کنٹرول ہو جائے گی۔ بچوں کو اپنے ہاتھ سے نہیں بلکہ ہلکی چھڑی سے سزا دو لیکن اس بات کا خیال رکھو کہ نشان نہ پڑے۔

بچوں کی ضرورت دیکھ کر انہیں ہوم ورک دو۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی خلوص نیت اور شب و روز محنت کی بدولت مڈل میں فیل ہونے والے طلباء نے بھی میٹرک کے امتحان میں بورڈ میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب اس نازک دور میں بھی بچوں کو پڑھانے کے جدید تقاضے پورے کر رہے ہیں۔ سکاؤٹنگ، بزم ادب اور کھیلوں کے میدان میں بھی چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی کاوشوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے بطور ADI کے طور پر کام بھی کیا۔ سکولوں کے معائنے کے دوران کھانا اپنے گھر سے لے کر جاتے تھے۔ کبھی کسی استاد سے کوئی تحفہ نہیں لیا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے اپنی تمام سروس کے دوران ایک ٹیچر کے خلاف بھی تادیبی کاروائی نہیں کی۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں۔ میں اندر سے اتنا سخت نہیں ہوں جتنا باہر سے نظر آتا ہوں۔ محمد خان بٹ صاحب آف رنجھائی جنہوں نے آغاز میں ایم آئی پاک وطن سکول میں بطور پرنسپل کام کیا اور چوہدری صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں سے روشنی اخذ کر کے طلباء تک ٹرانسفر کرتے رہے۔

ان کے بعد بابا تاجدین صاحب آف ڈسکہ کی خدمات سے بھی انکار

Marfat.com

نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے بھی چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے بچوں کی تعلیمی تربیت کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو صحت اور تندرستی عطا فرمائے اور ان کے نیک اعمال کی وجہ سے جزائے خیرم عطا فرمائے۔

ذاکر حسین، ایم اے، بی ایڈ
ای ایس ٹی انگلش
گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول مندرانوالہ
ساکن لودھے تحصیل ڈسکہ

Marfat.com

پنجاب کا سرسید

محمد اسلم گھمن کی یہ کاوش ایک عظیم ہستی اور ایک علم دوست انسان کو خراج تحسین ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو پنجاب کا سرسید کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ تعلیم سے محبت ان کی گھٹی میں پڑی ہے۔ چوہدری اسماعیل صاحب گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ اور گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ کوٹ جو کہ تالاب والا سکول کے نام سے مشہور تھا ملنگوں کے قبضہ سے آزاد کروایا اور تالاب کو بھی مٹی سے بھر دیا۔ آپ نے 1985 میں ایم اسماعیل ہائی سکول ڈسکہ کی بنیاد رکھی اور ڈسکہ کی تاریخ میں گولڈ میڈلوں کی لائن لگا دی۔ آپ کی زیر سرپرستی میں نے بھی ایم اسماعیل ہائی سکول ڈسکہ میں عرصہ دس سال تدریسی امور سرانجام دیئے۔ آپ کی مدبرانہ صلاحیتوں اور انتظامی معاملات سے بہت زیادہ مستفید ہوا۔ آپ کی ذات بابرکات تشنگان علم کیلئے مشعل راہ ہے۔ آپ انتہائی بے باک، شفیق، بااصول، مدبر اور زیرک انسان ہیں۔ اصولوں پر سودا بازی کبھی نہیں کرتے۔ طلباء کی بہتری کیلئے ہمہ تن مصروف عمل رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سدا خوش رکھے اور دینی اور دنیاوی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

دعا گو:

محمد سلیم بھٹی

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ایلیمنٹری ایجوکیشن)

ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

ایک بہترین منتظم

چوہدری محمد اسماعیل جیسے انسان اس دنیا میں کم ہی ملتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی تعلیم کے فروغ اور قوم کی فلاح کے لئے صرف کی ہے۔ چوہدری صاحب میرے استاد محترم بھی ہیں۔ میں 1950 میں جماعت دہم میں گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں چوہدری صاحب کے پاس زیر تعلیم رہا۔ چوہدری صاحب ہماری جماعت کو انگلش، ریاضی اور اردو پڑھاتے تھے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک مکمل استاد ہیں جنہوں نے ساری عمر تعلیم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ جب میں جماعت دہم میں پڑھتا تھا تو سکول کے ہاسٹل میں ہی رہتا تھا۔ چوہدری صاحب دن کو حتی کہ رات گئے تک ہمیں پڑھاتے تھے۔ اس وقت میں خیال کرتا تھا کہ شاہدان کا کوئی گھر نہیں ہے کہ ہر وقت ہمیں پڑھانے کی فکر ہے۔ اس طرح میں نے 1951 میں میٹرک کا امتحان دیا اور میں نے بہت اچھے نمبر حاصل کئے۔ ہماری جماعت کا مجموعی نتیجہ 85 فیصد رہا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب بوائز کالج ڈسکہ، جناح اسلامیہ مڈل سکول ڈسکہ کے بانیوں میں سے ہیں۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا ذاتی سکول ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ کے نام پر قائم کیا یہاں ایسے ایسے طالب علم بھی میٹرک پاس کر گئے جن کے متعلق خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور گوجرانوالہ بورڈ سے گولڈ، سلور میڈیلز حاصل کرنے میں ریکارڈ توڑ دیئے۔

آج بھی ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول ڈسکہ دیگر تمام پرائیویٹ سکولوں سے بہتر ہے۔

میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو صحت کاملہ اور عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین۔

پروفیسر (ریٹائرڈ) محمد بشیر وڑائچ

ساکن دھید ووالی تحصیل ڈسکہ

Marfat.com

بے شمار خوبیوں کے مالک انسان

ہم 56-1955 میں چوہدری اسماعیل صاحب کے پاس گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں پڑھتے تھے۔ چوہدری صاحب بہت اچھے استاد تھے۔ 1956ء میں سیلاب آ گیا اور ہم نے خیال کیا کہ آج ہمارے استاد نہیں آئیں گے لیکن چوہدری صاحب وقت پر تشریف لے آئے اور کہا کھڑے ہو جاؤ۔ سبق سناؤ۔ ہم سب حیران ہو گئے۔ چوہدری صاحب میں جتنی خوبیاں تھیں ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

نذیر احمد ساہی، محمد نذیر ساہی
ریٹائرڈ گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ
ساکنان عوامی روڈ ڈسکہ

Marfat.com

ایک پرفیکٹ ٹیچر

میں 57-1956 میں جماعت نہم دہم میں گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں پڑھتا تھا چوہدری محمد اسماعیل صاحب نہ صرف ریاضی بہت اچھا پڑھاتے تھے بلکہ چوہدری صاحب ایک پرفیکٹ استاد تھے۔ وہ اپنے شاگردوں کی نقل وحرکت کا خیال رکھتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ڈسکہ شہر میں پانی والی ٹینکی کی جگہ پر ٹورنگ سینما لگا ہوا تھا اور اس وقت سینما دیکھنا بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ چوہدری صاحب اپنے گھر جانے سے پہلے کبھی کبھی ٹورنگ سینما پر چیک کرتے تھے کہ کوئی طالب علم تو سینما دیکھنے نہیں آیا۔

چوہدری صاحب مار نہیں پیار کے سخت خلاف تھے۔ وہ طلباء کی تعلیم کی طرف بہت توجہ دیتے تھے۔ جو طالب علم دیا گیا تعلیمی کام نہ کرتا تھا یا سبق نہ سناتا تھا انہیں سزا ضرور دیتے تھے میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدریصاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے (آمین)

چوہدری عبدالستار ایڈووکٹ آف وریو
سابق نگران صوبائی وزیر آبپاشی وبجلی پنجاب
سابق ممبر قومی اسمبلی، سابق وفاقی وزیر صنعت

Marfat.com

ایک قابل استاد

میں گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا شاگرد رہا ہوں۔ چوہدری صاحب بہت اچھے اور قابل استاد ہیں۔ وہ بہت جذبے کے ساتھ پڑھاتے تھے۔ چوہدری صاحب ٹیوشن کے بالکل قائل نہ تھے۔ چوہدری صاحب طلباء کی ایسی اخلاقی تربیت کرتے تھے کہ وہ بہت سی برائیوں سے بچ جاتے تھے اور گھر والوں کو بھی تنگ نہیں کرتے تھے۔ جب ایم۔ آئی۔ پاک پبلک ہائی سکول ڈسکہ میں کمرے کی چھت گری تو اس میں چوہدری صاحب کا کوئی قصور نہ تھا۔ وہ ایک حادثہ تھا اور حادثہ کسی وقت بھی پیش آ سکتا ہے۔ آج بھی ایم۔ آئی۔ پبلک سکول ڈسکہ شہر کے تمام پرائیویٹ سکولوں سے بہتر ہے۔ اس سکول میں تعلیم میں کمزور طلباء بھی میٹرک پاس کر لیتے ہیں۔ میں آج جو کچھ ہوں صرف چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی وجہ سے ہوں۔ چوہدری صاحب کے شاگردوں میں بہت سے ڈاکٹر، انجینئر، سیاست دان، اساتذہ اور مجھ جیسے بہت زیادہ وکیل ہیں جو مختلف شعبوں میں ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب جیسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ چوہدری صاحب ڈسکہ کا سرمایہ ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے استاد محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔

(آمین)

چوہدری صداقت علی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب، سابق مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب

Marfat.com

ایک مایہ ناز ماہر تعلیم

ہمارا بڑا بھائی محمد مشتاق چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا بہت ہی تابع فرمان شاگرد تھا۔ جب چوہدری صاحب بی۔ٹی کا کورس کرنے کے سلسلے میں لاہور رہتے تھے اور ایک ہفتے کے بعد جب اپنے گھر واپس آتے تو ہمارے بھائی جان سائیکل لے کر پسرور روڈ پر چوہدری صاحب کے انتظار میں کھڑے رہتے تھے۔ چوہدری صاحب ہمارے استاد محترم ہیں۔ ہم ان کے پاس گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں پڑھتے تھے۔ چوہدری صاحب ایک بہترین استاد تھے۔ چوہدری صاحب نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں بطور ہیڈ ماسٹر جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ بے مثال ہیں۔ اس کے بعد جب گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ اپ گریڈ ہوا تو چوہدری صاحب نے خود اپنے ہاتھوں سے کام کیا اور سکول کی بنیادیں بہت مضبوط کیں۔ پھر اپنی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد ڈسکہ میں اپنا پرائیویٹ سکول قائم کیا تو اس سکول میں بھی ایسے ایسے طلباء میٹرک پاس کر گئے جو تعلیم سے بالکل فرار حاصل کر چکے تھے۔ چوہدری صاحب کی نہ صرف تعلیمی خدمات ہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کا ایک خاص مقام ہے اور ہر کوئی انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے استاد محترم کو صحت و تندرستی سے نوازے اور بہت دیر تک قوم کی خدمت کرنے کی مہلت بخشے (آمین)

چوہدری سکندر حیات گورائیہ سابق ممبر ضلع کونسل سیالکوٹ

چوہدری گلزار احمد گورائیہ ایڈووکیٹ ڈسکہ

Marfat.com

استاذ الاساتذہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر دور میں رب العزت جل وعلا نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور تعلیم وتربیت کے لئے بعض مخصوص شخصیتوں کا انتخاب کیا ہوتا ہے جو اپنی خداداد صلاحیتوں سے انسانیت کو سنوارتے ہیں۔ ایسی ہی شخصیتوں میں میرے حلقے سے استاذ الاساتذہ عزت مآب جناب چوہدری محمد اسماعیل صاحب آف کلاکلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا شمار ہوتا ہے۔ بندہ ناچیز نے 1957 میں گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں چھٹی کلاس فریق اے میں داخلہ لیا۔ میری کلاس کو پڑھانے والے تمام اساتذہ اکرام محنت اور لگن کے ساتھ اپنا فرض منصبی ادا فرمانے والے تھے مگر جناب چوہدری محمد اسماعیل صاحب اپنی مثال آپ تھے۔ آپ اپنی بے مثال محنت و دیانت کی وجہ سے گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ کے تمام اساتذہ اکرام میں ایک امتیازی حیثیت رکھتے تھے اور تمام اساتذہ اکرام آپ کو انتہائی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ میری کلاس کو آپ انگلش پڑھاتے تھے۔ آپ سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو آج اللہ تعالیٰ جل وعلا نے بڑے بڑے عہدے اور منصب عطا کئے ہیں یہ آپ کی محنت اور دعاؤں کی برکت ہے۔ بندہ ناچیز پر آپ کی نگاہ شفقت کا جو اثر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ فقیر کو رب العزت جل وعلا نے خادم دین ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ اس وقت اس بندہ ناچیز کو جامع مسجد دھیدووالی میں امامت و خطابت کے سلسلہ میں تقریباً بیالیس سال کا عرصہ بیت چکا ہے یہ سب کچھ آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ میری دعا ہے کہ رب العزت آپ کو تندرستی والی عمر دراز عطا فرمائے اور آپ کے فیضان میں برکتیں عطا فرمائے۔ (آمین)

خادم اسلام نعمت اللہ خطیب جامع مسجد دھیدووالی

Marfat.com

ایک دیانتدار انسان

میں 1972 میں گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں جماعت ششم میں پڑھتا تھا کہ مجھے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب انتہائی محنتی استاد اور دیانتدار شخص ہیں۔ تعلیم سے ان کا لگاؤ عقیدت کی حد سے بھی زیادہ ہے۔

علم ذہن کو روشن کرتا ہے اور افکار کو جلا بخشتا ہے۔ انسان میں تخلیقی صلاحیتیں علم ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔ تسخیر کائنات علم ہی سے ممکن ہے اور کسی بھی قوم کی ترقی اور ملک کے استحکام کیلئے علمی ترقی ناگریز ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے تعلیم کی شمع روشن کرنے کے لئے اپنی پوری عمر صرف کر دی۔

پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ اور اس کے استحکام کیلئے آپ کی پوری زندگی جرأت و دلیری سے عبارت ہے۔ آپ نے کسی مصلحت کی پرواہ کئے بغیر انجمن جٹ برادری کی خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمہ صفت خوبیوں کے مالک اور ایک مثالی استاد ہیں۔ میں اپنی محبتوں کے گلدستے ان کی عظمت وعزت پر نچھاور کرتا ہوں۔

خالد محمود چشتی ساہی

ایس ایس ٹی گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ

ساکن دھیدو والی

Marfat.com

بہترین استاد

میں نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے زیرِ سایہ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے چوہدری صاحب ہر لحاظ سے ایک بہترین استاد ہیں یہ اپنے شاگردوں کی ہر لحاظ سے بہتر تربیت کرتے ہیں اور مکمل راہنمائی فراہم کرتے ہیں چوہدری صاحب تمام مضامین بہتر انداز میں پڑھاتے تھے انگلش اور ریاضی کے بہت ایکسپرٹ ہیں ریاضی کا سوال حل کرنے سے پہلے ہی بلیک بورڈ کے کونے پر جواب لکھ دیتے تھے بعد میں سوال حل کرنا شروع کرتے تھے چوہدری صاحب ہمیں سکول میں صبح سے لے کر شام تک اور پھر رات کو سکول میں ٹھہرا کر فری پڑھاتے تھے اور بہت زیادہ محنت کرواتے تھے اسی وجہ سے سکول کا رزلٹ ہر سال بہتر آتا تھا۔

میں نے 1975 میں لاہور بورڈ کے تحت میٹرک کا امتحان 714 نمبر حاصل کر کے پاس کیا اس سال ہمارے سکول کا رزلٹ 85 فیصد رہا میں آج اگر ڈاکٹر ہوں تو صرف اور صرف چوہدری صاحب کی محنت کی وجہ سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر عبدالحمید (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

آف کالووالی نزد جودھالہ تحصیل پسرور

Marfat.com

اعلیٰ ظرف استاد

میں 1974 میں اپنے گاؤں کے گورنمنٹ مڈل سکول کوریکی سے مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان پاس کر کے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ داخل ہوا تو یہاں چوہدری محمد اسماعیل صاحب جو کہ سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے سے بہت شفقت، محبت اور پیار ملا۔ چوہدری صاحب اعلیٰ ظرف استاد ہیں۔ چوہدری صاحب بہت محنت سے اور لگن کے ساتھ پڑھاتے تھے۔ چوہدری صاحب تمام مضامین کے ماہر استاد ہیں۔ چوہدری صاحب سکول ٹائم کے بعد سے لے کر رات گئے تک ساری کلاس کو بلا معاوضہ پڑھاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے 1976 میں لاہور بورڈ کے تحت میٹرک کا امتحان دیا اور 742 نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد جب میں نے ایف۔ ایس۔ سی۔ میں داخلہ لیا تو پھر بھی مجھے چوہدری صاحب کی ہر طرح کی رہنمائی میسر آتی رہی۔ حتیٰ کہ میڈیکل کی تعلیم کے دوران بھی مجھے چوہدری صاحب کی شفقت اور توجہ نصیب ہوتی رہی۔ الغرض میں آج جو کچھ ہوں صرف اور صرف چوہدری صاحب کی وجہ سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو اجر عظیم اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر ظفر اقبال بیگ
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ (آئی سپیشلسٹ)
ڈسٹرکٹ لیول ہسپتال ڈسکہ

Marfat.com

بے شمار خوبیوں کے مالک

میں 1975 میں گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں نہم جماعت میں داخل ہوا تو اس وقت چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمیں ریاضی پڑھاتے تھے۔ انہوں نے جیومیٹری پڑھاتے ہوئے برابر اور متماثل کا فرق ایسے انداز میں پیش کیا کہ آج بھی مجھے یاد ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ اگر کوئی سی دو چیزوں میں ایک یا ایک سے زائد صفات موجود ہوں وہ دو چیزیں برابر ہوں گی مگر وہ دو چیزیں اگر ہر لحاظ سے برابر ہوں تو وہ متماثل کہلائیں گی۔

ہم سے سابقہ جماعت دہم کو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے ریاضی پڑھایا تو اس جماعت کا ریاضی کا رزلٹ 100 فیصد آ گیا تو سکول کے سٹاف نے کہا کہ ریاضی کا رزلٹ تو 100 فیصد آ جاتا ہے مگر انگلش کا رزلٹ 100 فیصد نہیں آ سکتا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے کہا کہ پھر میں ریاضی کو چھوڑ کر انگلش پڑھانا شروع کر دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے ہمیں جماعت دہم میں انگلش پڑھائی تو انگلش کا رزلٹ بھی 100 فیصد آ گیا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب بہت محنتی، دیانتدار اور فرض شناس استاد رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی خلوص نیت کے ساتھ کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور تندرستی سے نوازے۔

سید سجاد حیدر شاہ سینئر سائنس ٹیچر

گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ

Marfat.com

محنتی اور دیانتدار استاد

میں 1972 میں جماعت ششم میں گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں داخل ہوا۔ اس وقت چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب بہت اچھے، محنتی اور دیانت دار استاد ہیں۔ وہ ہمیں بہت خلوص نیت کے ساتھ سکول ٹائم کے بعد سے لے کر شام تک فری پڑھاتے تھے۔ بچوں کو تعلیم دینے کا شوق ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے چوہدری محمد اسماعیل صاحب تعلیم دینے کے کام کو اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھتے ہیں۔ وہ راتوں کو بھی ہمیں سکول میں پابند کر کے رات گئے تک فری پڑھاتے تھے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی محنت اور خلوص نیت کی وجہ سے میں نے 1977 میں لاہور بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں 802/900 نمبر حاصل کر کے بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی اور مجھے سلور میڈل ملا۔ علاوہ ازیں اسی سال سات طلباء کے نمبر 700 سے زائد تھے جب میں نے 1979 میں F.Sc. کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کر لیا اور مجھے میڈیکل کالج میں داخلے کیلئے کسی معزز شخص کی طرف سے پرمیسری نوٹ پر ضمانت نامہ لکھ کر دینا تھا تو پورے گاؤں بن باجوہ سے کوئی شخص ضمانت دینے کو تیار نہ ہوا تو میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے پاس سکول گیا اور ان کے سامنے اپنا مسئلہ بیان کیا تو چوہدری صاحب نے کہا کہ پھر میں یہ کام کر دیتا

Marfat.com

ہوں۔لیکن یہ علیحدہ بات ہے کہ میرے ایک استاد جاوید محمود صاحب نے کہا چوہدری صاحب آپ کی بجائے میں یہ کام کردیتا ہوں۔چنانچہ جاوید محمود صاحب میرے ساتھ پسرور گئے اور انہوں نے پرمیسری نوٹ پر ضمانت نامہ لکھ دیا اور مجھے ایم۔بی۔بی۔ایس۔میں داخلہ مل گیا۔میں آج جو کچھ ہوں صرف اور صرف چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی وجہ سے ہوں۔مجھ جیسے ان کے سینکڑوں شاگرد ڈاکٹر، انجینئر۔اور دیگر شعبوں میں ملک وقوم کی خدمت کر رہے ہیں۔یہ سارا کریڈٹ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو جاتا ہے۔

محمد اسلم گھمن نے جو فریضہ سرانجام دیا ہے یہ بہت اہم کام تھا۔ان کی یہ کاوش ایک علم دوست اور خوف خدا رکھنے والی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ چوہدری محمد اسماعیل صاحبؒ کو ان کے نیک کاموں کی وجہ سے اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت وتندرستی سے نوازے۔

ڈاکٹر محمد امداد آسی

سینئر میڈیکل آفیسر شعبہ حادثات

گورنمنٹ سنٹرل (بے نظیر بھٹو) ہسپتال

راولپنڈی

Marfat.com

Committed, Punctual & Dedicated Person

1975-76 میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے زیر سایہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں جماعت نہم دہم میں پڑھتا تھا چوہدری صاحب ہمیں ریاضی پڑھاتے تھے چوہدری صاحب کے پڑھانے کا انداز جداگانہ تھا یہی وجہ ہے کہ میٹرک کے امتحان میں ہماری کلاس کے پندرہ ربیس طلباء کے نمبر ریاضی میں 100 فیصد تھے چوہدری صاحب جب کلاس میں آتے تو تمام طلباء سہم جاتے تھے چوہدری صاحب وقت کے پابند تھے۔ ہم سے پہلے سکول پہنچ جاتے تھے بہت اچھے منتظم تھے اپنے شاگرد کے متعلق جتنی سر درد لیتے تھے اتنی والدین بھی نہیں لیتے۔ چوہدری صاحب ہمیں گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے گاؤں کلہ کلاں بلا کر فری پڑھاتے تھے جب ہم پڑھنے کے لئے جاتے تھے تو چوہدری صاحب دھان کی پنیری اکھاڑ رہے ہوتے تھے اور وہ کام چھوڑ کر ہمیں پڑھانا شروع کر دیتے تھے اور دوپہر کا کھانا بھی ہمیں کھلاتے تھے چوہدری صاحب جیسا Hard Worker انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ چوہدری صاحب نے سکول میں بہت اچھی شجر کاری کی اور سکول کا نام اعلیٰ سطح پر روشن کر کے حکومت پاکستان سے -/20,000 روپے انعام حاصل کیا چوہدری صاحب جیسے Committed & Dedicated لوگ بہت کم ہیں۔ اگر

Marfat.com

طالب علم کو شوق ہو اور چوہدری محمد اسماعیل جیسا اچھا استاد مل جائے تو وہ منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ میں نے 1977 میں لاہور بورڈ سے 719 نمبر حاصل کر کے سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی اور ہماری ہی کلاس کے ایک طالب علم محمد امداد آسی نے لاہور بورڈ سے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی اور اس سال تقریباً پندرہ طلباء نے 700 سے زائد نمبر حاصل کئے اور وہ آج سب ڈاکٹر اور انجینئر ہیں۔

یہ سارا کریڈٹ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو جاتا ہے جن کی شب و روز محنت کی وجہ سے ہم نے اتنے نمبر حاصل کئے۔ تعلیم کے میدان میں میٹرک کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور چوہدری صاحب نے ہماری بنیاد بہت مضبوط کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کے شاگرد ملک کے مختلف شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے استاد محترم کو اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔

ڈاکٹر ملک نصیر احمد اعوان
(ایم۔بی۔بی۔ایس)
ڈی۔ایچ۔او۔آفس گوجرانوالہ
عادل میڈیکل کمپلکس دھرم کوٹ چوک

Marfat.com

معمارِ قوم

میں نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے زیرِ سایہ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے اگر چہ یہ سکول ایک دیہاتی سکول تھا مگر اس کا نام پورے پنجاب میں مشہور تھا کیونکہ سکول میں ہر سال تین چار تقریبات منعقد ہوتی تھیں جن میں لاہور بورڈ کے چیئرمین، ڈائریکٹر تعلیمات لاہور ڈویژن یا سیکرٹری تعلیمات پنجاب وغیرہ مہمان خصوصی کے طور پر تشریف لاتے تھے یہ صرف اور صرف سکول کے ہیڈ ماسٹر چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی وجہ سے تھا چوہدری صاحب انتہائی محنتی اور تعلیم سے لگن رکھنے والے شخص ہیں چوہدری صاحب حقیقی طور پر معمارِ قوم، طلباء کے صحیح راہنما اور Dedicated Person ہیں۔ چوہدری صاحب انگلش، ریاضی، بائیولوجی، عربی الغرض تمام مضامین بہت اچھے طریقے سے پڑھاتے تھے۔ میں نے 1977 میں میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا اس سال ہماری کلاس کا رزلٹ 80 فیصد رہا .F. Sc کے امتحان سے فارغ ہو کر مجھے چند ماہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں تدریسی خدمات سر انجام دینے کا بھی موقع ملا اور چوہدری صاحب سے انتظامی لحاظ سے بہت کچھ سیکھا میں تو صرف یہ سمجھتا ہوں کہ اگر مجھے چوہدری صاحب کی شاگردی کا شرف حاصل نہ ہوتا تو میں آج ڈاکٹر نہ ہوتا۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو ان کی خدمات کے صلہ میں بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد سرور (ایم۔بی۔بی۔ایس)

دفتر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ہیلتھ) گوجرانوالہ

Marfat.com

میرے بہترین استاد

اگر چہ میرے بہت سے استاد ہیں مگر چوہدری محمد اسماعیل صاحب میرے بہترین استاد ہیں ان کی شہرت کی وجہ سے میں نے پسرور شہر کے سکولوں کو چھوڑ کر گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں داخلہ لینا پسند کیا اور میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا چوہدری صاحب انگلش اور ریاضی کے بہترین استاد ہیں وہ ہمیں صبح سے لے کر شام تک اور پھر رات کو بھی سکول میں ٹھہرا کر زبردست محنت کرواتے تھے اسی وجہ سے اس سکول کا رزلٹ شہر کے سکولوں سے بھی اچھا ہوتا تھا چوہدری صاحب کی طلباء سے شفقت، تعلیم سے بے پناہ محبت میں جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے الغرض مجھے اگر چوہدری صاحب کی شاگردی نصیب نہ ہوتی تو میں آج ڈاکٹر نہ ہوتا۔ چوہدری صاحب کی تعلیمی خدمات کو ایک کتاب کی شکل میں محفوظ کرنا ایک انتہائی مشکل کام تھا جو محمد اسلم گھمن صاحب نے کیا ہے اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو اور مصنف کتاب ہذا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر تحسین ریاض (آرتھوپیڈک)
ایم۔بی۔بی۔ایس
جناح ہسپتال لاہور

Marfat.com

میری پسندیدہ شخصیت

میں نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے پاس میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہے چوہدری صاحب انتہائی محنتی استاد اور ایک بہترین انسان ہیں۔ انہوں نے ہمیں شب و روز محنت سے پڑھایا اس کے نتیجے میں ان کے تمام شاگرد آج پورے ملک میں زندگی کے تمام شعبوں میں ملک و ملت کی خدمت کر رہے ہیں اگر میں چوہدری صاحب کے پاس تعلیم حاصل نہ کرتا تو شاہد آج ڈاکٹر نہ ہوتا چوہدری صاحب میری پسندیدہ شخصیت ہیں میں نے آج تک ان جیسا استاد دیکھا ہے نہ انسان۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد سرور آف ٹاوریاں والا تحصیل پسرور

ایم۔بی۔بی۔ایس

سرور ہسپتال نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

میرے محبوب استاد

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں بے مثال تعلیمی خدمات سرانجام دی ہیں ان کی بے پناہ شہرت سے متاثر ہو کر میں نے بھی اس سکول میں داخلہ لینا پسند کیا چوہدری صاحب میرے محبوب استاد ہیں میں نے انہیں ہر لحاظ سے بہتر پایا ہے میں نے آج تک ایسا استاد نہیں دیکھا جو دن رات طلبہ کو محنت سے پڑھاتا ہو اور جسے ہر وقت طلبہ کی ہی فکر پڑی رہتی ہو اسی وجہ سے اس سکول کا رزلٹ ہر سال شاندار ہوتا تھا اور کوئی نہ کوئی طالب علم بورڈ سے پوزیشن حاصل کر لیتا تھا۔ چوہدری صاحب نہ صرف تعلیم کی طرف توجہ دیتے تھے بلکہ اپنے شاگردوں کی تربیت کا بھی خیال رکھتے تھے جس کے نتیجہ میں ان کے شاگرد بہت سے برائیوں سے بچ جاتے تھے چوہدری صاحب کی خدمات بے شمار ہیں جنہیں میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

الغرض میں آج جو کچھ بھی ہوں صرف اور صرف چوہدری صاحب کی وجہ سے ہوں چوہدری صاحب کے اور بھی ہزاروں شاگرد ڈاکٹر، انجینئر، آرمی آفیسر اور زندگی کے دیگر شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر ملک وملت کی خدمت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو اجر عظیم عطا فرائے اور صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین

کرنل ڈاکٹر سخاوت علی (ایم۔بی۔بی۔ایس)
جودھالہ تحصیل پسرور

Marfat.com

محسن قوم

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمارے بہت شفیق اور محسن استاد ہیں انہوں نے ہمارے لیئے بہت محنت کی ہے جب بائیولوجی کا مضمون پہلی دفعہ متعارف ہوا تو گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں بائیولوجی پڑھانے والا کوئی سائنس ٹیچر نہ تھا صرف غلام مصطفیٰ صاحب ہی سائنس ٹیچر تھے چوہدری صاحب نے اگرچہ آرٹس مضامین پڑھے ہوئے تھے مگر پھر بھی انہوں نے بائیولوجی کا مضمون اس انداز سے پڑھایا کہ میٹرک کا بائیولوجی کا رزلٹ 90 فیصد تھا چوہدری صاحب تمام مضامین بڑے اچھے طریقے سے پڑھاتے تھے خصوصاً انگلش اور ریاضی کے بہت ماہر استاد تھے چوہدری صاحب ہمیں سکول میں بھی اور اپنے گھر بلا کر بھی بڑی محنت سے پڑھاتے تھے جس کی وجہ سے ہم دونوں بھائیوں نے میٹرک کا امتحان اعزازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا آج ہم جو کچھ بھی ہیں صرف اور صرف چوہدری صاحب کی محنت کی وجہ سے ہیں چوہدری صاحب نہ صرف ہمارے محسن ہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم کے محسن ہیں نہ صرف پاکستان میں بلکہ بیرون ملک بھی زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے شاگرد بڑے بڑے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر ملک وملت کی خدمت کررہے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بہتر تعلیمی خدمات کے صلہ میں اجرعظیم عطا فرمائے اور صحت وتندرستی سے نوازے۔ آمین۔

ڈاکٹر نیر رشید خاں (ایم۔بی۔ایس)

ڈپٹی ڈی۔ایچ۔او۔ تحصیل کامونکی (گوجرانوالہ)

سرجن ڈاکٹر محمد خاں منیر (ایم۔بی۔بی۔ایس)

کیلی فورنیا۔امریکہ

Marfat.com

شفیق استاد

21 جنوری 2009 کی شام ایک دیرینہ دوست کا ٹیلی فون آیا۔ میں اس وقت نیشنل ہاسپیٹل سیالکوٹ میں اکلوتی سسٹران لاء کی تیمارداری کیلئے موجود تھا۔ انہوں نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے بارے میں اظہار خیال کیلئے کہا۔ چھت کی طرف سیڑھیاں چڑھتے ہوئے میں 33 برس پیچھے ماضی کی عمیق گہرائیوں میں چلا گیا۔ جب اپنے 26 کلاس فیلوز (مڈل پاس کرنے کے بعد) کے ہمراہ بسلسلہ ایڈمشن آپ کے دفتر میں پہلی بار ملاقات ہوئی۔ آپ انتہائی بارعب شخصیت کے مالک کڑیل جوان مگر چہرے پر خلوص ومحبت اور شفقت کے آثار نمایاں تھے۔ پھر ایام رفتہ کی یادوں کی یلغار نے ذہن پر دباؤ ذرا کم کیا تو میں سوچوں کے جزیروں سے واپس حقیقی دنیا میں آیا تو سوچا کہ وہ 33 برس پرانی محبتوں، شفقتوں اور خلوص سے بھرپور لمحات چند جملوں میں کیسے سمو دوں۔ اس کے لئے تو پھر سے طویل عرصہ درکار ہے۔ میں نے رنگ بیک کر کے دوست کو بتایا کہ ہاسپٹل سے فارغ ہونے کے بعد کچھ کہنے کی پوزیشن میں ہوں گا۔

آج جب قلم وقرطاس تھام کر بیٹھا تو اچانک قلم رک گیا اور میں گہری سوچوں میں کھو گیا کہ کہاں سے شروع کروں؟ کس طرح شروع کروں؟ آپ کی شایان شان الفاظ کہاں سے ڈھونڈوں اور انہیں صفحہ قرطاس پر کیسے منتقل کروں میں اپنے قابل صد احترام نہایت مہربان اور شفیق استاد کی شخصیت کے کن کن

Marfat.com

پہلوؤں کو اجاگر کروں اور کیسے کیسے خراج عقیدت پیش کروں۔ آپ کی عظمت و استقلال رعب و دبدبہ شعبہ ء درس و تدریس میں مہارت، لگن، طلباء کے ساتھ حسن سلوک، شفقت و مہربانی آپ کے شاگردوں کیلئے باعث صد افتخار اور ان کی کامیابیوں و کامرانیوں میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیں تو مینارہ ء نور کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ آپ کی محنت، لگن، ذہانت اور خلوص نے آپ کے اتالیق کی شخصیت و کردار سازی میں انمٹ نقوش نقش کئے ہیں۔ آپ کے زیر سایہ فارغ التحصیل افرادی قوت نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں پورے پاکستان بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں ذہانت اور فنی مہارت کا لوہا منوایا۔

کلاس روم اور آفس سے باہر پہلی ملاقات 27-06-1976 کو اپنے گاؤں کوریکی کے مین بازار میں مرحوم سلطان حلوائی کی دوکان کے سامنے ہوئی۔ تمازت آفتاب پورے جوبن پر تھی۔ لُو پوری شدت سے چل رہی تھی۔ گلیاں بازار تقریباً سنسان تھے۔ چوہدری صاحب کو پیچھے سے دیکھا۔ چند قدم تیز تیز چل کر آپ کے سامنے آ گیا۔ سلام کے بعد پانی نوش فرمانے کی عرض کی۔ جواب نفی میں ملا۔ پھر درخواست کی جواب اس دفعہ بھی مثبت نہ تھا۔ میں ساتھ لپیٹ گیا اور بچوں کی طرح ضد کرنے لگا کہ سر میں نہیں جانے دوں گا۔ پھر آپ کچھ نہ بولے۔ مجھے اپنے ساتھ لگائے میری ناک کو انگوٹھے اور انگشت کے درمیان نہایت لطافت کے

Marfat.com

ساتھ مسلتے ہوئے دکان کے اندر پڑے ہوئے بنچ کی طرف بڑھے۔ پہلے سادہ پانی کا گلاس پھر دودھ سوڈا خوب سیر ہو کر پیا۔ تقریباً پچیس منٹ مجھے آپ کے ساتھ گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس دوران آپ نے میرے خاندان کے بارے کئی سوالات کیئے۔ پھر ہم نے بابا اسلم کشمیری کی دوکان سے کچھ سامان (پٹے کے نٹ بولٹ وغیرہ) خریدا اور میں آپ کے ساتھ چلتے چلتے گاؤں کے جنوب میں واقع راجباہ کے سائفن پر پہنچا تو آپ نے نہایت شفقت و پیار سے میرے کندے پر تھپکی دی۔ ساتھ لگایا اور بھلر وہی والا کی طرف چل دیئے۔ جہاں آپ کا کچھ زرعی رقبہ تھا۔ اس کے بعد آپ کے ساتھ اکثر ملاقات ہوتی رہی۔ آپ جب بھی کوریکی تشریف لاتے اکثر مجھے پیغام بھیج کر بلواتے یا خود غریب خانہ پر تشریف لا کر عزت بخشتے۔

آپ کا طریقہ تدریس بڑا آسان اور دل چسپ تھا۔ چوہدری صاحب ہمیں میتھ اور بیالوجی پڑھاتے تھے۔ اپنے مضامین پر مکمل مہارت رکھتے تھے۔ میتھ پر ان کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ سوالات کے جوابات بلیک بورڈ کے کارنر پر پیشگی لکھ دیا کرتے۔ چھوٹے چھوٹے کلاس ٹیسٹ کی بھرمار ہوتی۔ پیپرز کی چیکنگ بھی طلباء سے ہی کرواتے جس سے ہمارے نالج میں اضافہ ہوتا اور تعلیم میں ہماری دلچسپی بڑھتی تھی۔

موسم گرما کی تعطیلات کی بعد سکول گئے تو کلاس روم کیلئے **Benchs**

Marfat.com

اور Desks خریدنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپ نے خود خریداری کی بجائے Students پر مشتمل Purchase Committee تشکیل دی۔ میں بھی اس Committee میں ممبر کی حیثیت سے شامل تھا۔ فرنیچر تیار ہو کر آ گیا تو سکول کے بیرونی گیٹ پر ٹرک روک لئے گئے اور کمیٹی کو حکم دیا گیا کہ فرنیچر کو چیک کریں اور معیاری یا غیر معیاری ہونے کی تصدیق کریں۔ Committee نے متفقہ طور پر فرنیچر کو غیر معیاری قرار دے دیا تو چوہدری صاحب نے فرنیچر Unload کرنے کی اجازت نہ دی۔ تیار کنندہ (ٹھیکیدار) نے فرنیچر گیٹ پر اتار دیا اور چوہدری صاحب کے خلاف کیس کر دیا۔ پھر چوہدری صاحب کو بطور نذرانہ کچھ رقم کی پیشکش بھی کی گئی لیکن آپ کی دیانت داری، اصول پسندی اور ادارے سے محبت ولگن کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ٹھیکیدار کی ہر پیش کش ٹھکرا دی اور کیس کا سامنے کرتے رہے۔ 1978 میں جب ہم سکول سے فارغ ہوئے تو وہ فرنیچر ابھی تک سکول کے باہر گیٹ کے پاس خستہ حالت میں موجود تھا۔

اپنے Students کے ساتھ پیار محبت اور شفقت کے واقعات کو اگر صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنا چاہوں تو شاید ایسا ممکن نہ ہو۔ میں اپنے ساتھ پیش آنے والے ایک اور چھوٹے سے واقعہ کو آپ کی نذر کرتا ہوں جس سے صاف عیاں ہو جائے گا کہ آپ کو اپنے شاگردوں سے کس قدر پیار اور محبت تھی۔

Marfat.com

ہوا یوں کہ! 24 دسمبر 1979ء کی صبح 8:00 بجے کے قریب گہری دھند چھائی ہوئی تھی چند قدم پر بھی کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں اپنے روم میٹ رگروپ آف فور (کرنل خالد گوندل، ڈاکٹر فاروقی اور انجینئر محمد اقبال) کے ہمراہ روشن ہوٹل (چھپر ہوٹل) پر چنے چاول زبردستی پیٹ میں اتار رہا تھا سڑک پر طلباء و طالبات، مزدور، سرکاری اداروں کے ملازمین، غیر سرکاری اداروں میں کام کرنے والے ورکرز کی کثیر تعداد گزر رہی تھی۔ اچانک مجھے ایسے لگا جیسے میرے استاد محترم چوہدری صاحب سامنے سے گزر گئے ہیں۔ پھر خیال آیا آپ اتنی صبح گاؤں سے سیالکوٹ؟ شاید مجھے غلطی لگی ہو۔ ابھی چند ہی نوالے لئے تھے کہ اندر کے شاگرد نے آواز دی کوئی اور نہیں وہ چوہدری صاحب ہی ہیں۔ جلدی سے اٹھا۔ ہوٹل سے تیز تیز باہر نکلا۔ کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا بھاگنے کے انداز میں سڑک پر چلنے لگا۔ تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ چوہدری صاحب کو سلام کیا۔ آپ رک کے کچھ متحیر ہوئے۔ دانتوں میں انگلی دباتے ہوئے کہا! تبسم تم۔ پھر آپ کتنی دیر تک میرے سر اور کبھی پاؤں کی طرف دیکھتے رہے۔ تب مجھے احساس ہوا کہ میرے ایک پاؤں میں جوتا نہیں۔

مختصر سوال و جواب کے بعد آپ میرے ساتھ روشن ہوٹل (چھپر ہوٹل) کی طرف تشریف لائے۔ میں نے آپ کا تعارف اپنے دوستوں سے کرایا۔ پھر چوہدری صاحب نے مجھے میرا ادھورا ناشتہ مکمل کرایا۔ ہم چاروں کے لئے چائے کا

Marfat.com

آرڈر دیا۔ تعلیمی پوزیشن کے بارے میں پوچھا۔ مستقبل کے خیالات دریافت کئے ڈھیروں نصیحتیں اور دعائیں فرمائیں۔ ہمیں کالج جانے کا حکم دیا اور خود سکول کے کسی کام کی غرض سے D.E.O آفس کی طرف چل دیئے۔

حاجی افتخار احمد تبسم

زراعت آفیسر پسرور (سیالکوٹ)

Marfat.com

WELL DICIPLINED FELLOW

چوہدری محمد اسماعیل صاحب میرے استاد محترم ہیں۔ میں نے ان کے زیر سایہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں 1979 میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ چوہدری صاحب بہت مخلص اور محنتی استاد ہیں۔ ان جیسا مخلص اور محنتی انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ چوہدری صاحب بہت اچھے، Well Diciplined اور Dadicated Person Fellow ہیں۔ میرے ڈاکٹر بننے میں 99 فیصد ان کا ہاتھ ہے۔ اگر وہ مجھے محنت سے نہ پڑھاتے تو شاہد میں آج ڈاکٹر نہ ہوتا۔ میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔

ڈاکٹر عاشق حسین

ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔

ڈی۔ ایچ۔ او۔ آفس گوجرانوالہ

Marfat.com

روشنی کا مینار

میں نے جماعت ششم سے لے کر جماعت دہم تک چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے زیر سایہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں تعلیم حاصل کی ہوئی ہے استاد تعلیم کی روشنی کا مینار ہوتا ہے اور یہ بات چوہدری صاحب پر صادق آتی ہے ان کی زندگی کا مقصد تعلیم کی روشنی کو پھیلانا ہے تاکہ پوری پاکستانی قوم پڑھی لکھی نظر آئے اور اس طرح ہمارا ملک ترقی کر سکے۔ چوہدری صاحب تمام مضامین بہتر انداز میں پڑھاتے تھے سکول مین نہ صرف تعلیم کی طرف توجہ دیتے تھے بلکہ سکول میں باغبانی، کھیلیں، اسکاؤٹنگ کے فروغ کے لئے بہت زیادہ محنت کی ہے ہمارے ضلع میں پہلے صرف گورنمنٹ ہائی سکول مینگڑی تحصیل شکرگڑھ کو ایک معیاری سکول سمجھا جاتا تھا مگر چوہدری صاحب نے جب گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کا چارج سنبھالا تو لوگ گورنمنٹ ہائی سکول مینگڑی کو بھول گئے شہر پسرور کے اے۔سی صاحب اور مجسٹریٹ صاحب کے بچے بھی شہر کے سکولوں کو چھوڑ کر گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں داخلہ لینے پر مجبور ہو گئے اسی وجہ سے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ پورے پنجاب میں ایک اچھا اور معیاری سکول سمجھا جاتا تھا۔

میں نے 1979 میں میٹرک کا امتحان 715 نمبر حاصل کر کے پاس کیا اور اس سال ہماری کلاس کا رزلٹ 96 فیصد رہا میں اگر گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں تعلیم حاصل نہ کرتا تو آج ڈاکٹر نہ ہوتا یہ صرف اور صرف چوہدری صاحب کی محنت کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد فاروق (ایم۔بی۔بی۔ایس)

ساکن منڈ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

تعلیم سے لگن والے انسان

چوہدری محمد اسماعیل صاحب بہت اچھے اور محنتی شخص ہیں۔ اگر چوہدری صاحب گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ نہ آتے تو ہم تعلیم حاصل نہ کر سکتے تھے۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب زبردستی فری پڑھاتے تھے۔ ان کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ نہایت ایماندار، محنتی اور تعلیم سے لگن والے انسان ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمر خضر عطا فرمائے اور تندرستی سے نوازے، اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد ارشد باجوہ

مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول کرپال پور

ساکن بن باجوہ

Marfat.com

عظیم دانشور

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک عظیم دانشور، بہترین منتظم اور مشفق و مہربان استاد کی ہمہ جہت خصوصیات کی حامل وہ شخصیت ہیں جن کی عظمت کے اظہار سے الفاظ قاصر ہیں۔ بندہ نے میٹرک آپ کے زیر سایہ گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ سے اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔

آپ سربراہ ادارہ ہونے کے باوجود کلاسز میں پیریڈ بھی لیتے تھے اور دسویں جماعت کے طلباء کو سکول میں رہائش پذیر کر کے راتوں کو مفت پڑھاتے تھے۔

بندہ آج جو کچھ بھی ہے آپ کی تعلیم و تربیت اور نظر التفات کی بدولت ہے۔

ڈاکٹر بابر بیگ مطالی

سابق ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر بہاولپور

صدر: شعبہ اسلامیات گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرانوالہ

Marfat.com

طلباء کے حقیقی راہنما

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمارے استاد محترم ہیں ہم چاروں بھائیوں پر چوہدری صاحب کے بہت احسانات ہیں انہوں نے ہمیں بہت محنت سے پڑھایا ہے یہ پہلے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں بطور ہیڈ ماسٹر اپنی تعلیمی خدمات سرانجام دے چکے ہیں ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے ڈسکہ شہر میں ایم۔ آئی۔ پاک پبلک ہائی سکول قائم کیا جس طرح گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ نہ صرف لاہور ڈویژن میں بلکہ پورے پنجاب میں مشہور تھا اسی طرح یہ سکول مشہور ہوا ہر سال اس سکول کے طلباء بورڈ میں کوئی نہ کوئی پوزیشن ضرور حاصل کرتے رہے ہیں یہ صرف اور صرف چوہدری صاحب کی وجہ سے ہے چوہدری صاحب طلباء کے حقیقی راہنما ہیں وہ طلباء کو اتنی محنت سے تعلیم دیتے ہیں کہ استاد ہونے کا حق ادا کر دیتے ہیں آج پورے ملک میں اور بیرون ملک بھی ان کے شاگرد بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو کر ملک و ملت کی خدمت کر رہے ہیں چوہدری صاحب کی بہت سی تعلیمی خدمات ہیں ان کو ایک کتاب کی شکل میں محفوظ کرنا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے محمد اسلم گھمن کا یہ احسن کام واقعی قابل تحسین ہے
اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب اور مؤلف کتاب ہذا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر عبدالرؤف گورائیہ (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) انگلینڈ
کرنل محمد فاروق گورائیہ راولپنڈی کینٹ
انجینئر منور حسین گورائیہ ڈھاکہ بنگلہ دیش
شہزاد حسین گورائیہ سنٹرل بورڈ آف ریونیو لاہور

Marfat.com

ایک فنکار استاد

میں اپریل 1978 سے مارچ 1980 تک چوہدری اسماعیل صاحب کی زیر سرپرستی گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں میٹرک کی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ چوہدری صاحب سبق کا تخیل اس طرح واضح کر دیتے کہ طلباء کے ذہن میں بیٹھ جاتا اور کبھی نہ بھولتا۔ چوہدری صاحب اپنے طلبہ کو باپ جیسی شفقت سے نوازتے۔ محنت طلب مضامین احسن طریقے سے پڑھانا جانتے تھے۔ پڑھانا ایک فن ہے اور چوہدری صاحب کو اس فن پر پورا عبور حاصل تھا۔ عام اساتذہ کی سزا میں سختی ہوتی ہے مگر ان کی سزا میں شفقت ٹپکتی تھی۔ میں آج جو کچھ بھی ہوں ان کی وجہ سے ہوں۔

افتخار علی ولد انتظار علی

ای۔ایس۔ٹی گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کلہ کلاں

تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

ہردلعزیز استاد

میں نے گورنمنٹ مڈل سکول بوگرے سے مڈل کا امتحان پاس کر کے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں جماعت نہم میں داخلہ لیا اور 1981 میں میٹرک کا امتحان سائنس مضامین میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کیا چوہدری صاحب ہمیں انگلش، ریاضی اور بیالوجی پڑھاتے تھے چوہدری صاحب کا طریقہ تدریس اتنا بہتر تھا کہ پڑھاتے وقت ہی ذہن میں بیٹھ جاتا تھا چوہدری صاحب ابھی کلاس روم کے باہر ہی ہوتے تھے اور ان کی چھڑی برآمدے کے فرش پر لگتی تو ہمارے دل سہم جاتے تھے۔ چوہدری صاحب ہردلعزیز استاد ہیں جنہیں ہر کوئی پسند کرتا ہے اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے چوہدری صاحب تدریسی ذمہ داریوں سے فارغ اوقات میں چھپ چھپ کر کلاسوں کا جائزہ لیتے تھے۔ چوہدری صاحب نے سکول میں ایک بہترین باغیچہ بنا رکھا تھا جس میں اگر ایک پھول بھی ٹوٹا ہوا نظر آتا تو درجہ چہارم کے ملازمین سے پوچھ گچھ ہوتی تھی سکول کا پی ٹی شو، جمناسٹک اور اسکاؤٹنگ جیسی سرگرمیاں پورے ضلع میں مشہور تھیں اور ہر سال ہمارے سکول کی فرسٹ پوزیشن ہوتی تھی اس کے علاوہ سکول میں سال میں تین چار تقریبات کا انعقاد کرنے میں چوہدری صاحب دن رات محنت کرتے تھے چوہدری صاحب کی بہت سی تعلیمی خدمات ہیں۔ چوہدری صاحب کے متعلق جتنی بھی باتیں کہی جائیں کم ہیں۔ چوہدری صاحب کی زندگی کو ایک کتاب کی شکل میں بند کرنے کا کام بہت مشکل تھا جو کہ میرے ہم جماعت، دوست محمد اسلم گھمن نے کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اور چوہدری صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت وتندرستی سے نوازے۔ آمین۔

رانا محمد جاوید منج ایڈووکیٹ

سابق جنرل سیکرٹری ڈسکہ بار

Marfat.com

روحانی باپ کی عملی تصویر

شکوہ ظلمت سب سے تو کہیں بہتر تھا　　　　اپنے حصے کی کوئی شمع جلائے جاتے

جب سے یہ کارخانہ ہستی چل رہا ہے انسان آتے جاتے رہے ہیں۔ اور ان میں سب سے افضل اور اعلیٰ انبیاء و رسل ہیں اور ان میں سے سب سے اعلیٰ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کا فرمان ہے ''مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے'' چوہدری اسماعیل ایک ایسا نام ہے جو اندھیروں میں قندیل، جہالت میں نور، گمراہی و تاریکی میں شمع علم جلاتے رہے ہیں۔ وطن عزیز کے میدان میں ان کی گراں قدر خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ تعلیم کا پیشہ مقدس اور پیغمبرانہ پیشہ ہے۔ اور چوہدری صاحب نے تعلیم کو عبادت کا درجہ دیا اور اپنے فرائض کے ساتھ انہیں اتنی گہری وابستگی تھی کہ اپنے فرض پر ہر خوشی کو قربان کر دیا۔ اپنے طلبہ کو حقیقی بچوں سے بڑھ کر پیار اور شفقت دے کر روحانی باپ کی عملی تصویر نظر آتے۔ کھیل کا میدان ہوتا یا بورڈ کے تعلیمی مقابلہ جات گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کی پوزیشن ہوتی تھی۔ مجھے فخر ہے کہ میں چوہدری اسماعیل صاحب کا شاگرد ہوں۔

چوہدری اختر قیوم آف مالھومہے

گورنمنٹ جناح اسلامیہ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ

چیئرمین جائنٹ ایکشن کمیٹی پنجاب ٹیچرز یونین ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

محنتی، مہربان اور شفیق استاد

میں نے گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ کوٹ سے پانچویں جماعت کا امتحان پاس کر کے گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ کلاں میں جماعت ششم میں داخلہ لیا اور ساتویں جماعت کا امتحان پاس کر کے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی شہرت سے متاثر ہو کر ایم۔آئی۔ پاک پبلک ہائی سکول ڈسکہ میں جماعت ہشتم میں داخلہ لیا اور میں نے مڈل سٹینڈرڈ امتحان 1988ء میں 649 نمبر حاصل کر کے اپنے ضلع میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی اس کے بعد میٹرک میں 580 نمبر حاصل کئے چوہدری محمد اسماعیل بہت محنتی، مہربان اور ایک شفیق استاد ہیں ان کی بے پناہ محنت کی وجہ سے میں آج پاک فوج میں خدمات سر انجام دے رہا ہوں میں یہ بات واضح کہتا ہوں کہ اگر مجھے چوہدری صاحب کی شاگردی نصیب نہ ہوتی تو میں تھرڈ ڈویژن میں بھی میٹرک پاس نہ کر سکتا چوہدری صاحب کے متعلق جتنے بھی الفاظ کہے جائیں کم ہیں چوہدری صاحب اپنے شاگردوں کے ساتھ انتہائی پیار کرنے والے مخلص استاد ہیں۔

اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو ان کی بہترین تعلیمی خدمات کی وجہ سے اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔

میجر علی نواز

پاک آرمی تربت

6 جون 2009

Marfat.com

تعلیم کے بے تاج بادشاہ

میں نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی تعلیم سے محبت اور طلباء سے شفقت سے متاثر ہو کر ایم آئی پاک پبلک ہائی سکول ڈسکہ میں داخلہ لینا پسند کیا یہ ڈسکہ شہر کا ایک بہترین سکول ہے اور چوہدری صاحب ایک بہترین استاد ہیں بلکہ اگر انہیں تعلیم کا بے تاج بادشاہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا چوہدری صاحب ہمیں صبح سے لے کر شام تک اور پھر رات کو بھی سکول میں ٹھہرا کر بڑی محنت سے پڑھاتے تھے یہی وجہ ہے کہ میں نے اعلیٰ نمبروں کے ساتھ میٹرک کا امتحان پاس کیا اس سکول کا رزلٹ گورنمنٹ سکولوں سے بھی اچھا ہوتا تھا اس سکول سے ایسے ایسے طلباء نے بھی میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے جن کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا ہے میرے ڈاکٹر بننے میں چوہدری صاحب کا مکمل تعاون شامل ہے۔ میں اگر اس سکول میں تعلیم حاصل نہ کرتا تو آج ڈاکٹر نہ ہوتا

اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو جزائے خیر اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین)

ڈاکٹر عبدالرزاق مغل

ایم۔ بی۔ ایس

ڈسکہ

Marfat.com

ایک باکمال شخصیت

مورخہ 09-07-2006 کو میں (شہزاد احمد ولد عنایت علی) نے اپنے سابقہ تعلیمی ادارے ایم۔اسماعیل سکول ڈسکہ کا Visit کیا جہاں میری ملاقات محمد اسلم گھمن صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے متعلق تاثرات بیان کرنے کو کہا۔ ایم۔اسماعیل سکول وہ ادارہ ہے جہاں سے میں نے نہ صرف چلنا سیکھا بلکہ مجھے اٹھنے بیٹھنے کا ڈھنگ آیا۔ میں نے 1994 میں اس ادارے سے میٹرک کا امتحان اعزازی نمبروں سے پاس کیا جس میں میرا ذاتی کوئی کمال نہ تھا۔ بلکہ اپنے محترم اور شفقت فرمانے والے استاد محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی کاوشوں سے ایسا ممکن ہوا۔ میں آج جیسا بھی ہوں اس میں میرے اساتذہ، خصوصاً محترم جناب محمد اسماعیل صاحب ہیڈ ماسٹر ایم۔آئی۔ پبلک سکول ڈسکہ کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔ خدا ان کو صحت وسکون کے ساتھ اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے۔ آمین۔

شہزاد احمد ولد عنایت علی

سب انسپکٹر محکمہ اینٹی نارکوٹکس لاہور

Marfat.com

بہت اچھے استاد

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمارے استاد محترم ہیں انہوں نے ہمیں بہت محنت کے ساتھ پڑھایا ہے یہ بہت اچھے استاد ہیں چوہدری صاحب نہ صرف ریاضی اور انگلش کے ماہر ہیں بلکہ ہر مضمون بہترین طریقے سے پڑھا سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب چوہدری صاحب گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں ہیڈ ماسٹر تھے تو ہر سال کوئی نہ کوئی طالب علم بورڈ سے نمایاں پوزیشن حاصل کر لیتا تھا اور پھر جب سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا سکول ایم۔آئی۔پاک پبلک لائی سکول ڈسکہ قائم کیا تو اس سکول میں بھی وظائف حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ان گنت ہے بلکہ کئی طالب علم بورڈ سے پوزیشن حاصل کر چکے ہیں آج ہم جس مقام پر ہیں صرف اور صرف چوہدری صاحب کی محنت کی وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کی بہتر خدمات کے صلہ میں انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت وتندرستی سے نوازے۔ آمین۔

☆ میاں محمد ارشد آف بن باجوہ
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل راولپنڈی

☆ ڈاکٹر ذوالقرنین آف سنگروالی
(ایم۔بی۔بی۔ایس)
اسلام آباد

☆ انجینئر غلام مصطفیٰ تبسم آف بن باجوہ
او۔جی۔ڈی۔سی قادر پور (سندھ)

☆ عظمت علی کھوکھر آف بن باجوہ
مینجر زرعی بینک کوٹلی لوہاراں (سیالکوٹ)

☆ عون محمد شاہ آف فیروز کے ناگرہ
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور

☆ انجینئر محمد اعظم آف بوگرے

☆ انجینئر محمد منشاء آف دھلیکے
لاہور

☆ انجینئر نصیر احمد بٹ آف بن باجوہ
شعبہ ڈیزائننگ اینڈ پینٹنگ
ستارہ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد

Marfat.com

تعلیم کا دیوانہ

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ اکتوبر 1998 میں مضمون ''دیوانے چند'' کے مضمون نگار قاضی ذوالفقار احمد صاحب صفحہ 209,208 میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے چوہدری اسماعیل صاحب کا وہ دور یاد ہے جب ڈسکہ میں ان کا طوطی بول رہا تھا۔ اپنے پیشے سے ان کی لگن مثالی تھی۔ 1950 کی دھائی میں سینما دیکھنا معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ ڈسکہ شہر میں ایک ٹورنگ سینما آیا اور اس نے کچہری کے سامنے وسیع وعریض میدان میں اپنا کام شروع کیا۔ سکول کے طلبہ جن میں ہاسٹل میں رہنے والے بھی شامل تھے پہلے شو میں فلم سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ ہاسٹل کے ناظم چوہدری شفیق احمد سیال نے چوہدری اسماعیل صاحب اور دیگر اساتذہ کے ہمراہ ٹورنگ سینما پر چھاپہ مارا۔ تمام طلبہ کو پکڑ لائے اور سخت انتباہ کر کے چھوڑا۔ وہ لوگ جنہوں نے ٹورنگ سینما کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔ انہوں نے چوہدری شفیق احمد سیال صاحب، چوہدری محمد اسماعیل صاحب اور دیگر اساتذہ کے خلاف ایک مہم کا آغاز کر دیا۔ ان کو ڈرایا دھمکایا اور مقامی ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ نے اساتذہ کے خلاف قرارداد منظور کی۔ مگر تمام اساتذہ نے اپنے موقف میں کوئی لچک نہ دکھائی کہ انہیں اپنے شاگردوں کی بہتری سب سے زیادہ عزیز تھی۔ چوہدری اسماعیل صاحب دسویں جماعت کے انچارج تھے۔ طلباء کو سکول ٹائم کے بعد سے لے کر مغرب تک اور علی الصبح طلوع آفتاب سے لے کر ایک گھنٹہ تک بغیر کسی لالچ کے پڑھاتے تھے بچوں میں انہوں نے اس قدر ذوق وشوق پیدا کر دیا تھا کہ وہ بھی تھکتے تھے، نہ اکتاتے تھے۔ سب کے ذہنوں میں سکول کی نیک نامی اور بہترین کارکردگی دکھانے کا جذبہ موجزن تھا۔

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب بطور مدرس ڈسکہ میں خدمات سرانجام دینے کے بعد ایک بے آباد اور ناکام سے دیہاتی سکول بن باجوہ میں ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے تو انہوں نے بن باجوہ کی اہمیت اور عزت میں اضافہ کیا۔ نالائق اور آوارہ بچوں کو پڑھائی کی طرف راغب کیا اور تعلیم سے بھاگے ہوئے درسگاہ میں لوٹ آئے۔ گزرتی بسوں میں موسمی پھل بیچنے والے ایک لڑکے کی داستان ہمارے لئے راہنما ہوگی۔ ہم لڑکے کا نام ''ظ'' رکھتے ہیں۔

''ظ'' کے باپ کی زمین ایک **بیگھے** سے بھی کم تھی۔ اور وہ بھی سڑک میں آ گئی تھی۔ باپ نے اڈے پر کھوکھا لگا کر ''ظ'' کو پڑھانے کی کوشش کی لیکن وہ پرائمری سکول میں اچھا طالب علم ہونے کے باوجود ہائی سکول میں بہتر ثابت نہ ہوسکا۔ جب چوہدری صاحب گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کے ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے تو ''ظ'' کے باپ نے اسے چوہدری صاحب کے سپرد کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ نے کتنے گوہر تراشے ہیں۔ اس پتھر کو بھی ہیرا بنا دیں تو جانیں''۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے محبت، پیار اور جزا و سزا کے سارے ہتھیار استعمال کئے اور ''ظ'' کو تعلیم یافتہ انسان بنا دیا۔ وہ فوج میں کمیشن پا کر میجر ہو گیا۔ جب چوہدری صاحب ریٹائر ہو گئے تو وہ ایک خوبصورت نئی سوزوکی ''خیبر'' کار لے کر ان کے پاس آیا۔ سلام دعا کے بعد اس نے کہا ''چوہدری صاحب میں جو کچھ ہوں آپ کی طفیل ہوں۔ میں آپ کے احسان کا بدلہ تو نہیں اتار سکتا لیکن ایک ناچیز سا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اگر آپ نے اسے قبول نہ کیا تو میں اسے آگ لگا دوں گا۔ چوہدری صاحب نے بڑی شفقت اور محبت سے کار کا تحفہ قبول کر لیا، مٹھائی اور چائے منگوائی، چند دوستوں کو بھی بلایا اور کار پر سیر بھی کی۔ میجر ''ظ'' ہی نے کار چلائی۔ واپس آ کر

Marfat.com

ایم ۔آئی ۔پاک پبلک ہائی سکول ڈسکہ کے دفتر میں بیٹھے تو چوہدری اسماعیل صاحب نے اپنے شاگرد سے کہا "تم میرے بیٹوں کے برابر ہو، کیا تم یہ چاہو گے کہ میں اس بوڑھی عمر میں لولا لنگڑا ہو جاؤں ۔ان بچوں کیلئے کچھ نہ کروں جو تمہارے جیسے حالات میں میرے پاس آتے ہیں ۔اللہ جانے ان میں کتنے جنرل اور کرنل ہیں ۔میں نے بخوشی تمہارا تحفہ قبول کیا ہے ۔اب تم بھی وعدہ کرو کہ میں جو کچھ کہوں گا وہ تسلیم کرو گے" میجر "ظ" نے وعدہ کیا تو چوہدری اسماعیل صاحب نے کہا "تو پھر یہ کار تم میری طرف سے قبول کرو ۔میں سائیکل چلانے اور پیدل چلنے کے علاوہ کسی بھی سواری پر بیٹھا تو جلد ہی اللہ کو پیارا ہو جاؤں گا" ۔میجر "ظ" رو پڑا اور فوجی انداز میں سلام کر کے کار کی چابیاں اٹھا کر چلا گیا ۔

چوہدری اسماعیل صاحبؒ جب ریٹائر ہوئے تو انہوں نے ڈسکہ میں بسوں کے اڈے کے قریب اپنا پرائیویٹ ہائی سکول کھولا اور اپنی تدریسی روایات کو زندہ رکھا ۔سرکاری سکولوں سے اٹھ اٹھ کر طلبہ ان کے پاس آنے لگے ۔سکول کے کمرے کی چھت زیر تعمیر تھی ۔کہ اتفاقاً ایک حادثہ ہو گیا ۔طلبہ کے اوپر ایک گارڈر گر پڑا جس سے 6 بچے اللہ کو پیارے ہو گئے ۔محکمہ تعلیم کے اہلکاروں نے اس واقع کو بہت اچھالا ۔اخبارات میں کالم اور بیانات شائع کروائے گئے ۔چوہدری اسماعیل صاحب کو سزا دلانے کے لئے محکمہ تعلیم حادثے کے کیس کو ہائی کورٹ تک لے گیا ۔لیکن طلبہ کے ورثاء اور پورے شہر ڈسکہ نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو بے گناہ قرار دیا چنانچہ عدالت عالیہ نے بھی انہیں باعزت بری کر دیا ۔بات صاف تھی کہ ان کی نیت میں حرص اور لالچ کا شائبہ تک نہ تھا ۔

قاضی ذوالفقار احمد مضمون نگار ماہنامہ اردو ڈائجسٹ راولپنڈی

Marfat.com

ایک محبِّ وطن انسان

1960 میں جب میں اپنے گاؤں چپانوالی میں پڑھتا تھا تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمارے سکول کا معائنہ کرنے آتے تھے۔ چوہدری صاحب طلباء اور اساتذہ سے بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ ریاضی کا سوال لکھاتے اور جن طلباء کو سوال نہ آتا تھا ان کو خود سمجھاتے تھے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک محنتی، محبِّ وطن سماجی کارکن اور تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے انسان ہیں۔ چوہدری صاحب انجمن جٹ برادری، انجمن خدمت خلق ڈسکہ اور دیگر کئی سماجی تنظیموں سے وابستہ ہیں اور خدمت خلق کا خوب جذبہ رکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب اپنے پرائیویٹ تعلیمی ادارے ایم۔ اسماعیل پبلک سکول کو حتی المقدور انسانی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب انجمن خدمت خلق ڈسکہ کے کئی سالوں سے رکن ہیں اور انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ چوہدری صاحب نے اپنے تعلیمی ادارے کے ساتھ ہی ماڈل ٹاؤن میں مسجد اسماعیل سکول کی تعمیر خود اپنے جیب سے کروائی ہے اور کسی سے کچھ طلب نہیں کیا۔ البتہ اگر کسی نے حصہ ڈالا ہے تو اس کو قبول بھی کیا ہے۔

قاری خالد محمود

امیر جماعت اہل سنت صوبہ پنجاب

Marfat.com

بے لوث انسان

چوہدری محمد اسماعیل صاحب دینی اور دنیاوی اعتبار سے ہر لحاظ سے اعلیٰ شخصیت ہیں۔ وہ ایک قابل اور محنتی استاد ہیں۔ انہوں نے ماڈل ٹاؤن ڈسکہ میں ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول کے نام سے ڈسکہ شہر میں تمام پرائیویٹ سکولوں سے بہت بہتر سکول چلا رہے ہیں۔ اس سکول سے ایسے ایسے طلباء بھی میٹرک کا امتحان پاس کر گئے ہیں جن کے متعلق گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو ان کی بے لوث تعلیمی خدمات اور خدمت خلق کی وجہ سے اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔

مولانا محمد فیروز خاں ثاقب
مہتمم دار العلوم مدنیہ ڈسکہ کلاں

Marfat.com

ہمدرد استاد

جن لوگوں نے اپنی ذہنی و جسمانی صلاحیتیں، علم وفن اور ہر قسم کے مالی وسائل اپنی قوم کی فلاح و بہبود اور اپنی نسل کو اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے وقف کئے رکھے ان میں ایک محترم نام چوہدری محمد اسماعیل ساہی صاحب کا ہے۔ انہوں نے نہ صرف تعلیم کے حوالے سے شاندار خدمات انجام دیں بلکہ اپنی برادری کو ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے بھی مسلسل جدوجہد کی۔ چوہدری صاحب کا قائم کردہ ایم آئی پاک پبلک ہائی سکول شہر ڈسکہ میں ہی مشہور و معروف نہیں بلکہ پورے ضلع اور ڈویژن میں انفرادیت کا حامل ہے۔ اس سکول کے طالب علم بورڈ کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے ہیں اور اسی طرح اپنے سکول اور شہر کا نام ووقار بھی بلند کرتے ہیں۔ ان طالب علموں کی تعلیم و تربیت اور صلاحیتوں کو مثبت انداز میں استعمال کرنے کا شاندار کردار چوہدری صاحب ہی نے انجام دیا ہے۔ وہ خود بھی محنت کرتے ہیں اور اسکول کے دیگر اساتذہ سے بھی محنت کراتے ہیں اور ان کی براہ راست نگرانی کی وجہ سے طالب علم غیر ضروری کھیل کود اور منفی سرگرمیوں کی بجائے تمام تر توجہ تعلیم پر صرف کرتے ہیں اور اچھی پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔ چوہدری صاحب صرف بچوں کو بہتر انداز سے تعلیم دینے میں ہی کوشاں نہیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں اور جو طالب علم اچھی پوزیشن حاصل کرتے ہیں انہیں سکالر شپ دینے کے علاوہ مختلف انعامات سے بھی نوازا جاتا ہے اور اس سلسلے میں ہر سال اپنے سکول میں ایک شاندار تقریب بھی منعقد کرتے ہیں۔ مجھے کئی بار ان تقاریب میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ہے جن میں طالب علموں اور ان کے والدین کے علاوہ انجمن فلاح جٹاں پاکستان کے عہدیداران واراکین بھی بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ چوہدری صاحب نے انجمن کے مقاصد اور برادری میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے اور ملک وقوم کی

Marfat.com

تعمیر وترقی کے لئے بھی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں انجمن فلاح جٹاں پاکستان کا مرکزی سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا اور اس حیثیت سے میں نے اور چوہدری صاحب نے لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، نارووال اور دیگر شہروں کے دورے کئے اور برادری میں شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی تعلیمی اور فلاحی خدمات ہماری قوم کے لئے ایک اثاثہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ ایک بہترین انسان کی زندگی اور خدمات کو ایک کتاب میں جمع کیا جارہا ہے۔ محمد اسلم گھمن صاحب ہمارے شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک نیک انسان اور عالم باعمل کی خدمات کو ایک کتاب میں محفوظ کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ میں اپنی اور انجمن فلاح جٹاں پاکستان اور بیرسٹرز ایسوسی ایشن کی جانب سے چوہدری محمد اسماعیل ساہی صاحب کو خراج عقیدت اور محمد اسلم گھمن صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس نیکی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

بیرسٹر عبدالسلیم چوہدری

سابق صدر ہائی کورٹ بار

صدر انجمن جلاح جٹاں پاکستان

1-مزنگ روڈ لاہور

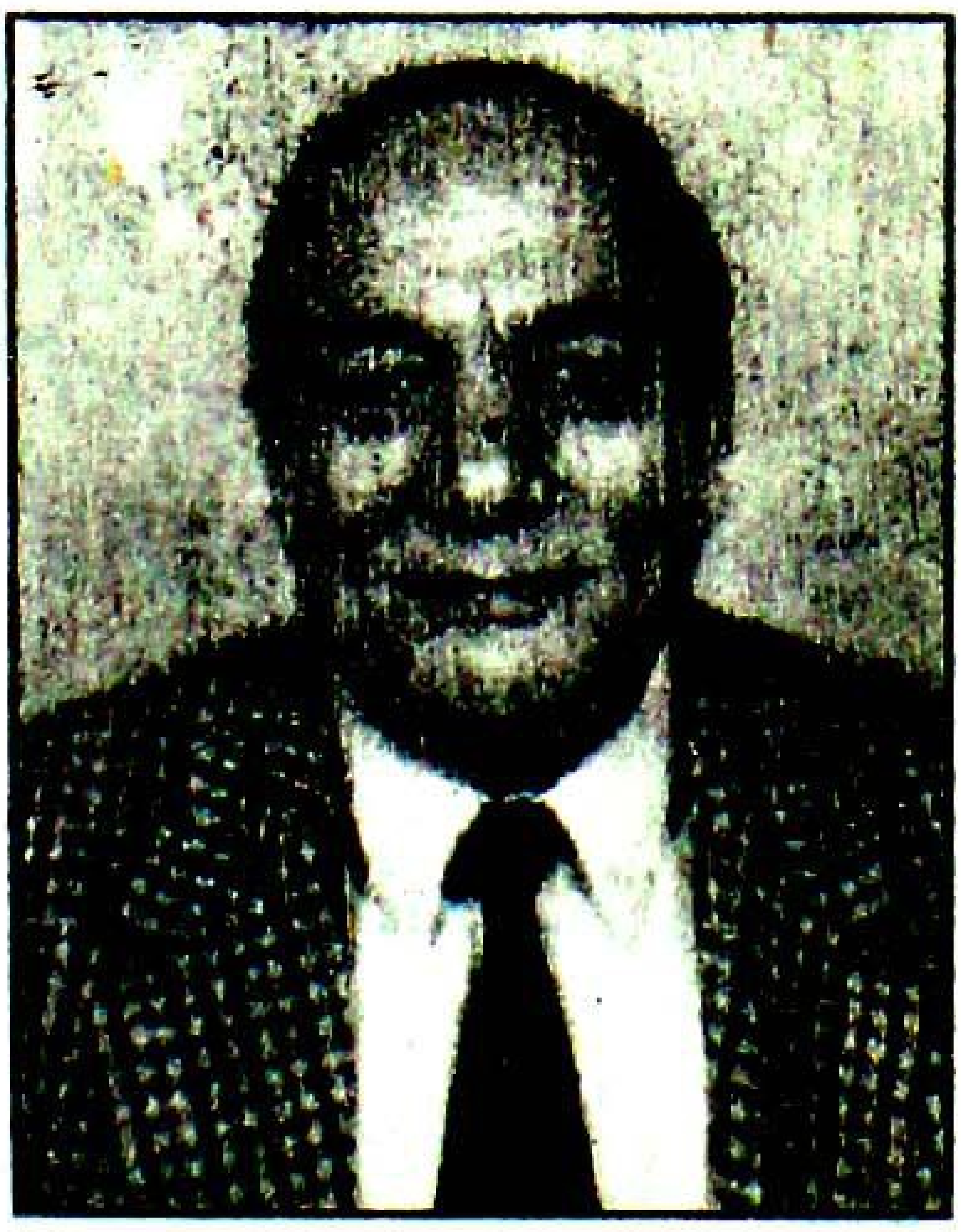

Marfat.com

ایک فعال اور سرگرم کارکن

چوہدری محمد اسماعیل صاحب جیسا انسان کہاں سے ڈھونڈیں۔ ایسے انسان موجودہ دور میں کم ہی ملتے ہیں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب اپنے دل میں قوم کا درد رکھتے ہیں وہ ساری پاکستانی قوم کو پڑھا لکھا دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اس مشن کیلئے صرف کر دی۔ انہوں نے قوم سے کچھ لینے کی بجائے قوم کو بہت کچھ دیا۔ سرکاری ملازمت کے بعد انہوں نے ایم اسماعیل پبلک ہائی سکول کے نام سے اپنا ایک پرائیویٹ سکول قائم کیا جو آج بھی تمام سکولوں سے اچھا اور سستا سکول ہے۔ اس سکول میں وہ بچے بھی میٹرک پاس کر گئے ہیں جو تعلیم سے فرار حاصل کر چکے تھے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے شاگردوں میں سے لاتعداد اساتذہ، ڈاکٹر، انجینئر، فوجی آفیسر اور دیگر اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

گھمن ایسوسی ایشن لاہور سے انجمن جٹاں لاہور قائم ہوئی تو چوہدری صاحب اس انجمن کے رکن بن گئے اور ایک فعال اور سرگرم رکن کے طور پر نہ صرف اپنی برادری بلکہ پوری قوم کی فلاح کیلئے کام کیا۔ اس کے بعد انجمن جٹ برادری ڈسکہ قائم کی گئی۔ اس تنظیم کے لئے چوہدری صاحب نے شب و روز کام کیا بلکہ اس تنظیم کے روح رواں چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہی تھے۔ اب وہ بہت

Marfat.com

زیادہ بوڑھے اور کمزور ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے ہماری اس تنظیم کو کافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ میرے بیٹے کے دو دفعہ ناظم اور MPA بننے میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب اور ہماری اس تنظیم کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے بیمار ہونے پر بہت افسوس ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا نعم البدل کوئی اور نظر نہیں آتا جو ہماری تنظیم کو چلائے۔

بوائز اور گرلز کالج ڈسکہ، انجمن خدمت خلق، انجمن جٹ برادری ڈسکہ، اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن ڈسکہ اور ٹی بی ہسپتال کے قیام میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی خدمات بے مثال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور تندرستی عطا فرمائے اور ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

چوہدری گل نواز گھمن
ایڈووکیٹ ڈسکہ

Marfat.com

قوم کے خیر خواہ

میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا شاگرد ہونے کی سعادت حاصل تو نہ کر سکا۔ میرا تعلق چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے اس وقت پیدا ہوا جب چوہدری صاحب نے ڈسکہ شہر میں اپنا پرائیویٹ سکول قائم کیا۔ میں ان کے سکول کے پاس ہی رہتا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ چوہدری صاحب جماعت نہم اور دہم کو رات گئے تک پڑھاتے رہتے تھے جس کی وجہ سے ہر سال ان کے سکول کا کوئی نہ کوئی طالب علم بورڈ سے پوزیشن حاصل کر لیتا تھا۔ جو طالب علم اچھا ہوتا تھا اس پر چوہدری صاحب بہت زیادہ محنت کرتے تھے۔ بغیر کسی کو جتلانے کے فیس بھی معاف کر دیتے تھے۔ بریگیڈیر ریٹائرڈ چوہدری غلام رسول مرحوم آف ڈسکہ کلاں بھی چوہدری صاحب کے شاگرد رہے ہیں۔ جب گورنمنٹ ہائی سکول لوہڑکی گورائیہ اپ گریڈ ہوا تو چوہدری صاحب نے یہاں آ کر سکول کی چاردیواری کے لئے خود اپنے ہاتھ سے بنیادیں کھودیں اور اپنی نگرانی میں سارا تعمیراتی کام مکمل کرایا۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ میں تالا ب والی جگہ ملنگوں کے قبضہ سے لے کر سکول کو دلوانا چوہدری صاحب کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ بطور اے۔ ڈی۔ آئی اور ہیڈ ماسٹر کسی ماتحت سرکاری ملازم کو تحریری طور پر نقصان نہیں پہنچایا۔ جب آپ کے پرائیویٹ سکول میں کمرے کی چھت گرنے سے کچھ طالب علم اور ایک استاد اللہ کو پیارے ہو گئے تو چوہدری صاحب نے بہت زیادہ افسوس کیا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ پریشانی کے عالم میں چوہدری صاحب چوہدری خالد جاوید دھدرا ایڈووکیٹ ڈسکہ کے گھر چلے گئے تو میں اور چوہدری گل نواز گھمن صاحب ایڈووکیٹ ڈسکہ چوہدری صاحب کو ملنے کے لئے گئے تو چوہدری صاحب نے ہمیں کہا کہ مجھے پولیس کے حوالے کر دو۔ فوت ہونے والے بچے میرے اپنے بچے تھے۔ اگرچہ اس معاملے میں میرا کوئی قصور نہیں مگر پھر بھی مجھے اس کی سزا ضرور ملنی

Marfat.com

چاہیئے اور جو سزا ملے مجھے منظور ہے۔

میں نے اور چوہدری صاحب نے باہمی مشورے سے اپنی برادری کی فلاح و بہبود کے لیئے انجمن جٹ برادری ڈسکہ قائم کی۔ میں نے چوہدری صاحب، چوہدری ذکاء اللہ صاحب آف ڈسکہ کلاں، چوہدری گل نواز گھمن صاحب نے اس کا دستور بنایا اور اجلاس میں چوہدری صاحب کو تنظیم کا متفقہ طور پر صدر منتخب کر لیا گیا اور چوہدری صاحب نے اپنے فرائض نہایت احسن طریقے سے سرانجام دیئے۔

چوہدری رحمت علی مان

آف لوڑھکی گورائیہ ایڈووکیٹ ڈسکہ

Marfat.com

ایک بے مثال خادم

محترم چوہدری محمد اسماعیل ساہی صاحب کا اسم گرامی صرف ڈسکہ اور سیالکوٹ میں ہی نہیں، برادری کے ہر طبقے میں عزت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ آپ نے ساری زندگی تعلیم و تدریس میں گزاری، برادری کو ہر لحاظ سے اونچے مقام پر لے جانا اور بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا آپ کی زندگی کا بنیادی اور اہم مقصد ہے۔ برادری کی فلاح اور تعلیم کا فروغ ان کا مقصد حیات ہے۔ ڈسکہ میں آپ نے ایم۔ آئی پبلک ہائی سکول کے نام سے جو ادارہ قائم کیا ہے ان میں نہ صرف معیار بہت بلند ہے بلکہ برادری کے بچوں کو وظائف اور کتابیں بھی دی جاتی ہیں۔ آپ کی شاندار خدمات کے پیش نظر اور صلاحیتوں کو تنظیم سازی کے لئے رو بہ عمل لانے کی خاطر انہیں انجمن فلاح جٹاں پاکستان کا جنرل سیکرٹری بھی منتخب کیا گیا اور آپ نے اس سلسلہ میں بے مثال خدمات سرانجام دیں۔

انوار قمر

ایگزیکٹو ایڈیٹر ہفتہ روزہ سیاسی لوگ لاہور

نیوز ایڈیٹر روزنامہ پاکستان لاہور

Marfat.com

ایک ہمہ جہت شخصیت

چوہدری محمد اسماعیل ساہی صاحب کا شمار محکمہ تعلیم پنجاب کی نابغہء روزگار شخصیات میں ہوتا ہے۔ وہ اعلیٰ پائے کے معلم کی جملہ صفات سے متصف ہیں۔ شعبہ تدریس سے ان کی وابستگی جنون کی حد تک رہی ہے۔ جسے انہوں نے بطور ADI اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے بھی احسن نبھایا۔ اپنی اس علمی شہرت اور تعلیم سے بام عروج تک پہنچی ہوئی نیک نامی کو لے کر جب انہوں نے ایم آئی پاک پبلک سکول کا اجراء کیا تو دور و نزدیک سے تشنگان علم جوق در جوق اس مادر علمی کی طرف لپک پڑے اور چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے اس سکول کو ضلع اور پھر ڈویژن کی حد تک ایک ممتاز ادارے کا درجہ دے دیا۔ خرابی صحت اور بڑھاپا ان کے جنون کی راہ میں کبھی حائل نہیں ہوا۔ وہ مجھ جیسے درجنوں نہیں سینکڑوں اساتذہ کے لئے آج بھی مشعل راہ ہیں جوان کے تجرِ علم سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

شہر ڈسکہ کی سب سے مہنگی رہائشی بستی ماڈل ٹاؤن میں کسی سے ایک پائی لئے بغیر ایک عظیم الشان مسجد اسماعیل ،سکول تعمیر کی جو رہتی دنیا تک ان کے لئے ثواب دارین کا باعث ہے۔ یہاں اگر میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی مہمان نوازی کا ذکر نہ کروں تو یہ بخیلی ہوگی۔ ان کے گھر یا سکول میں حاضر ہونے والا کوئی مہمان ان کی تواضع ،کام و دہن سے محروم نہیں رہ سکتا۔

Marfat.com

چوہدری صاحب کی شخصیت کا احاطہ کرنے کے لئے اس مختصر تعارفی کتاب کے صفحات ناکافی ہیں۔ان کی ہمہ جہہ شخصیت ایک اور تفصیلی سوانح عمری کا تقاضا کرتی ہے۔دیکھئے یہ سعادت ان کے کس شاگرد عزیز کے حصہ میں آتی ہے۔ میں چوہدری صاحب کی درازعمر، صحت کاملہ اور کتاب ہذا کے مولف محمد اسلم گھمن کے لئے صمیم قلب سے دست بادعا ہوں۔

چوہدری محمد اسلم گل

سینئر ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ)

گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ

Marfat.com

Teacher کی عملی تصویر

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جب میں گورنمنٹ پرائمری سکول سیکھواں میں بطور PTC ٹیچر سروس کرتا تھا۔ اس وقت چوہدری محمد اسماعیل صاحب ڈسکہ غربی کے ADI تھے اور چوہدری محمد یوسف چیمہ صاحب ڈسکہ شرقی کے ADI تھے۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں یہ دونوں تعلیمی شخصیات موجود تھیں۔ چوہدری محمد یوسف چیمہ صاحب نے میرے متعلق چوہدری محمد اسماعیلؒ صاحب کو بتایا کہ یہ لڑکا بہت محنتی ہے۔ اس نے تین چار پوزیشنیں حاصل کی ہیں چنانچہ چوہدری محمد اسماعیلؒ صاحب بہت خوش ہوئے اور مجھے شاباش دی۔ اور پوچھا کہ سکول میں آپ کونسے مضامین پڑھاتے ہیں تو میں نے جواب دیا کہ سارے مضامین پڑھا لیتا ہوں تو آپ نے مزید خوش ہو کر کہا ایک دن آئے گا کہ تعلیم کے شعبے میں آپ ایک اہم مرتبے پر فائز ہونگے۔ چوہدری اسماعیل صاحب محکمہ تعلیم میں ایک دیانتدار افسر تھے جنہوں نے اپنے بھائی غلام حیدر صاحب کے ساتھ بھی عام اساتذہ جیسا سلوک کیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب گورنمنٹ پرائمری سکول کلہ کلاں میں سکول کا وقت شروع ہوتے ہی پہنچ گئے اور یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ ان کے بھائی چوہدری غلام حیدر صاحب سکول میں موجود تھے۔ اور

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ اگر میرا بھائی بھی وقت کی پابندی نہیں کرتا تو اس کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو عام اساتذہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ البتہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے کبھی کسی استاد کے خلاف انتقامی یا تادیبی کاروائی نہیں کی۔ صرف زبانی پوچھ گچھ پر ہی اکتفا کرتے اور آئندہ کیلئے وارننگ دیتے۔ تمام اساتذہ کرام دل سے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا احترام کرتے اور ہر صورت کوشش کرتے کہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔ استاد کو انگلش میں TEACHER کہا جاتا ہے اور اس لفظ کے ہر حرف سے ایک لفظ بنتا ہے وضاحت درج ذیل ہے۔

T = Thinker	مفکر
E = Elaborater	وضاحت کرنے والا
A = Active	چست
C = Calibre	صلاحیت/لیاقت
H = Honest	ایماندار
E = Efficient	لائق/کارکن
R=Responsible	ذمہ دار

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی شخصیت میں یہ تمام خوبیاں موجود ہیں۔ وہ اپنے پیشے اور فرض سے مخلص تھے۔ اور بغیر کسی لالچ کے طلبہ کی بہتری کیلئے شب و

Marfat.com

روز محنت کرتے تھے۔ جب چوہدری صاحب نے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا سکول کھولا تو میں نے اپنا بیٹا چوہدری صاحب کے سکول میں داخل کروایا تو اس طرح سکول میں کافی آنا جانا رہا اور میں نے خود چوہدری صاحب سے بہت کچھ سیکھا اور کئی معاملات میں ان سے راہنمائی حاصل کی۔ چوہدری صاحب جیسے انسان آج کے دور میں کم ہی نظر آتے ہیں۔ چوہدری صاحب کی سوانح عمری مرقع کرنے میں محمد اسلم گھمن کی یہ کاوش ایک بہت بڑی تعلیمی شخصیت کو ہدیہ تبریک پیش کرنے کی ایک سعی ہے۔ اللہ تعالی چوہدری صاحب کو صحت و تندرستی دے اور ان کی تعلیمی خدمات کے صلے میں اجر عظیم عطا فرمائے۔

رانا خوشی محمد

ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر

ضلع نارووال

Marfat.com

بے مثال تعلیمی خدمات سرانجام دینے والے

مجھے اگرچہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے زیر سایہ کام کرنے کا موقع نہیں ملا مگر پھر بھی میں ان کے تعلیمی کام سے بہت متاثر ہوں ان کی تعلیمی خدمات بہت زیادہ ہیں جن کی مثال کم ہی ملتی ہے چوہدری صاحب تمام اساتذہ کے لئے نمونہ ہیں جس طرح چوہدری صاحب نے قائداعظم کے ماٹو کام، کام اور کام پر عمل کیا ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت ہے چوہدری صاحب نے اے۔ڈی۔آئی ہونے کی حیثیت سے بہت سے پرائمری سکول کھلوائے اور کئی پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دلوایا گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں ان کی بہتر خدمات کی وجہ سے حکومت پاکستان نے انہیں انعام سے نوازا۔

ریٹائرمنٹ کے بعد ایم۔آئی۔پاک پبلک ہائی سکول ڈسکہ قائم کر کے ایسے ایسے طلباء کو بھی میٹرک پاس کروا دیا جن کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا ہر سال ان کے سکول کا کوئی نہ کوئی طالب علم بورڈ سے پوزیشن حاصل کر لیتا آج بھی تمام پرائیویٹ سکولوں سے ان کا سکول بہتر ہے چوہدری صاحب کے شاگرد پورے ملک میں زندگی کے تمام شعبوں میں اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر ملک وملت کی خدمت کر رہے ہیں۔

میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور تندرستی سے نوازے۔آمین۔

چوہدری نبی احمد دریا

سینئر ہیڈ ماسٹر

گورنمنٹ ہائی سکول کانواں لٹ تحصیل ڈسکہ

Marfat.com

ایک بہترین رہنما

جس وقت میں گورنمنٹ مڈل سکول کورکی میں بطور ہیڈ ماسٹر اپنی ذمہ داریاں سر انجام دے رہا تھا اس وقت چوہدری محمد اسماعیل صاحب گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے تھے مجھے جب بھی کبھی کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تو میں چوہدری صاحب سے رہنمائی حاصل کرتا چوہدری صاحب مسئلے کا ایسا حل بتاتے کہ میں مطمئن ہو جاتا اور ان کے مشورے پر عمل کرنے سے میری پریشانی دور ہو جاتی تھی چوہدری صاحب نہ صرف ایک مایہ ناز تعلیمی افسر رہے ہیں بلکہ یہ فن تدریس کے بہترین فنکار رہے ہیں ہمارے سکول کے فارغ التحصیل طلباء کو ہنسی خوشی اپنے سکول میں داخل کرتے تھے اور طلباء کی ایسی تربیت کرتے تھے کہ وہ ہر لحاظ سے ایک بہترین کامیاب طالب علم ثابت ہوتے۔ چوہدری صاحب طلباء کو صبح سے لے کر شام تک اور اکثر اوقات راتوں کو بھی ٹھہرا کر محنت کراتے تھے اس وجہ سے ہر سال گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ کا میٹرک کا رزلٹ دیگر تمام سکولوں سے کافی بہتر ہوتا تھا۔ ہمارے گاؤں کے بہت سے طالب علم چوہدری صاحب سے تعلیم حاصل کر کے استاد، ڈاکٹر، پروفیسر اور دیگر بڑے بڑے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور ملک و ملت کی خدمت کر رہے ہیں۔ چوہدری صاحب تمام اساتذہ کے لئے ماڈل ہیں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو ان کی بہترین خدمات کے صلہ میں اجر عظیم عطا فرمائے اور عمر خضر بخشے۔ آمین۔

مرزا عبدالرشید آف کورکی ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ)
گورنمنٹ کشمیر ہائی سکول سوہاوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

قوم کا ایک بے لوث خادم

''ایک مثالی استاد'' ایک ایسی سوانح عمری ہے جو ایک شاگرد محمد اسلم گھمن صاحب نے اپنے استاد چوہدری محمد اسماعیل صاحب کے حوالے سے تحریر کی ہے مصنف کا چوہدری صاحب سے استاد شاگرد ہونے کے علاوہ دوسرا کوئی رشتہ نہ ہے جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مصنف نے جو کچھ بھی چوہدری صاحب کے بارے میں لکھا ہے وہ ان کے اپنے جذبات، اپنے استاد مکرم سے والہانہ محبت اور بے لوث جذبات کی عکاسی ہے جس طرح زندہ قومیں اپنے محسنوں کو نہیں بھلاتیں اور ہر دم انہیں یاد رکھتی ہیں اور ان کے کاموں سے رہنمائی حاصل کرتی ہیں اسی طرح ایک شاگرد ارجمند نے اپنے محسن استاد کے دوران سروس سرانجام دیئے گئے کارناموں اور ان کی ہمہ جہت شخصیت کو عوام الناس کے سامنے کتابی شکل میں لا کر امر کر دیا ہے اور آنے والی نسلوں اور خصوصاً اساتذہ کرام کے لئے ایک راہ عمل متعین کر دی ہے کہ اس طرح محنت، لگن اور جذبہ کامل کے ساتھ کام کرنے سے ہم اپنی نئی نسل کی نہ صرف بہتر رہنمائی کر سکتے ہیں بلکہ زندگی کے سفر میں ملکی خدمات کے حوالہ سے ان کی راہ عمل بھی متعین کر سکتے ہیں ہم اس بہترین کاوش پر مصنف محمد اسلم گھمن صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جہاں تک چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی ذات کا تعلق ہے وہ ایک مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک ہیں وہ قائداعظم کے بتائے ہوئے اصول کام، کام اور کام پر سو فیصد عمل کرنے والے استاد الاساتذہ ہیں ان کے اس عمل کی وجہ سے ان کے شاگرد بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور ملکی امور کو بطریق احسن چلا رہے ہیں۔ چوہدری صاحب نے جو کام بھی کیا وہ

Marfat.com

پوری Devotion کے ساتھ کیا اور بے لوث کیا سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ان کا یہ جذبہ سرد نہیں پڑا بلکہ وہ نئے جذبے اور لگن کے ساتھ قوم کے خدمت میں جُت گئے اور آج بھی پوری تن دہی اور لگن کے ساتھ قوم کے نونہالوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں مصروف ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ قوم کی سربلندی صرف اور صرف حصول علم میں ہی پوشیدہ ہے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو صحت کاملہ والی لمبی زندگی عطا فرمائے تاکہ وہ قوم کی اسی جذبے اور لگن کے ساتھ خدمت وراہنمائی کرتے رہیں۔آمین۔

محمد ارشد جاوید العزیز

پرنسپل گورنمنٹ جامع ہائی سکول سیالکوٹ

محمد اقبال طاہر

پرنسپل گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول سیالکوٹ

محمد مشتاق بھٹی

ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) گجرات

Marfat.com

ایک جہاندیدہ شخصیت

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ) گورنمنٹ ہائی سکول لوڑھکی گورائیہ، بانی و ہیڈ ماسٹر ایم۔آئی۔ پبلک ہائی سکول ڈسکہ کے ساتھ میرا کوئی زیادہ تعلق تو نہیں رہا صرف چند ملاقاتیں ان سے ہوئی ہیں میں نے ان کی شخصیت کو بڑا جہاندیدہ اور مدبر ایجوکیشنسٹ پایا ہے اگر کسی معاملہ میں ان سے مشورہ لیا گیا تو انہوں نے نہایت اچھا مشورہ دیا گورنمنٹ سروس کے دوران اگرچہ مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع نہیں ملا لیکن جن احباب نے ان کے ساتھ کام کیا ہے وہ بتاتے ہیں کہ چوہدری صاحب بہت اچھے ایڈمنسٹریٹر اور فرض شناس ایجوکیشن آفیسر تھے وہ وقت کے پابند تھے اور سرکاری قواعد وضوابط پر عمل کرتے تھے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو صحت کاملہ والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔آمین۔

چوہدری اعجاز الحق

سینئر ہیڈ ماسٹر

گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ

Marfat.com

ایک زیرک اور معاملہ فہم انسان

ممتاز ماہر تعلیم، زیرک اور معاملہ فہم چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک ایسی شخصیت ہیں جن کے احسانات ان کے شاگرد کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ جدھر نظر دوڑائیں ان کے شاگرد ملک وملت کی خدمت میں مصروف نظر آئیں گے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد جس طرح انہوں نے ڈسکہ شہر میں ایک مثالی ادارہ بنا کر مثالی نتائج دکھائے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ خدا ان کو اس خدمت کا صلہ اجر عظیم کی صورت میں دے۔ انہیں کام کرنے کا جنون اس حد تک ہے کہ عمر کے اس حصہ میں جس میں انسان اگر کچھ کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا لیکن وہ لگاتار تعلیمی میدان میں برسرپیکار ہیں۔ اب بھی چاہتے ہیں کہ اگر اعضاء ساتھ دیں تو طالب علموں کی علمی پیاس بجھاتا رہوں۔ ان کا بڑھاپا جوانوں کو اس جذبے کا درس دیتا ہے کہ محنت عمر کی متقاضی نہیں۔ ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے سے تعلیمی میدان میں منزلیں آسان ہو سکتی ہیں۔

شوکت حسین نقوی، ایم اے، ایم ایڈ
ایس ایس ٹی
گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ

Marfat.com

ایک بہترین انسان

چوہدری محمد اسماعیل صاحب میرے پرانے رشتہ داروں میں سے ہیں۔ وہ بہترین انسان ہیں اور فرض شناس افسر تھے۔ انہوں نے ایم اسماعیل پاک پبلک ہائی سکول کے نام سے ایک اچھا ادارہ چلایا۔ جب میں پرائمری کلاسز میں پڑھتا تھا تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمارے سکول کا وزٹ کرنے آتے تھے۔ اس وقت ان کا بہت رعب اور دبدبہ ہوتا تھا۔ ہمیں بحیثیت استاد چوہدری محمد اسماعیل کی طرح اپنے فرائض منصبی ادا کرنے چاہئیں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

چوہدری منیر احمد ساہی
ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول مندرانوالہ
تحصیل ڈسکہ (سیالکوٹ)

Marfat.com

ایک مایہ ناز تعلیمی افسر

میں جب اپنے گاؤں گورنمنٹ پرائمری سکول لودھے میں پڑھتا تھا تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہمارے سکول کا معائنہ کرنے کے لئے آتے تھے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ چوہدری صاحب تمام کلاسز کا معائنہ خود کرتے تھے تمام طلباء سے سبق سنتے تھے، ریاضی کا سوال لکھاتے تھے اور چیک کرنے کے بعد سمجھاتے بھی تھے۔ چوہدری صاحب ایک مایہ ناز تعلیمی افسر رہے ہیں وہ اچانک ہمارے سکول میں آجاتے تھے اسی وقت پتہ چلتا تھا جب آپ سکول کے اندر داخل ہو چکے ہوتے چوہدری صاحب کی زندگی تمام اساتذہ کے لئے نمونہ ہے ان کی بہت سی تعلیمی خدمات ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان خدمات کی وجہ سے ان کو بہتر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد لقمان

گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول مندرانوالہ

تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

لازوال خدمات کے مالک

میں گورنمنٹ مڈل سکول بوگرے میں جماعت ششم میں پڑھتا تھا کہ ایک روز چوہدری محمد اسماعیل صاحب بطور ADI ہمارے سکول میں تشریف لائے اور ہماری کلاس میں آ کر مجھ سے پوچھا کہ NEWS کے معنی کیا ہیں مگر میں نہ بتا سکا تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے بلیک بورڈ پر لکھ کر بڑی وضاحت کے ساتھ اطراف ظاہر کر کے NEWS کے معنی سمجھائے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب وقت کے پابند تھے۔ اکثر اوقات کسی سکول کا وزٹ کرتے تو سکول کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہنچ جاتے تھے یا چھٹی ہونے سے چند منٹ پہلے جاتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گورنمنٹ مڈل سکول بوگرے کے ہیڈ ماسٹر ثناء اللہ صاحب اپنے کھیتوں میں ہل چلانے کی وجہ سے سکول سے لیٹ ہو گئے تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب رجسٹر حاضری مدرسین لے کر سائیکل پر واپس آ گئے۔ ابھی چوہدری محمد اسماعیل صاحب واپس آ رہے تھے کہ ثناء اللہ صاحب سکول آ گئے ان کو بتایا گیا کہ چوہدری محمد اسماعیل آئے تھے اور رجسٹر حاضری مدرسین لے گئے ہیں تو وہ اسی وقت چوہدری محمد اسماعیل صاحب کو ملنے کے لئے چل پڑے۔ راستے میں ہی چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ چنانچہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب پھر واپس سکول گئے اور تمام اساتذہ کو اکھٹا کر کے سمجھایا کہ وقت پر

Marfat.com

سکول آیا کرو۔ مگر کسی کے خلاف کوئی تادیبی کاروائی نہیں کی۔

جب میں گورنمنٹ نارمل سکول پسرور میں PTC کا کورس کر رہا تھا تو دوران کورس پیوپل ٹیچر کے طور پر مجھے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں چوہدری محمد اسماعیل کے زیر سایہ ٹیچنگ پریکٹس کرنے کا موقع ملا اور میں نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے بہت کچھ سیکھا اور ان سے بہت متاثر ہوا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب اعلیٰ ظرف کے مالک انسان ہیں۔ وہ ایک بہت اچھے استاد اور ایک اچھے منتظم تھے۔ تعلیمی شعبہ میں ان کی خدمات لازوال ہیں۔

محمد اشرف مغل سینئر ہیڈ ماسٹر
گورنمنٹ پرائمری سکول سوہاوا ڈسکہ

Marfat.com

نامور شخصیت

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایک نامور شخصیت کے مالک انسان ہیں۔ انہوں نے تعلیمی شعبہ میں اپنا نام پیدا کیا ہے۔ وہ بڑھاپے میں بھی کام کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ وہ قائداعظم کے زریں اصول ''کام، کام اور کام'' پر کاربند ہیں۔

نہ پڑھنے والے طلباء کو تعلیم کی طرف راغب کرنا اور میٹرک پاس کروانا ان کے پاس ایک بہت بڑا فن ہے۔ ہمارے علاقے میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے بے مثال تعلیمی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کے شاگرد آج پورے ملک میں تمام شعبہ جات میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کی تعلیمی خدمات کے بدلے ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔

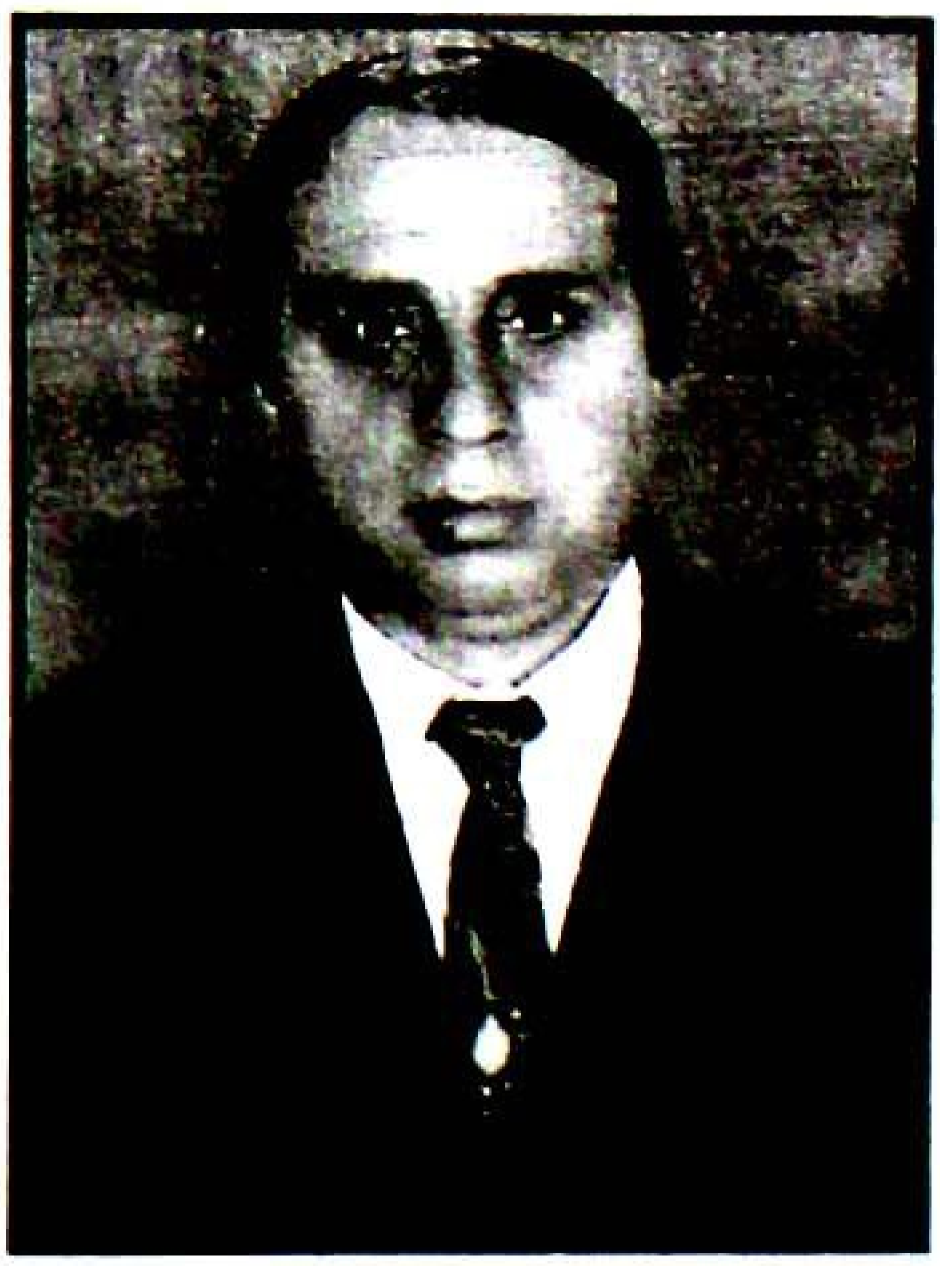

محمود احمد بھٹی

گورنمنٹ جناح اسلامیہ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ

رانا اشفاق احمد

پرنسپل مسلم ماڈل سکول ڈسکہ کلاں

Marfat.com

فرشتہ سیرت انسان

چوہدری محمد اسماعیل صاحب بہترین ماہر تعلیم، خوش اخلاق، ملنسار، مستقل مزاج سماجی شخصیت ہیں۔ وہ سکاوٹ تحریک کے دیوانے اور پروانے ہیں۔ وہ بڑی جاذب نظر شخصیت ہیں۔ المختصر وہ ایک فرشتہ سیرت انسان ہیں۔

عبدالمجید بھٹی
صوبائی سیکرٹری (ریٹائرڈ)
پنجاب بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن
والٹن، لاہور

15 نومبر 2008

Marfat.com

ایک نیک انسان

چوہدری محمد اسماعیل صاحب بہت نیک اور دیانت دار شخص ہیں۔طلباء کی تعلیم وتربیت اور سکاؤٹنگ کے ساتھ انہیں بہت دلچسپی ہے۔

عبدالشکور عباسی

فوٹوگرافر بوائے سکاؤٹس ٹریننگ سنٹر

گھوڑا گلی مری

25 اکتوبر 2008

Marfat.com

Marfat.com

سکاؤٹ کیمپ مری میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب فلیک آف آنر تقسیم کر رہے ہیں ان کے ساتھ کیمپ کمانڈر عبدالمجید بھٹی صاحب
اور رانا صاحب کھڑے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

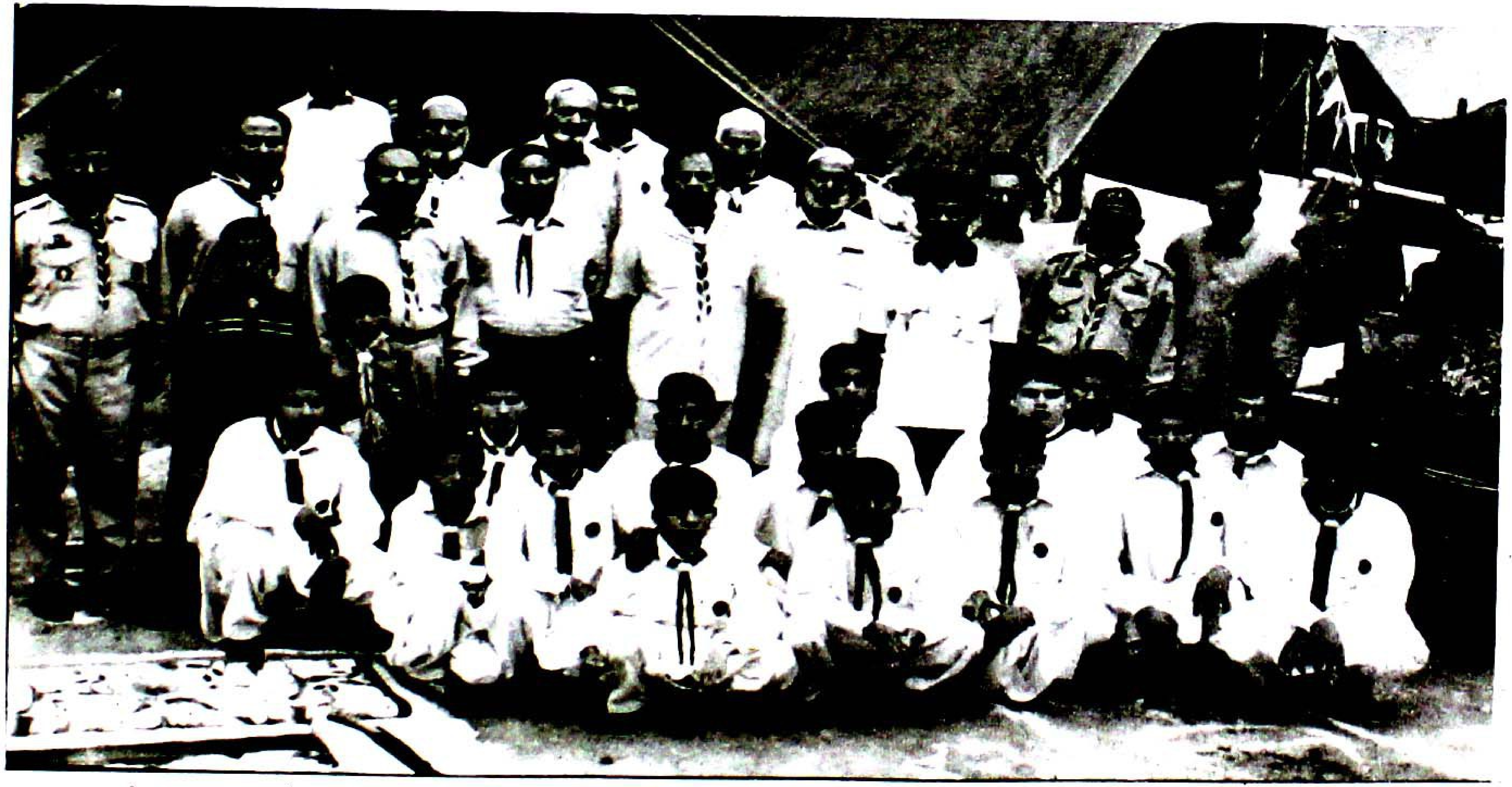

سکاؤٹنگ کیمپ مری میں چوہدری محمد یوسف DEO سکینڈری ایم آئی پ ک پبلک ہائی سکول ڈسکہ کے سکاؤٹ کیمپ کا معائنہ فرمار ہے ہیں ۔ان کے ہمراہ محمد سلیم بھٹی ڈسٹرکٹ سکاؤٹس سیکرٹری سیالکوٹ ،محمد اسلم گل ،ملک محمد اشفاق ودیگر

Marfat.com

Marfat.com

ایم آئی پاے پبلک ہائی سکول ڈسکہ کا ایک سکاؤٹ فلیگ آف آنر وصول کر رہا ہے سٹیج پر کیمپ کمانڈنٹ احسان الرحیم مرزا و دیگر احباب

Marfat.com

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل سکاؤٹ کیمپ مری میں نقش لاثانی پائلٹ سکول ڈسکہ کے سکاؤٹ کیمپ کا معائنہ فرما رہے ہیں
ان کے ہمراہ محمد اسلم گھمن اور محمد ندیم جوئیہ

Marfat.com

ایک بہترین کنٹرولر

میں 1954 میں گورنمنٹ کرسچن ہائی سکول ڈسکہ میں جماعت نہم میں پڑھتا تھا۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب جو گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ میں انگلش اور ریاضی کے بہترین استاد تھے۔ اس وقت آٹھ دس سال کی عمر میں لڑکے سکول جانا شروع کرتے تھے۔ اس طرح جماعت نہم میں پہنچنے تک کافی جوان ہو جاتے تھے۔ اکثر اساتذہ کرام طلبا کو کنٹرول نہیں کر سکتے تھے۔ چوہدری صاحب نہ صرف آوارہ طلبا کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہوئے بلکہ انہیں اعلیٰ طالب علم بنا دیا۔ شروع شروع میں تو طلباء چوہدری صاحب کی سختی سے بیزار ہوئے لیکن بعد میں جلد ہی سمجھ گئے کہ چوہدری صاحب تو ان کے فائدے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اس طرح چوہدری صاحب کی وجہ سے گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ کا میٹرک کا رزلٹ ہر سال کرسچن سکول سے بہتر ہوتا تھا۔ چوہدری صاحب اسلامیہ بوائز کالج ڈسکہ کے بانیوں میں سے ہیں۔ اسلامیہ بوائز کالج ڈسکہ کی ایف اے کی سب سے پہلی کلاس ہماری تھی۔ چوہدری صاحب نے سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا پرائیویٹ سکول قائم کیا یہ ڈسکہ شہر کا سب سے پہلا الحاق شدہ سکول ہے۔ جو شروع سے لے کر اب تک تمام پرائیویٹ سکولوں سے بہتر ہے۔ چوہدری صاحب کا معاشرے میں بہت مقام ہے اور قوم پر بہت احسانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

امین الملک

سول لائن ڈسکہ

Marfat.com

بے مثال شخصیت

چوہدری محمد اسماعیل صاحب جیسے انسان دنیا میں بہت کم ملتے ہیں۔ انہوں نے تعلیمی شعبہ میں جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ بے مثال ہیں۔ ایسا کرنا کسی اور شخص کے بس کی بات نہیں۔ ایم اسماعیل پبلک سکول میں ایسے ایسے بچے بھی آکر میٹرک پاس کر گئے ہیں جن کے متعلق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

رانا محمد خاں

پروپرائیٹر: عبداللہ بک ڈسکہ

13 ستمبر 2008

Marfat.com

محسن قوم

اللہ تعالیٰ نے ہمارے علاقے پر کرم کیا اور چوہدری محمد اسماعیل صاحب اور چوہدری مشتاق احمد صاحب جیسے ماہرین تعلیم عطا کیئے چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں اور چوہدری مشتاق احمد صاحب نے گورنمنٹ کشمیر ہائی سکول کوٹلی باوافقیر چند میں بطور ہیڈ ماسٹر اپنی اپنی جگہ پر بہتر خدمات سرانجام دی ہیں۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب انتہائی محنتی، شفیق، مہربان، اعلیٰ ظرف اور نیک انسان ہیں چوہدری صاحب نے ہمارے علاقے کی بہت خدمت کی ہے چوہدری صاحب نے علم کی روشنی پھیلانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ہمارا علاقہ غیر ترقی یافتہ تھا اور چوہدری صاحب نے شب و روز محنت کر کے طلباء کو اس قابل کر دیا کہ آج وہ زندگی کے تمام شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر ملک و ملت کی خدمت کر رہے ہیں اور یہ صرف اور صرف چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی شب و روز محنت کی وجہ سے ہے۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب نہ صرف ہمارے علاقے کے محسن ہیں بلکہ یہ پوری پاکستانی قوم کے محسن ہیں سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد چوہدری صاحب نے ڈسکہ شہر میں اپنا پرائیویٹ سکول قائم کیا تو اس کے طلباء نے بھی بورڈ سے نمایاں پوزیشن حاصل کر کے اپنے ضلع اور ڈویژن میں ایک منفرد مقام حاصل کیا مجھے چوہدری صاحب کے ساتھ حرمین شریف کی حاضری کا بھی شرف حاصل ہوا اور میں نے انہیں ہر لحاظ سے ایک بہتر انسان پایا ہے۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔

لیاقت فاروق (چیف انجینئر)

او۔ جی۔ ڈی۔ سی اسلام آباد

Marfat.com

استغاثہ

مدعی: ذہن جدید (روشن خیال) مدعا علیہ: چوہدری محمد اسماعیل

1- مائی لارڈ مدعا علیہ کے ابتدائی احوال کی جانچ پڑتال اور چھان بین سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اولڈ راوین ہونے کے باوجود شعبہ تعلیم میں اس وقت آئے جب ڈسکہ پسرور کے درمیان گریجوایٹ مسلمانوں کی تعداد ایک ہاتھ کی انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی۔ اس وقت مدعا علیہ کے لیئے دوسرے شعبوں میں وافر کمائی اور شان وشوکت کے ساتھ خودنمائی کے اچھے خاصے مواقع موجود تھے۔ مگر اس نے ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت اس شعبے کا انتخاب کیا۔ گویا مدعا علیہ جو بھی کرتا رہا اور کر رہا ہے اس میں اس کی نیت اور ارادہ پوری طرح شامل ہے۔ یہ شک کی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔

2- مدعا علیہ کے کردار اور ماضی کے حالات و واقعات سے ظاہر ہے کہ وہ ایک نظریاتی جنونی ہے اور تعلیمی پھیلاؤ میں سرسید کی فکر سے متاثر ہے۔ اس نے بطور A.D.I. تقرری کے دوران اپنے اختیارات سے 68 نئے پرائمری سکول کھلوائے اور 9 پرائمری سکولوں کو مڈل تک اپ گریڈ کرایا۔ یہ تعلیم کو انفرادی اور قومی ترقی کا ذریعہ سمجھتا ہے جب کہ یہاں خاندانی داناؤں کے مطابق قومی ترقی کی بجائے خاندانی ترقی کی زیادہ ضرورت ہے اور اگر تعلیم عام ہوگئی تو منڈی میں پلے دار، فیکٹری میں مزدور اور اشرافیہ کو کامے (نوکر) ملنے مشکل ہو جائیں گے۔ کئی خاندانی سیاست دانوں کو ووٹ ملنا مشکل ہو جائے گا۔ اس طرح ایک نیا معاشرتی بحران پیدا ہو جائے گا یہی نہیں بلکہ پاکستان ناخواندگی میں اوپر کے درجے سے محروم ہو کر نیچے آ جائے گا اور ہم بین الاقوامی سطح کا اعزاز کھو بیٹھیں گے۔

3- مدعا علیہ اس پیرانہ سالی میں بھی صبح کے اندھیرے میں کام شروع کرتا ہے اور رات

Marfat.com

کی تاریکیوں تک مصروف کار رہتا ہے۔ وہ طلباء کو قائد اعظم کے قول کام، کام اور صرف کام کا خوگر بنانا چاہتا ہے۔ حالانکہ آج قائد اعظم ہیں نہ ان کا زمانہ۔ ہمارے نوجوان آرٹ، ریڈیو، ٹی وی اور موسیقی پسند کرتے ہیں۔ طاؤس ورباب اول طاؤس ورباب آخر ان کا نعرہ ہے مگر وہ ان کو ان کے جدید تہذیبی حق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔

مدعا علیہ کے سٹوڈنٹ کئی دفعہ بورڈ کے امتحانات میں اول، دوم پوزیشن حاصل کر چکے ہیں۔ اس طرح کئی سٹوڈنٹ ڈاکٹر، انجینئر یا اسی طرح نمایاں مقام کے حامل ہیں مگر ان میں کوئی بھی آرٹ یا راگ رنگ کے شعبے میں نہیں جا سکا۔ وہ بیچارے روشن خیالی کے نام تک سے ناواقف ہیں۔ یہ صریحاً T.V کلچر اور ''روشن خیالی'' کو ناکام کرنے کی کوشش ہے۔ اس ضمن میں خرچ ہونے والا سرمایہ ضائع جا سکتا ہے۔

4- مدعا علیہ طلباء کو صبح شام اس طرح محنت کراتا ہے کہ ان کو ٹیوشن کی ضرورت ہوتی ہے نہ ان کے پاس اس کے لئے وقت رہتا ہے۔ یہ اقدام ٹیوشن سینٹرز کے خلاف ایک سازش ہی نہیں بلکہ ان شریف باعزت والدین کے خلاف ایک تحریک ہے جو status Symbol کے طور پر اساتذہ کو گھر بلوا کر ٹیوشن پڑھواتے ہیں۔ یہ شرفاء اور عام والدین میں فرق کو ختم کرنے کی خطرناک کوشش ہے۔

5- مدعا علیہ اپنے ادارے میں طلباء کی تعلیمی، ادبی اور کھیلوں وغیرہ میں اچھی کارکردگی پر طلباء اور اساتذہ کو انعامات دیتا رہتا ہے۔ اس میں ان میں مسابقت کا ناپسندیدہ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ناپسندیدہ اس لئے کہ انعام و اعزاز کے حصول کیلئے پیدا ہونے والا جنون بے سکونی، بے آرامی اور الٹ پلٹ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس جذبے کی ترویج سے رشوت، سفارش اور چاپلوسی جیسے ہمہ گیر نظام کے متزلزل ہونے کی کوئی صورت جڑ پکڑ جائے گی۔ غریب مزدور کا بیٹا بڑے عہدے پر پہنچ کر معاشرتی امتیاز کو تہہ و بالا کرنے کا باعث بن

Marfat.com

سکتا ہے اور اس معاشرتی الٹ پلٹ کا سبب اور ذمہ دار مدعا علیہ ہو گا۔

6- مدعا علیہ جب .A.D.I ڈسکہ تھے تو انہوں نے ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول ڈسکہ کوٹ جوذیل گھر میں واقع ہوتا تھا سے متصل ایک بہت بڑا تالاب تھا اور اس کے ساتھ چھوٹا سا باغیچہ اور ایک کمرہ بھی تھا جس پر ملنگوں نے قبضہ کیا ہوا تھا اور سکول کے لئے عمارت ناکافی تھی۔ انہوں نے طلبہ اور اساتذہ کی مدد سے دیوار گرا کر تالاب کو بھر دیا۔ یہ رقبہ ویکیوٹرسٹ پراپرٹی تھا جسے سکول کے لئے حاصل کیا گیا۔ اس طرح ملنگ بے گھر ہو گئے اور جو لوگ ان کے پاس آتے تھے وہ رک گئے۔

7- مدعا علیہ نے گورنمنٹ ہائی سکول بن باجوہ میں بطور ہیڈ ماسٹر طلباء سے فنڈ اکٹھا کر کے بینڈ، جمناسٹک اور سکاؤٹنگ کے لئے سامان خریدا۔ اس پر بھی اکتفا نہ کیا۔ طلباء اور والدین سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے اکٹھے کر کے اے۔ سی۔ صاحب پسرور کی معاونت سے ساڑھے تین ایکٹر زمین سکول کے نام Acquire کی اور غلام رسول شاہ صاحب سے بالعوض تقریباً -/15,000 روپے زمین کا قطعہ حاصل کیا اور کچھ جگہ فری حاصل کی اور اس جگہ پر ہال تعمیر کرایا۔ یہ سارا بوجھ طلباء، والدین اور اساتذہ کو برداشت کرنا پڑا۔ یہ ان کی بہت بڑی زیادتی ہے۔

8- آخر میں فاضل عدالت سے مدعی ذہن جدید روشن خیال کی مؤدبانہ گزارش ہے کہ ماضی کے حالات وواقعات اور لمحہ موجود جیسے عینی گواہان کی حلفیہ شہادتوں کے بعد مدعا علیہ کو ذمہ دار اور قصور وار قرار دیا جائے اور فاضل عوامی عدالت مدعا علیہ کی ان کارستانیوں پر ضروری کاروائی کے لئے بوساطت جناب سیکرٹری تعلیمات پنجاب حکومت پاکستان کو ریفرنس ارسال کیا جائے۔

Marfat.com

فیصلہ:

فاضل عدالت، ممبران جیوری اور حاضر گواہان کے بیانات سننے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مدعی ذہن جدید ''روشن خیال'' نے جو الزامات چوہدری محمد اسماعیل پر لگائے ہیں وہ حقیقت میں ان کی خدمات ہیں۔ عدالت ان کی تعلیمی خدمات، جذبہ حب الوطنی اور خلوص کو سلام پیش کرتی ہے اور فیصلہ کرتی ہے کہ جناب سیکرٹری تعلیمات پنجاب چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی بے مثال تعلیمی خدمات پر خصوصی ایوارڈ دے اور صدارتی ایوارڈ کے لئے حکومت پاکستان سے سفارش کرے۔ نیز مدعی ذہن جدید ''روشن خیال'' کی ذہنی تبدیلی کیلئے اسے دو سال کیلئے چوہدری محمد اسماعیل کے زیر سایہ ایم۔ آئی۔ پبلک ہائی سکول ڈسکہ میں داخل کرایا جائے۔

چوہدری مشتاق احمد

سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ کشمیر ہائی سکول کوٹلی فقیر چند (سیالکوٹ)

پرنسپل (ریٹائرڈ) گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ایمن آباد (گوجرانوالہ)

Marfat.com

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا قوم کے نام پیغام

بحوالہ ''ماہنامہ حکیم الامت'' جلد نمبر 11 شمارہ نمبر 3 مارچ 2000

(چیف ایڈیٹر خواجہ تنصیر شاہی)

21 ویں صدی میں داخل ہوتے ہی ہماری ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ اور ہمیں ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے بچوں کی اخلاقی تربیت کے لئے اپنی سرگرمیوں کو مزید تیز کرنا ہوگا۔ ان فکر انگیز خیالات کا اظہار ممتاز و بزرگ ماہر تعلیم اور ایم۔ آئی۔ پاک پبلک ہائی سکول ماڈل ٹاؤن ڈسکہ کے مہتمم اعلیٰ چوہدری محمد اسماعیل نے نمائندہ ''حکیم الامت'' سے ایک ملاقات میں کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں 21 ویں صدی کے آغاز ہی سے آبادی اور پیداوار میں برابر تناسب لانے اور اپنے بچوں کو آنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل بنانے کے لئے بہت کچھ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے بچے کل کے پاکستان کا قومی سرمایہ ہیں۔ اگر ان کی بہتر تربیت، نشوونما اور انکی تعلیم پر توجہ دی گئی تو ان کا مستقبل بھی تابناک ہوگا۔ جو نہ صرف ان کو با عزت طریقے سے زندگی گزارنے کے قابل بنائے گا بلکہ پاکستان کی یک جہتی، استحکام اور ترقی و خوشحالی کو بھی یقینی بنائے گا۔ انہوں نے انسانی حقوق کی تمام ملکی و غیر ملکی تنظیموں پر زور دیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آگے آئیں تا کہ دنیا بھر خصوصاً پاکستان بھر کے بچوں کی بہتر طور پر حفاظت کی جا سکے۔ اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے اقدامات پر عمل کیا جا سکے۔ تعلیمی و سائنسی اساتذہ اور تجربہ کاروں کو چاہیئے کہ وہ ایک سچے انسان، مسلمان اور پاکستانی کی حیثیت سے کسی رنگ و نسل کے

Marfat.com

امتیاز کی بجائے بچوں کی تربیت کریں کیونکہ اخلاقی تربیت ہی سب سے مقدم ہے۔ اور وہ اپنے اپنے حلقوں میں اپنی جانفشانی سے اپنے اپنے فرائض انجام دیں تا کہ بچوں کی بہتر نگہداشت اور تربیت ہو سکے۔ اور قوم و ملک کو تمام تعلیمی، تدریسی اور فنی اداروں سے مفید شہری فراہم ہو سکیں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب
کی مایہ ناز کتب

Marfat.com

تجلیات رسالت ﷺ

عمدہ کاغذ' صفحات 250

اعلیٰ طباعت

مضبوط کلر بائنڈنگ

قیمت 120روپے

مشہور مفکر' عالم دین' ماہر تعلیم' خطیب جادواں' پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کی مایہ ناز اچھوتی تالیف جس میں ہادی اعظم' محسن کائنات' رہبر شریعت' مرشد اعظم' رحمۃ للعالمین نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰ ﷺ کی حیات طیبہ کے روشن پہلوؤں کو عالمانہ وفاضلانہ انداز میں موضوع بحث بنایا ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب نے مستشرقین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیتے ہوئے نبی محترم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے محاسن کو بیان کیا ہے۔ تجلیات رسالت ﷺ' خلق محمدی ﷺ' معلم اخلاق کی سخاوت' رسول عربی ﷺ کی شجاعت' ہادی کامل ﷺ' مصلح اعظم ﷺ' پیغام رسالت ﷺ' سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں اہمیت تعلیم' پیغمبر انقلاب اور تعمیر شخصیت' تربیت نفس کا نبوی طریق' حضور اکرم ﷺ بحیثیت سیاسی مفکر' غربت وافلاس کا نبوی حل' آجر واجیر اخلاقیات نبوی ﷺ کی روشنی میں اور دوسرے موضوعات پر تبحر علمی اور روشن قلبی کے ساتھ رشحات قلم کے موتی بکھیرے ہیں۔ آپ کی تحریروں میں اخلاص کا رنگ نمایاں ہے اور جن موضوعات کو زیر بحث بنایا ہے وہ تمام کے تمام ہماری روز مرہ زندگی کے مسائل ومعاملات سے تعلق رکھتے ہیں اور معاشرے میں افراتفری وانتشار کے اس نفسانفسی کے دور میں نبی ﷺ کی حیات طیبہ کے ان پہلوؤں کی رہنمائی ہمیں بے یقینی وبے چینی کے اضطرابی کیفیت سے نکال کر اطمینان قلب کی دولت سے مالا مال کرتی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے اشد ضروری ہے تاکہ ہم اپنی زندگی قرآن سنت کے احکامات کے مطابق گزار سکیں۔

صدیقی پبلی کیشنز

1- فرسٹ فلور، دکان نمبر 4 حافظ پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور فون: 042-7361463

2- 118- روشن پارک عقب سوشل سیکورٹی ہسپتال نزد ملتان چونگی لاہور فون: 042-7490880

3- دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، نزد داتا دربار گنج بخش لاہور فون: 042-7313356

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت مثالی شوہر

عمدہ کاغذ' صفحات 166 اعلیٰ طباعت
مضبوط کلر بائینڈنگ : قیمت 100 روپے

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی دنیائے علم وادب سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں آپ کی خدمات قابل قدر ہیں۔ اس کے علاوہ آپ بہاولپور یونیورسٹی میں بھی شعبہ علوم اسلامیہ کے چیئرمین رہے علوم اسلامیہ کے متلاشیاں کے لیے عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق آپ نے مختلف عنوانات سے اپنی تحقیقات پیش کیں۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مثالی شوہر" بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ کتاب مذکورہ میں آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ حسن سلوک اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مقام کو واضح کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تبلیغی' دینی وعلمی خدمات کو اُجاگر کیا ہے۔ علاوہ ازیں سب سے بڑھ کر یہ کہ اس میں آپ نے ایک مقالہ "تعدد ازواج" کے متعلق تحریر کیا ہے جس میں سابقہ امم کے حوالے سے بھی تعدد ازواج کو ثابت کیا ہے۔ بائبل سے بھی تعدد ازواج کی مثالیں پیش کی ہیں۔ نکاح کی اہمیت اور اس کے فلسفہ کے متعلق بھی پُر مغز بحث شامل ہے اور آخر میں "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعدد ازواج کے مصالح" کے عنوان سے اپنی تحقیق پیش کی ہے جس میں مستشرقین کے اعتراف کو شامل تحریر کر کے اپنی تحقیق کو مزید جاندار بنا دیا ہے۔

علوم اسلامیہ کے طلباء اور دیگر تحقیق کرنے والوں کے لیے کتاب ایک بہترین ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شیخ زاید اسلامک سنٹر نے اس کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ ایسی تحقیقات کی اشاعت جامعہ پنجاب لاہور کا طرہ امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کو مزید خدمت دین متین کی توفیق بخشے۔ (آمین)

صدیقی پبلی کیشنز

1- فرسٹ فلور، دکان نمبر 4 حافظ پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور فون: 042-7361463
2- 118- روشن پارک عقب سوشل سیکورٹی ہسپتال نزد ملتان چونگی لاہور فون: 042-7490880
3- دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، نزد دا تا دربار گنج بخش لاہور فون: 042-7313356

Marfat.com

میرے مخدوم: فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

عمدہ کاغذ' صفحات 256 اعلیٰ طباعت

مضبوط کلر بائنڈنگ قیمت 120 روپے

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف سے تعلق رکھنے والے مریدین ومتوسلین میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کے نام سے واقف نہ ہو۔ آپ آستانہ عالیہ شیر ربانی کے ان مخلصین میں سے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو آستانہ کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی بھی آپ سے بہت زیادہ محبت وشفقت فرماتے ہیں۔

کتاب "میرے مخدوم" میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب نے حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی کی زندگی کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت فخر المشائخ کے ساتھ اپنا تعلق اور آں قبلہ کی محبتوں اور شفقتوں کا تذکرہ کیا ہے۔

حضرت فخر المشائخ قبلہ میاں صاحب کی افکار مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فروغ میں خدمات' مسلک مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا دفاع اور اس کو توڑ موڑ کر پیش کرنے والوں کا محاسبہ' مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کانفرنسیں اور یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اہتمام کے بارے میں کاوشوں کو حیطۂ تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت قبلہ فخر المشائخ میاں صاحب کی وساطت سے جن علمائے کرام اور مشائخ عظام کی خدمت میں حاضری اور زیارت واستفادہ علم وعرفان کا موقع ملا' کا تذکرہ مختصراً کیا گیا ہے۔ ملاقات کے جو احوال ڈاکٹر صدیقی صاحب نے لکھے ہیں ان سے بخوبی اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح حضرت قبلہ میاں صاحب اپنے مریدین اور طالبان علم وادب کو علماء کے ساتھ علمی مجلسوں اور بحث ومباحثہ کے ذریعے تعلیم وتربیت کا موقع دیتے ہیں۔ حضرت قبلہ میاں جمیل صاحب اور شرقپوری نقشبندی مجددی کی دینی' ملی' مذہبی' سیاسی' روحانی' تبلیغی (تقریری' تحریری) اور عوامی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی اولاد امجاد (صاحبزادہ میاں خلیل احمد نقشبندی مجددی' صاحبزادہ میاں سعید احمد نقشبندی مجددی' صاحبزادہ میاں جلیل نقشبندی مجددی اور صاحبزادہ میاں غلام نقشبند نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ) کا تعارف پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت قبلہ فخر المشائخ کی بیاض خاص سے آپ کے پسندیدہ اشعار جو کہ پند ونصائح' حمد ونعت' اخلاقیات اور مناجات وغیرہ پر مشتمل ہیں شامل اشاعت ہیں جبکہ آخر میں شجرہ طیبہ منثور ومنظومہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی شرقپور شریف کو شامل اشاعت کیا گیا۔

غرضیکہ کتاب لاجواب آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے متعلق تحقیق کرنے والوں کے لیے بے حد معاون اور ایک تحقیقی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔

صدیقی پبلی کیشنز

1- فرسٹ فلور، دکان نمبر 4 حافظ پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور فون: 042-7361463

2- 118- روشن پارک عقب سوشل سیکورٹی ہسپتال نزد ملتان چونگی لاہور فون: 042-7490880

3- دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، نزد داتا دربار گنج بخش لاہور فون: 042-7313356

Marfat.com

شخصیات' عبادات' معاملات

عمدہ کاغذ' صفحات 208 اعلیٰ طباعت

مضبوط کلر بائینڈنگ قیمت 110 روپے

تحریر وتقریر اور علم وادب کے میدان میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ۔ آپ مایہ ناز ماہر تعلیم ہونے کے ساتھ تصوف اور دینی ادب کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ بہت سی ادبی کتب آپ نے لکھیں اور زیور طبع سے آراستہ ہو کر متلاشیان علم وادب کی پیاس بجھانے کا سبب بنیں۔

''شخصیات ، عبادات ، معاملات'' بھی آپ کے بہترین مقالہ جات کا مجموعہ ہے جس میں جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے کہ تین حصے ہیں۔ ایک حصہ شخصیات کے متعلق جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ، نبی رحمت ﷺ کی شانِ رحمت اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت شاہ محمد غوث قادری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مقالہ جات بہترین معلومات کا مرقع ہیں۔

عبادات میں پہلے قرآنی موضوعات ہیں پھر ارکان اسلام میں سے نماز، زکوٰۃ اور روزہ کے متعلق سیر حاصل گفتگو پر مبنی مضامین ہیں جبکہ تیسرا حصہ جو کہ معاملات پر مشتمل ہے اس میں حضور ﷺ کا فیضان تربیت ، اسلام کا نظام اخلاق ، اسلام کے سیاسی نظام میں شوریٰ کی اہمیت ، ترقی پسندی اسلام کی نظر میں، مسلمانوں کا فن تعمیر جیسے نادر ونایاب مقالہ جات شامل ہیں غرضیکہ یہ کتاب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کی علمی وادبی عرق ریزی کا نتیجہ ہے جو کہ متلاشیانِ علم، مفکرین اسلام ، زعمادین وملت، خطبا ومدرسین اور دیگر محققین کے لیے بہترین مرقع ہے۔

صدیقی پبلی کیشنز

1- فرسٹ فلور، دکان نمبر 4 حافظ پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور فون: 042-7361463

2- 118- روشن پارک عقب سوشل سیکورٹی ہسپتال نزد ملتان چونگی لاہور فون: 042-7490880

3- دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، نزد داتا دربار گنج بخش لاہور فون: 042-7313356

Marfat.com

خطباتِ جمعہ

عمدہ کاغذ، صفحات 208 اعلیٰ طباعت

مضبوط کلر بائنڈنگ قیمت 95 روپے

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے!

یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذرو البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون O

جس طرح انبیائے کرام میں نبی محترم ﷺ کو، الہامی کتب میں قرآن حکیم کو، ستاروں میں چاند کو، عبادتگاہان عالم میں خانہ کعبہ کو، حسن عالم میں حضرت یوسفؑ کو، ملائکہ میں جبرائیلؑ کو فضیلت حاصل ہے اسی طرح جمعہ کے دن کو تمام ایام میں اور نماز جمعہ کو تمام نمازوں میں فضیلت و برتری حاصل ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نماز جمعہ کی تاکید و تلقین کی ہے اور خطبہ جمعہ کو سننا باعث برکت و ثواب قرار دیا گیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب ایک عرصہ تک لاہور کی مساجد میں بغیر کسی معاوضے کے دینی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ فرزندان توحید کی شریعت و طریقت میں راہنمائی قرآن و سنت کے مطابق فرماتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ان خطبات میں سے تنتیس (33) عنوانات کا انتخاب کر کے علماء و خطباء اور عوام الناس کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے علماء و خطباء ان خطبات سے خاطر خواہ استفادہ کر کے عوام کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کر سکتے ہیں جبکہ طلباء اور عوام خود پڑھ کر بھی روز مرہ کے معاملات اور اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کر کے اپنے شب و روز احکام خداوندی کے مطابق گزار سکتے ہیں۔

صدیقی پبلی کیشنز

1- فرسٹ فلور، دکان نمبر 4 حافظ پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور فون: 042-7361463

2- 118- روشن پارک عقب سوشل سیکورٹی ہسپتال نزد ملتان چونگی لاہور فون: 042-7490880

3- دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، نزد داتا دربار گنج بخش لاہور فون: 042-7313356

Marfat.com

Marfat.com

محمد اسلم گھمن (مصنف)

صدیقی پبلی کیشنز

فرسٹ فلور، دکان نمبر 4، حافظ پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور فون: 042-37361463
118۔ روشن پارک عقب سوشل سیکورٹی ہسپتال نزد ملتان چونگی لاہور فون: 042-37490880
دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، نزد داتا دربار گنج بخش لاہور فون: 042-37313356

Marfat.com